رپورٹ ووکنگ مسلم مشن معہ حساب آمد و خرچ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۰۸

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون

رسالہ اشاعت اسلام

اردو ترجمہ

اسلامک ریویو مجریہ ووکنگ (انگلستان)

زیر ادارت

خواجہ کمال الدین بی اے ایل ایل بی مبلغ اسلام

جلد (۷) بابت ماہ اگست سنہ ۱۹۲۱ء نمبر (۸)

قیمت سالانہ چار روپے آٹھ آنے

یہ کار ثواب ہے کہ آپ ان رسالجات کی خریداری بڑھائیں کیونکہ انہیں رسالوں کی آمد بہت حد تک مسلم ووکنگ مشن کے اخراجات کی کفیل ہے رسالہ ہذا کی دس ہزار اشاعت ووکنگ مشن کے ایک تہائی اخراجات کی ذمہ دار ہو سکتی ہے

درخواستہائے خریداری بنام خواجہ عبد الغنی منیجر اشاعت اسلام لاہور آنی چاہئیں

اسلامیہ پریس بیکی دروازہ لاہور میں حافظ مظفر الدین کے اہتمام سے چھپوا کر خواجہ عبد الغنی منیجر اشاعت اسلام لاہور نے شائع کیا

ضروری اعلان

(۱) تمام ترسیل زر متعلقہ رسالہ اسلامک ریویو و وکنگ مسلم مشن بنام فنانشل سکرٹری ووکنگ مسلم مشن عزیز منزل لاہور ہو اور باقی کُل خط و کتابت بنام منیجر رسالہ اشاعت اسلام عزیز منزل لاہور ہونی چاہئے۔

(۲) اشاعت اسلام ماہواری رسالہ ہے اور ہر انگریزی ماہ کی یکم تاریخ کو لاہور سے شائع ہوتا ہے۔

(۳) رسالہ اشاعت اسلام کا چندہ بنام منیجر اشاعت اسلام عزیز منزل لاہور ارسال فرمائیں۔

(۴) خریداران رسالہ ازراہ کرم خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری کا ضرور حوالہ دیں۔

منیجر رسالہ اشاعت اسلام

زکوٰۃ و صدقات کا بہترین مصرف

از روئے تعلیم قرآن اشاعت اسلام بھی مصرف زکوٰۃ ہے۔ اگر آپ صرف زکوٰۃ کو ان رسالوں کی مفت تقسیم پر یا اس اسلامی مشن کی دیگر ضروریات پر خرچ کریں تو آپ اپنے فرض سے سبکدوش ہونگے۔ سکرٹری

اسلام کی سخت احتیاج

اس وقت یہ ہے کہ اسکی اصل تعلیم کو بلاد غربیہ کے کونوں میں پہنچایا جائے۔ اور اس کے چہرے پر سے ان بدنما داغوں کو دُور کیا جائے جو پادریوں کی افترا کا نتیجہ ہیں مسلمانو! اس کام میں ہماری مدد کرو۔ سکرٹری

تصنیفات حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری

خطبات غربیہ

قیمت فی خطبہ ۲ر مصنفہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی اے مسلم مشنری ایڈیٹر اسلامک ریویو مجریہ ووکنگ (انگلستان) یہ وہ معرکۃ الآرا خطبے ہیں جو حضرت خواجہ صاحب نے اپنے قیام لندن میں ناآشنایان اسلام کو اسلام سے معرفت کرانے اور ان پر حقانیت اسلام محقق کرنے کیلئے انگلستان فرانس اور سکاٹلینڈ کے مختلف مقامات پر تقریریں کیں اور لیکچر دیئے اور بعض احباب کی فرمائش پر اردو میں ترجمہ کرکے چھاپے گئے ہیں جو ذیل میں درج ہیں:-

۱ سلسلہ خطبات غربیہ موسوم بہ مسجد ووکنگ کے ابتدائی خطبات
۲- " " " توحید دعا تصوف
۳- " " " خطبات عیدین
۴- دہریوں اور ملحدین کو خطاب
۵- اسلام اور دیگر مذاہب
۶- حقوق نسوان

بقیہ فہرست ٹائیٹل کے آخری صفحہ پر درج ہے +

[illegible]

Sarah Slapper.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشاعت اسلام کیلئے اگر کوئی مفید وقت ہو تو آج ہے

برادران اسلام! اُٹھو!! جاگو!!! وقت کو غنیمت سمجھو!!!

ووکنگ مسلم مشن (انگلستان)

کی

موجودہ حالت اور اُس کے پیش آمدہ کام

معہ رپورٹ حساب آمد و خرچ

از ابتداء ۱۴ سنہ ۱۹۱۹ء لغایت اخیر ستمبر سنہ ۱۹۱۹ء

مرتبہ و مصنفہ

حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بانی ووکنگ مسلم مشن انگلستان

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار	صفحہ
۱	رپورٹ ووکنگ مسلم مشن	مترجم	۴۳۷
۲	فہرست مضامین	مترجم	۴۳۸
۳	شذرات	مترجم	۴۳۹
۴	ووکنگ مسلم مشن کی امداد کس طرح ہو سکتی ہے	مترجم	۴۴۰
۵	اشاعت اسلام کیلئے اگر کوئی مفید وقت ہے تو آج ہے	حضرت خواجہ کمال الدین صاحب	۴۴۱
۶	ووکنگ مسلم مشن کی موجودہ حالت اور اسکے پیش آمدہ کام معہ رپورٹ وحساب آمد وخرچ سنہ ۱۹۱۸ و ۱۹۱۹ء	" "	۴۴۱
۷	سنہ ۱۹۱۸ء میں مسلم مشن کی مصروفیت	" "	۴۴۱
۸	میری خطرناک بیماری اور ایام بیماری میں انتظام مشن	" "	۴۴۴
۹	لندن میں اس سے پہلے کبھی اسلام کا چرچا اس قدر نہیں ہوا جو سنہ ۱۹۱۸ء میں ہوا	" "	۴۴۸
۱۰	سیاسی نکتۂ خیال سے ضرورت تبلیغ اسلام	" "	۴۴۹
۱۱	ہماری موجودہ ضرورت	" "	۴۵۱
۱۲	مذہبی نکتۂ خیال سے میرے موازنہ انگلستان کی تصدیق	" "	۴۵۶
۱۳	سر جمال مشنری فنڈ	" "	۴۵۹
۱۴	مشن کی امداد میں کتب خانہ	" "	۴۶۰
۱۵	آیندہ انتظام مشن	" "	۴۶۳
۱۶	ہماری گئی ہوئی عزت اشاعت اسلام سے واپس آسکتی ہے	" "	۴۶۷
۱۷	خلاصہ نقشہ آمد وخرچ سال سنہ ۱۹۱۷ء	" "	۴۶۹
۱۸	نقشہ آمد وخرچ ہندوستان سنہ ۱۹۱۵ء	" "	۴۷۳
۱۹	نقشہ گوشوارہ آمد انگلستان سنہ ۱۹۱۵ء	" "	۴۷۴
۲۰	نقشہ گوشوارہ خرچ انگلستان سنہ ۱۹۱۵ء	" "	۴۷۵
۲۱	نقشہ آمد وخرچ سال سنہ ۱۹۱۶ء	" "	۴۷۶
۲۲	نقشہ آمد سال سنہ ۱۹۱۷ء	" "	۴۷۷
۲۳	تفصیل اخراجات سنہ ۱۹۱۷ء	" "	۴۷۸
۲۴	اجمالی کیفیت سال سنہ ۱۹۱۸ء	" "	۴۷۹
۲۵	گوشوارہ آمد وخرچ سال سنہ ۱۹۱۹ء	" "	۴۸۸
۲۶	گوشوارہ آمد وخرچ سال سنہ ۱۹۱۹ء	" "	۴۹۶

شذرات

رسالہ ہذا تمام کا تمام رپورٹ سالانہ ووکنگ مسلم مشن پر مشتمل ہے۔ اسلئے عدم گنجائش کی وجہ سے اور کوئی بھی مضمون ہدیہ ناظرین کرام نہیں کیا جا سکا

رپورٹ ہذا کے اولین مخاطب ناظرین رسالہ ہی ہیں۔ جنہوں نے یورپ میں تبلیغ اسلام کی اہمیت کو سمجھ کر رسالہ ہذا کی خریداری منظور فرمائی۔ اور اس کار خیر میں ہمارا ہاتھ بٹایا۔ اسوقت ہم اپنے معزز ناظرین سے مؤدبانہ ملتجی ہیں کہ وہ للہ خود بھی ان مفید اور کار آمد معروضات پر غور و تدبر فرمائیں جو رپورٹ ہذا میں ایک دردمند دل نے حوالۂ قلم و کاغذ کی ہیں اور اپنے دوست و احباب۔ خویش و اقارب نابالغ بچوں اور تعلیمیافتہ مستورات تک اس دردمند آواز کو پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اور ووکنگ مسلم مشن کی کسی ایک ممکن طریقے سے (ووکنگ مسلم مشن کی امداد کے طریقے رپورٹ ہذا کے صفحہ ۴۴۰ پر عرض کر دیئے گئے ہیں) فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ناظرین کرام میں سے ہر ایک کم از کم رسالہ ہذا کا ایک جدید خریدار کم از کم ارسال فرما کر ہمیں ممنون فرمائے

رپورٹ مشن بعض ان احباب کی خدمت میں بھی ارسال کیجاتی ہے جو کسی غلطی کی وجہ سے رسالہ خریداری ترک کر بیٹھے ہیں۔ امید ہے کہ وہ بھی ہماری معروضات پر غور فرما کر بکمال رضامندی خریداری سے ہمیں مطلع فرما کر اس طرح مشن کی مالی تقویت کا موجب ہوں گے +

بعض احباب کی خدمت میں بلا انکی اجازت کے رپورٹ ہذا ارسال کیجاتی ہے۔ امید ہے کہ وہ بھی اردو یا انگریزی رسالہ کی خریداری منظور فرما کر مشن کی امداد میں ہمارا ہاتھ بٹا کر عنداللہ ماجور ہونگے +

ووکنگ مسلم مشن کی امداد کس طرح ہوسکتی ہے

مندرجہ ذیل طریقوں سے ناظرین پورٹ ووکنگ مسلم مشن کی امداد فرما سکتے ہیں:-

(الف) مسلم مشن کی مالی امداد خود بھی فرمائیں اور اپنے حلقۂ اثر میں بھی اسکی امداد کی تحریک فرمائیں +

(ب) رسالہ اسلامک ریویو انگریزی مجریہ ووکنگ انگلستان کی توسیع اشاعت (شرح سالانہ چندہ ۸عہ) +

(ج) رسالہ اسلامک ریویو انگریزی و دیگر انگریزی اسلامی لٹریچر کو یورپ میں غیر مسلم طبقہ میں مفت تقسیم فرمائیں جس سے اکثر قبولیت اسلام کے احسن نتائج مترتب ہوتے رہتے ہیں (شرح مفت تقسیم رسالہ اسلامک ریویو در بلاد غیر مبلغ ۸عہ ہے) +

(د) رسالہ اشاعت اسلام اردو ترجمہ رسالہ اسلامک ریویو انگریزی کی توسیع اشاعت (شرح سالانہ للعہ)

(ہ) مجوزہ کتب خانہ کی جدید انگریزی و اردو کتب خود بھی خرید فرمائیں اور اپنے حلقۂ اثر میں بھی انکی خریداری کی تحریک فرمائیں +

(و) سر جمال مشنری فنڈ میں ماہواری امداد فرمائیں +

اشاعت اسلام کیلئے

اگر کوئی مُفید وقت ہے تو آج ہے

ووکنگ مسلم مشن کی موجودہ حالت اور اسکے پیش آئندہ کام معہ رپورٹ

حساب آمد و خرچ سنہ ۱۹۱۸ و ۱۹ع

سنہ ۱۹۱۸ع میں مسلم مشن کی مصروفیت

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس کے فضل نے آج مجھے خطرناک بیماری سے نجات دیکر اس رپورٹ کے لکھنے کے قابل کیا۔

ووکنگ مسلم مشن کی پچھلی رپورٹ میں نے اگست سنہ ۱۹۱۶ع میں لکھی تھی جو رسالہ اشاعت اسلام کے دسمبر نمبر سنہ ۱۹۱۸ع میں شائع ہُوئی۔ اسمیں میں نے اُن کاموں کا ذکر کرتے ہوئے جو واقعات و حالات ملک نے میری ذات سے وابستہ کر رکھے تھے ذیل کے الفاظ لکھے :-

اس وقت اگر اس ملک کی حالت مذہبی نکتہ خیال سے دیکھی جائے تو جسقدر اشاعت اسلام کا موقع بلاد غربیہ میں آج ہے وہ شاید ہی گذشتہ چند صدیوں میں کسی ملک میں پیدا ہُوا ہو لکھوکھا آدمی جہاں ایک طرف عیسائیت سے بیزار ہو چکے ہیں۔ وہاں وہ دوسری طرف حقیقی مذہب کی تلاش میں پھر رہے ہیں۔ ان کے دل بہت حد تک تعصب سے خالی ہیں۔ اس جنگ نے رہا سہا عیسائیت کا خاتمہ کر دیا ہے۔ جسقدر مذہبی تحریکیں اس ملک میں نئی پیدا ہوئی ہیں وہ دراصل اسلام کی ہمہ گیر تعلیم کا ایک نہ ایک پہلو ہیں۔ پولیٹکل۔

مورل۔ سوشل معاملات میں جن حقائق کی طرف مغربی دنیا جارہی ہے۔ ان سب کا رُخ اسلام کی طرف ہے۔ مثلاً گذشتہ سال میں میں نے سوشلسٹوں۔ فری تھنکروں سپرچولسٹوں۔ تھیاسفسٹوں۔ نیو تھاٹ سنٹر۔ نیو لائیٹ سرکل میں۔ الغرض اس قسم کی مجلسوں میں جن میں سخت اختلاف ہے تقریریں کیں۔ اور ہر جگہ قرآن کو ہی پیش کیا۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ میرا طریق یہاں مرنجان مرنج نہیں بلکہ میرے ہاتھ میں ہمیشہ قرآن کی ننگی تلوار رہتی ہے۔ اور میں غیر اسلامی عقائد پر جرح قدح کرنے میں کبھی سُست نہیں ہوا۔ لیکن مجھے ایکدن بھی یاد نہیں کہ میرے سامعینوں میں سے اکثروں نے مجھ سے اتفاق ظاہر نہ کیا ہو۔

اب سوال یہ ہے کہ جس قدر کام میں نے اوپر گنے ہیں۔ اور جن کے لئے جہانتک ابتدائی اخراجات کی ضرورت ہے وہ مُہیا ہو چکے ہیں۔ کیا یہ ایک آدمی ہی ہو سکتے ہیں۔ لو میرے کام سُن لو۔ ہر جمعہ لندن میں نماز جمعہ اور خطبے کے لئے جانا ہوتا ہے۔ ہفتے میں ایک شام کو درس قرآن لندن میں ہوتا ہے۔ اور ایک لیکچر اتوار کو لندن مسلم ہوس میں ہوتا ہے۔ پھر کم از کم ایک لیکچر ہر ہفتے مجھے کسی اور جگہ بھی دینا ہوتا ہے۔ ووکنگ میں بُدھ کی شام کو درس قرآن ہوتا ہے۔ اور اتوار کو حسب معمول جلسۂ وعظ۔ پھر اس کے علاوہ اسلامک ریویو کی مضامین نگاری۔ لندن اور ووکنگ کے گھر کا انتظام۔ پھر مالی دقتوں کا مقابلہ۔ بعض مہینے اس سال کے آغاز میں ایسے بھی گذرے ہیں۔ کہ جب مجھے ایکماہ میں بیس یا اس سے زیادہ تقریریں کرنی پڑیں۔ پھر یہ لیکچر ہمیشہ مختلف مضامین پر دینے پڑتے ہیں۔ اور سامعین ذی استعداد اور قابل ہوتے ہیں۔ پھر ان لیکچروں میں سوال وجواب کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔ اسلامک ریویو میں میرے بعض لیکچر چھپ چکے ہیں۔ جن جن مشکل مضامین پر مجھے بحثیں کرنی پڑیں۔ اور اُن کے لئے جس قدر مطالعہ کرنا پڑا وہ بذات خود ایک اہم کام ہے۔ اس محنت شاقہ کا نتیجہ

جو میری صحت پر ہو سکتا ہے وہ ظاہر ہے۔ چنانچہ اس وقت میری صحت کی حالت قابل اطمینان نہیں۔ نیند مجھے بہت کم آتی ہے۔ دوران سر کی شکایت ہے۔ میرے پٹھوں پر اس محنت کا ایسا بُرا اثر پڑا ہے۔ کہ میں اپنے ہاتھ کے ساتھ دو تین گھنٹے سے زیادہ کام نہیں کر سکتا۔ حالانکہ اخیر ۱۹۱۶ء میں میں آٹھ دس گھنٹہ تک متواتر قلم چلا سکتا تھا۔ آنکھیں تین چار گھنٹے کے مطالعہ کے بعد تھک جاتی ہیں سوء ہضم کی گو شکایت نہیں۔ پھر بھی بھوک کامل نہیں ہی۔ میرے لئے ابھی دو سال ہوئے تین گھنٹے تک تقریر کرلینا کوئی مشکل کام نہ تھا۔ جیسا کہ ہندوستان میں میرے احباب اس امر سے واقف ہیں لیکن اب ایک گھنٹے کی تقریر نہ صرف تھکا ہی دیتی ہے۔ بلکہ اس دن اگر کوئی اور دماغی کام کرنا پڑ جائے تو نیند اس رات اُچاٹ ہو جاتی ہے۔ اب میرے احباب خود اس پر غور کریں کہ ان حالات کے ماتحت میں کب تک اور کہاں تک کام کر سکتا ہوں پچھلے سال مجھے جس خطرناک بیماری کا مقابلہ کرنا پڑا۔ وہ بھی اسی محنت شاقہ کا نتیجہ تھی۔ اس نے مجھے مہینوں بیکار رکھا۔ اب میری یہ حالت ہے۔ کہ جب غیر مسلم مجھے تقریر کیلئے دعوت دیتے ہیں تو میں جان چُراتا ہوں یہ کسقدر رنج کا مقام ہے۔ کہ میں نے خود ہی گذشتہ سرما میں مختلف پلیٹ فارموں پر جا کر اسلام کے متعلق مذاق پیدا کیا۔ قریب قریب جہاں میں گیا۔ ان لوگوں پر میں نے اپنی تقریر کا وہی اثر چھوڑا جو ہندوستان کے جلسوں میں ہوا کرتا تھا۔ اب جو ان میں شوق پیدا ہو گیا ہے۔ جس نے انکے مطالبات بڑھا دئیے ہیں تو میں ہوں کہ ان مطالبات کو پورا نہیں کر سکتا پہلا کام اشاعت اسلام کا یہ تھا۔ کہ اسلام کی یہاں پیاس پیدا کی جائے وہ پیاس پیدا ہو رہی ہے لیکن سقائے اسلام کہاں ہیں۔ اور باتوں کو جانے دو۔ خود اپنے گھر کا حال سن لو۔ دو مقام پر ہر اتوار کو لیکچر ہوتا ہے میں کہاں جاؤں اور کہاں نہ جاؤں۔ ناچار یہ تجویز کی۔ کہ دو اتواریں میں لندن میں تقریر

کروں - اور دو اتواریں ووکنگ میں - جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جس اتوار کو میں لندن میں نہ ہوں سامعین کی تعداد نصف بھی نہیں رہتی - اب اس مصروفیت میں ایک اور ضروری کام ہے - اور وہی اصل کام ہے - وہ بالکل رہتا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جو اصحاب مشرف بہ اسلام ہوں ان کو اسلامی باتیں بتلائی جائیں اور اسلامی زندگی سے انہیں آگاہ کیا جائے - ووکنگ پر ایک وقت تھا جب ہمیں ایک جمعہ کا خطبہ - ایک اتوار کا لیکچر - رسالے کا انتظام اور کچھ خط و کتابت کرنی ہوتی تھی - اس وقت بہت خالی وقت اس کام کیلئے تھا - بدھ اور اتوار کا دسترخوان کھولنے کی یہی غرض تھی - کہ مسلم اور غیر مسلم صحابی تے تھے - اور دسترخوان پر یا اس کے بعد دو تین گھنٹوں میں اسلامی مضامین پر گلیتہ گفتگو ہوتی تھی - اور لوگ سیکھ جاتے تھے - اب اول تو ہر دوسرے اتوار میں ووکنگ میں نہیں ہوتا - لندن ہوتا ہوں - پھر بعض وقت ووکنگ کی اتوار بھی - اور ایسا ہی بدھ بھی کسی اور سوسائٹی میں لیکچر دینے کیلئے مجھے ووکنگ چھوڑنی پڑتی تھی - اور اگر میں یہاں بھی ہوں تو بعض وقت اسقدر تھکا ماندہ ہوتا ہوں کہ کسی سے گفتگو کرنے کو جی نہیں چاہتا - جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ان دسترخوانوں کی اصلی غرض مفقود ہوتی جاتی ہے - ادھر نومسلموں کا خصوصاً لندن میں تقاضا بڑھتا جاتا ہے - کہ ہمیں اسلامی زندگی سکھلاؤ میں حیران ہوں کہ کیا کروں اور کیا نہ کروں - وہ مجھ سے وقت مانگتے ہیں میں جی چُراتا ہوں +

میری خطرناک بیماری اور ایام بیماری میں انتظام مشن

نہ معلوم یہ الفاظ کس طرح اور کس رنگ میں میری قلم سے اپنی صحت کے متعلق نکلے - ان کے لکھنے کے چند ہفتہ بعد میرے اعصاب دماغ پر نہایت ہی خطرناک حملہ ہوا - طبی مشورہ یہ ملا - کہ میں فی الفور کام کو چھوڑ دوں - مجھے مقامی ڈاکٹر دو

نے مقام ہیروگیٹ میں کچھ ماہ رہنے کی سفارش کی - یہ مقام اعصابی امراض کے علاج کیلئے خاص طور پر مشہور ہے - ۱۳ - اکتوبر کو مجھے مجبوراً نہایت درد کے ساتھ ووکنگ کو چھوڑ کر ہیروگیٹ جانا پڑا - لیکن نہ وہاں کی آب وہوا نے نہ کسی علاج نے مجھے کوئی فائدہ پہنچایا مشیت ایزدی نے عین اس وقت جب ایک طرف مرض کا زور تھا - اور دوسری طرف طبی مشورہ یہ تھا کہ میں ہر قسم کے تفکرات و تردات سے الگ رہوں میری آزمائش کا ایک بڑا موقعہ پیدا کر دیا - میرا ایک بچہ بشیر احمد بی اے جو یونیورسٹی کی تعلیم سے خارغ ہو کر حضرت قبلہ مولوی محمد علی صاحب مترجم قرآن شریف کے زیر تعلیم تھا کو تکمیل دینیات کرے - وہ اور اس کا اہل و عیال سب کے سب مرض انفلوائنزا میں راہئی ملک بقا ہوئے ہیں ۲۰ - اکتوبر کو اسے تار دیتا ہوں کہ فوراً انگلستان کے لئے پاسپورٹ لیلو اور میری امداد کیلئے ادھر آؤ - یہ تار لاہور میں ۲۸ اکتوبر کو پہنچتا ہے - اور خدا کی جناب سے اسے ہمیشہ کیلئے ملک دوام کا پاسپورٹ ملجاتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون - اس وقت مرض غلبہ پا رہی تھی - جس سے کہ میرے دماغ میں اس قدر التہاب پیدا ہو گیا - کہ میں موسم برف باری میں جب تک سر ننگا کھلی برفانی ہوا میں نہ پھروں یا نقطۂ انجماد تک پہنچے ہوئے پانی کے چند کوزے سر پر نہ ڈال لوں مجھے نہ چین پڑتا تھا نہ نیند آتی تھی - اس مصیبت میں ۱۳ نومبر کو اس ناگہانی واقعہ کی اطلاع ووکنگ میں پہنچی - میرے دوست اس کوشش میں تھے - کہ اس واقعہ کی مجھے اطلاع نہ ملے - کیونکہ طبی مشورہ کے ماتحت یہ خیال کیا گیا تھا - کہ ایک ادنے سے ادنے غم یا فکر میرے اعصاب دماغ کو تباہ کرنے کے لئے اس حالت میں کافی تھا جس کے معنے دیوانگی یا اختلال دماغ ہے لیکن کسی نہ کسی طرح مجھے اطلاع ہو گئی - خطرہ تو یہ تھا کہ اس موت کی خبر ایک دوسری موت آن واحد میں نہ لے آئے لیکن حکیم مطلق نے عجیب علاج کیا - خبر موت سنتے ہی آناً فاناً میرے اندر اس قسم کی برودت

پیدا ہو گئی۔ کہ اس منٹ سے برابر تین دن تک مرض بالکل غائب ہو گئی خدا کی
دی ہوئی استقامت اور استقلال سے مینے اِس ابتلا کا مقابلہ کیا خدا کے
کام کے لئے ہی بچہ تیار کیا گیا تھا نہ دنیوی رنگ میں اسے عصاے پیری بنانا
مقصد تھا۔ نہ اس کی کمائی پر نگاہ تھی تمنا یہ تھی۔ اس قحط الرجال میں
اس کام کے اٹھانے والا کوئی پیدا ہو۔ مگر یہ کام تو خدا کا کام تھا۔ پھر
اسکی کسی مصلحت نے جب اس بچے کو واپس بلانا چاہا تو پھر اسمیں میرا کیا چارہ ہے
میری یہ سہ روزہ صحت ایک کرشمہ ربی تھی۔ جو مجھے موت سے بچانے کیلئے
پیدا ہو گئی۔ تین دن گذرنے کے بعد مرض نے آہستہ آہستہ عود کرنا شروع
کیا۔ اور اس مقام پر پہنچ گئی۔ کہ جب طبی مشورہ نے میرے مرض کا علاج
ووکنگ مشن سے قطعاً قطع تعلق کرنے میں سمجھا۔ مجھے یہ ہدایت ملی کہ میں دنیا
کے کسی ایسے حصہ میں چند ماہ بسر کروں جہاں مجھے کسی واقعہ کی اطلاع
نہ ہو۔ یہ پیغام طبی میرے لئے پیغام موت سے کچھ کم نہ تھا۔ بچے کی موت کے صدمے
کا مقابلہ کرنا خدا تعالےٰ نے آسان کر دیا تھا۔ لیکن ووکنگ مشن کو بیسری
کیحالت میں چھوڑنا ایک نہایت ہی دردناک امر تھا جنگ گو ختم ہو چکا تھا
لیکن ہندوستان سے انگلستان آنے کے لئے جہاز میں جگہ کا ملنا ایک امر
ناممکن تھا۔ میرے احباب لاہور نے ہر چند کوشش کی۔ کہ انمیں سے کوئی جلد
ووکنگ پہنچے لیکن انہیں بھی جواب ملا کہ جون ۱۹۱۹ء سے پہلے کوئی
صورت جہاز میں سواری کی نہیں۔ ادھر طبی مشیروں کا تقاضا یہی تھا کہ میں اپنے قیام انگلستان سے
اپنی مرض کو بڑھا رہا ہوں۔ جہاز کا ملنا اس طرف سے بھی ناممکنات سے تھا۔
لیکن طبی سارٹیفکیٹ اور انڈیا آفس کی کوشش سے مجھے جہاز میں جگہ ملگئی
اور اخیر مئی میں میں لاہور پہنچا میری حالت اس وقت دیوانگی کی تو نہ تھی لیکن
میرے قدم جنون کی چار دیواری کے قریب آ چکے تھے۔ مینے ہندوستان
آ کر اس حالت میں یہی مناسب سمجھا کہ میں پیغام اجل کیلئے اگر مشیت ایزدی

ہیں ہو تو بطیب خاطر تیار ہو جاؤں لیکن اس بچے کی تولیت کا کوئی انتظام کر جاؤں جس کے تعہد کیلئے میں نے اپنے مال اپنی آسائش اپنے وطن اپنے اہل وعیال کے چھوڑنے کی کبھی پرواہ نہیں کی - کیونکہ یہ بچہ مسلم مشن مجھے اپنی اولاد سے بھی زیادہ عزیز ہے - اسلئے اس کا انتظام میں نے لاہور کی انجمن اشاعت اسلام کے حوالہ کیا جسکے پریزیڈنٹ حضرت قبلہ مولوی محمد علی صاحب مترجم قرآن مجید ہیں - اس میں یہ شرط لگا دی گئی - کہ اس مشن کے انتظام کیلئے ایک الگ مینیجنگ کمیٹی ہوگی - اور اسکی آمد کو بالکل انجمن کی آمد سے الگ رکھا جائے - جس کا خرچ مسلم مشن کے سوا اور کسی کام پر نہ ہو - مشن کی تبلیغی پالیسی بھی انہیں اصولوں پر رہے جن پر میں نے اسے رکھا ہوا ہے - یعنے اسکی تبلیغ میں ان تمام مسائل کو الگ رکھا جائیگا جو مسلمانوں میں نام نہاد فرقہائے اسلام نے تنازعات کے رنگ میں پیدا کر رکھے ہیں +

اسلام میں دراصل کوئی فرقہ نہیں خدا تعالیٰ نے اسلام کی تعلیم کو قرآن وحدیث کے ذریعہ جہانتک ضروریات اسلام کا تعلق ہے کچھ ایسا صاف اور بین کر چھوڑا ہے - کہ اسمیں کسی تفریق اور تنازعے کی گنجائش ہی نہیں جس قدر فرقی تنازعے ہماری بدقسمتی نے ہماری تضعیف کے لئے پیدا کر رکھے ہیں اُسے نہ اسلام سے تعلق ہے نہ قرآن وحدیث ان باتوں کو کسی اصول اسلام کی بنا ٹھیرانے ہیں خود غرضیوں اور نفس پرستیوں نے یہ جھگڑے پیدا کر رکھے ہیں - چنانچہ اسی موضوع پر میں نے ایک کتاب اُسلام میں کوئی فرقہ نہیں ابھی لکھی ہے جس کا اس وقت مقبولیت عامہ کو حاصل کر لینا اسبات کی دلیل ہے کہ ہم پر وہ وقت آگیا ہے - کہ ہم ان فرقہ بندیوں سے آزاد ہو کر اپنے اندر اتحادی یکجہتی پیدا کریں میں مسلم اتحاد کے طالبوں کیخدمت میں سفارش عرض کرتا ہوں کہ وہ حتے الوسع اس کتاب کی اشاعت میں کوشش فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

الغرض مشن کا انتظام میں نے بسر کردگی حضرت قبلہ مولوی محمد علی صاحب چند دوستوں کے حوالے کیا جنمیں سے بعض کے اسمائے گرامی یہ ہیں :-

ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر گورنمنٹ پنجاب - ڈاکٹر

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور - خواجہ جمال الدین صاحب انسپکٹر محکمہ تعلیم ریاست کشمیر - خواجہ عبد الغنی صاحب مینجر دفتر اشاعت اسلام لاہور جن کی حسن خدمات اور ایثارانہ توجہ نے مشن کو مرہون احسان کیا ہوا ہے - خدا تعالے ان احباب کو جزائے خیر دے - انہوں نے مشن کے انتظام کو اپنے ہاتھ میں لیا اور حتے الوسع اس کے حسن انتظام میں از حد کوشش کی - چنانچہ میری غیر حاضری کے نقصان کے پورا کرنے کیلئے مولوی صدر الدین صاحب اور ان کے ہمراہ منشی دوست محمد صاحب - مولوی عبد اللہ جان صاحب ووکنگ بھیجے گئے +

مولوی صدر الدین صاحب چند ضروریات خانگی کے باعث نو ماہ کے بعد واپس آنے پر مجبور ہو گئے لیکن ان کی جگہ مولوی مصطفےٰ خان صاحب بی اے (علیگ) گئے جو اس وقت تک خوش اسلوبی سے خدمات مشن ادا کر رہے ہیں - اور میرے عنقریب وہاں پہنچنے پر شکریہ کے ساتھ اس خدمت سے سبکدوش کئے جائینگے +

لندن میں اس سے پہلے کبھی اسلام کا چرچا اسقدر نہیں ہوا جو ۱۹۱۸ء میں ہوا

میری یہ بیماری جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے کثرت کار کے باعث تھی - اس کا بڑا باعث وہ تبلیغی سرگرمیاں تھیں جو سال ۱۹۱۷ء اور ۱۹۱۸ء میں ہم نے لندن میں کیں - جسقدر ان دو سالوں میں اسلام کی تبلیغ و نمایندگی لندن اور اسکے مضافات میں ہوئی انکی نظیر انگلستان کی تاریخ میں نہیں - لندن کا کوئی بڑے سے بڑا حصہ - کوئی بڑی سے بڑی سوسائٹی مذہبی - اخلاقی علمی تعلیمی الغرض جس مذاق صحیح کی کوئی تحریک لندن میں تھی میں وہاں پہنچا لیکچر دیئے تقریریں کیں جہاں کہیں کوئی بیٹھک ہوئی اسمیں حصہ لیا گیا - چاروں طرف سے دعوتیں تقریر کیلئے آنے لگیں پرائیویٹ جلسوں ضیافتوں - ڈرائنگ روم مجلسوں کی پارٹیوں میں ہمیں بلایا گیا - اور اسمیں حسب موقعہ کسی نہ کسی اسلامی مضامین پر گفتگوئیں اور تقریریں ہوئیں حتے کہ تثلیث پرستوں کے گرجوں کے علاوہ مختلف گرجاؤں میں بھی اتوار کے سرمنوں کیلئے بلایا گیا - اور مجھے یاد

پڑتا ہے کہ ایک تثلیث پرست گرجے میں بھی ایک اتوار کی شام کو لیکچر ہوا ۔ یہ ۷ اکتوبر ۱۹۱۹ء کی شام تھی ۔ عدم صحت کے آثار طبی دوستوں کے مشورے اور دیگر حالات مجھے صاف طور پر اطلاع دے رہے تھے ۔ کہ میں اس کام سے الگ ہو جاؤں اس وقت میری حالت یہاں تک پہنچ گئی تھی ۔ کہ لیکچر دینے سے پہلے میں سخت ٹھنڈا پانی سر میں ڈال لیا کرتا تھا ۔ تو لیکچر دینے کے قابل ہوتا تھا یہی عمل مجھے لیکچر دینے کے بعد کرنا پڑتا تھا ۔ اس شام کو حسب معمول جب میں لیکچر سے چند منٹ پہلے پانی سر پر ڈالنے لگا ۔ اور اس کے بعد میں نے شیشے کو دیکھا تو میرے سر میں سے بخارات نکل رہے تھے ۔ یعنی سر اور دماغ میں بقدر التہاب پیدا ہو چکا تھا ۔ کہ وہ ٹھنڈا پانی آن واحد میں بخارات بنگیا اگرچہ انگلستان جیسا سرد ملک اور مہینہ بھی اکتوبر کا ۔ اس کیفیت نے مجھے خائف تو کر دیا لیکن ۱۳ ۔ اکتوبر کو خود مرض اپنے کمال رنگ میں ظاہر ہو گئی جس کا مختصر حال میں نے اوپر لکھا ہے +

سیاسی نکتۂ خیال سے ضرورتِ تبلیغ اسلام

یہ امر دیگر کارکنانِ مشن کے لئے ایک سبق تھا من نہ کردم شما حذر بکنید ۔ اگر مولوی صدر الدین صاحب یا اُن کے بعد مولوی مصطفےٰ خان صاحب میرے قدموں پر چلتے تو وہ بھی آج کسی نہ کسی مرض کا شکار ہوتے ۔ اور مشن کا رہا سہا کام بند کرنا پڑتا چنانچہ ہم نے یہی پسند کیا ۔ کہ نماز جمعہ اور دیگر معمولی کاروبار کے سوا باقی کُل کام لندن کا سر دست چھوڑ دیا جائے ۔ پھر جب خدا کے فضل سے کافی عملہ مُہیّا ہو تو کام اسی سرگرمی سے شروع کیا جائے ۔ جو توجہ سنہ ۱۹۱۸ء میں پیدا ہوئی تھی وہ پھر چند مہینوں کی محنت سے انگلستان میں اسلام کی طرف پیدا ہو سکتی ہے خود معاملات خلافت ۔ مصر کے جھگڑے ۔ عراق عرب کے معاملات رات دن انگلستان میں زیر بحث ہو کر وہاں کے لوگوں کو مذہب اسلام کی طرف متوجہ کر رہے ہیں مسلم تمدن مسلم اخلاق پر

ہر قسم کی نکتہ چینیاں ہو رہی ہیں۔ خصوصاً انگلستان کا وہ گروہ جو ممالک اسلامیہ پر سے اپنے تصرفات ہٹانا چاہتا وہ اپنے تصرف کی جوازیت میں اگر کسی بات پر زور دیتا ہے تو وہ یہی ہے کہ مسلم قومیں تمدّن اور تہذیب کی راہوں سے ناواقف ہیں جنکی حکومت سے خلق خدا کو فائدہ نہیں پہنچا کرتا۔ ہم خلق خدا کے فائدہ کیلئے اپنا تصرف کر رہے ہیں۔ جہانتک یہ کلمات صحیح یا غلط ہیں وہ ہم پر تو چھپے نہیں ہوئے۔ جہاں انکی تردید نہ صرف پولیٹیکل خیال سے ہی ضروری ہے بلکہ مذہبی نکتہ خیال سے اس سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ اگر گذشتہ صدی کا یورپین لٹریچر متعلق اسلام دیکھا جائے تو اسلام کی خوبصورتی پر پردہ ڈالنے والے اور اسکو بُرے سے بُرے رنگوں میں پیش کرنیوالے اس قدر پادری نہیں۔ بلکہ پالٹیکس نگار جن کی غلط بیانیوں کی غرض یہ ہوتی ہے کہ مغرب میں لوگوں کی نگاہ میں اسلام اور مسلم قوموں کو نا اہل ثابت کرکے انہیں دخل و تصرف کو جاری رکھیں۔ مجھے پالٹیکس سے تعلق نہیں لیکن پولٹیکل مسخرہ پن نے جو یورپ میں مدت سے جاری ہے ہر ایک اسلامی امر کو نہایت ہی ذلیل سے ذلیل رنگ میں لوگوں کے آگے پیش کیا +

میں نے آگے بھی ایک آدھ دفعہ لکھا ہے۔ کہ خلافت کا سوال ایک امر حقہ ہے لیکن اس نے ہمارے خرمن صبر و سکون کو اس طرح جلا رکھا ہے۔ کہ ہم اپنے دیگر فرائض ضروریہ سے بیفکر ہو گئے ہیں۔ کسی چیز کا نظام اسی وقت قائم رہ سکتا ہے جب اسکے مختلف اعضا کی آبیاری ہو۔ ایک خلافت کے معاملے میں کُل توجہ کو لگا کر دیگر امور کو بھولجانا آہستہ آہستہ ایک خطرناک موت کو اپنے پر وارد کرنا ہے۔ اسلام پر مذہبًا آج ایک بلا وارد ہو رہی ہے۔ اور اس بلا کے محرک مغربی پالٹیکس ہیں اگر بالفرض اشاعت اسلام و تبلیغ اسلام کے خیال کو مطلقاً چھوڑ بھی دیا جائے اور پالٹیکس کو ہی اپنا حج اکبر سمجھا جائے۔ تو بھی ہی پالیٹکس آج تقاضا کرتے ہیں۔ کہ ہم میں سے بہترین قلم و دماغ خدمت مذہب پر لگجائیں۔ جب ہماری پولٹیکل تضعیف کے لئے مغربی مصنف بظاہر پالیٹکس سے الگ ہو کر اسلام کے تمدن اسلام کے اخلاق اسلام

کے اقتصادیات مسلم کیرکٹر وغیرہ پر حملے کر رہے ہیں ہماری مختلف انسٹیٹیوشن پر مضحکہ ہوتا ہے ۔ حتٰے کہ ہم ادنے سے ادنےٰ انسانیت سے بھی گرے ہوئے ظاہر کئے جاتے ہیں ۔ ہمارے ذمہ وہ باتیں لگائی جاتی ہیں جو ہم میں نہیں ۔ ہمارے محاسن اور خوبیوں سے انکار کیا جاتا ہے تو کیا ہم رات دن کُل کے کُل ایک ہی جھگڑے میں لگے رہیں ۔ کیا ہم یورپ اور امریکہ کی عیسائی قوموں کو ان اپنی موجودہ پولیٹیکل سرگرمیوں سے نیچا دکھا سکتے ہیں ۔ ان میں اسلام کی اشاعت کے سوال کو الگ رکھو لیکن برادران اسلام اب اپنی عزت کے بچانے کا فکر کرو ۔ اگر تم دنیا کی طاقتور قوموں کی نگاہ میں چماروں اور چوہڑوں سے بدتر سمجھے جاؤ تو کیا تم کسی طاقت کو حاصل کر سکتے ہو یاد رکھو کہ چمار دن کی حکومت جس طرز سے حکام کیا کرتے ہیں ۔ وہ راہیں مہذب قوموں پر حکومت کرنے کے وقت مطلقاً چھوڑ دی جاتی ہیں ۔ تم میں سے اگر کسی کے خاندان میں مختلف طبقے کے نوکر ہوں تو کیا تم ان کی خاندانی تربیت کے لحاظ سے فرق سلوک نہیں کرتے یہی بات سمجھ لو کہ بحیثیت محکوم ہمارے ساتھ جو سلوک ہو گا وہ اس تمدن و تہذیب کے ماتحت ہو گا ۔ جو ہماری دوسروں کی نگاہ میں سمجھی جاتی مثلاً جرمن قوموں نے ہمیشہ غیر ملکوں میں حکومت کے قوانین الگ رکھے ۔ کسی جرم کی سزا جو اپنے ہاں دی اس سے دس گنا سزا محکوموں کو دی تحقیق مقدمات کے انداز ہی مختلف رکھے ۔ اور وجہ یہی بتلائی کہ یہ لوگ ابھی تہذیب کے اس مقام بلند پر نہیں پہنچے ۔ جو انہیں کسی مراعات کا مستحق سمجھا جائے ÷

ہماری موجودہ ضرورت

الغرض اس وقت سخت ضرورت ہے کہ ہم اسلامی تمدن ۔ قرآنی تہذیب قرآنی سیر اور اخلاق پر مبسوط کتابیں لکھیں ۔ ہم انہیں دکھلائیں کہ انسانی ضروریات حالات کے مختلف پہلوؤں سے جو تعلیم قرآن و اسلام کرتا ہے ۔ اسکی گرد تک بھی مغرب کے لوگ نہیں پہنچے ان پر ثابت کریں ۔ کہ تمہارے بعض اخلاق ننگ انسانیت ہیں

تمہاری ہی طرز حکومت وہ استبداد کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے جس کو قرآن خلق خدا کیلئے مفید نہیں قرار دیتا ہم انہیں دکھلائیں کہ وہ مذہب کی حقیقت وحیثیت سے ہی ناآشنا ہیں۔ اور جس کا نام اُنھوں نے مذہب و روحانیت رکھا ہوا ہے وہ جہالت و ضلالت ہے ان کا فلسفہ دبستان اسلام کے بچوں کا کھیل ہے۔ الغرض جو کچھ بھی انکی تمدن و تہذیب کی راہیں ہیں انہیں اسلامی تمدن و تہذیب سے کوئی نسبت نہیں۔ یہ سچ ہے کہ مسلم قومیں اسوقت ہمسایوں کے تحکم و استبداد کے باعث اپنے حقیقی اخلاق سے الگ ہو گئی ہیں + اس کا باعث یہ نہیں جیسا کہ مغرب میں ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ مسلم قوموں میں کوئی اخلاق طبعاً نہیں۔ ہمارے اخلاق کے اظہار کی روک خارجی اسباب ہو گئے کسی نہ کسی طرز سے ہم میں دخل پاکر غیروں نے ہم میں سے بعض کو شراب خوری زناکاری قمار بازی وغیرہ بداخلاقیوں پر لگا دیا گیا۔ اور بات کا بتنگڑ ابنا کر دُنیا پر ہمیں تاریک سے تاریک رنگوں میں ظاہر کیا گیا +

خیر اس رونے سے کیا فائدہ ایک مصیبت سامنے ہے اس کا علاج ہو سکتا ہے آج تلوار کے ذریعہ وہ کچھ نہیں ہو سکتا جو قلم کے ذریعہ ہو سکتا ہے ہم قلم اور کاغذی کام لیں پالٹیکس سے جُدا ہو کر اپنی اسلامی خوبصورتیوں کو دُنیا پر ظاہر کریں۔ وہ لوگ جو اخلاق اور مذہبی موجوں کو جو مغرب میں اُٹھ رہی ہیں دیکھ رہے ہیں اُن سے یہ امر مخفی نہیں کہ اسلامی تعلیم مختلف شکلوں میں آج مغربی دلوں پر قابو پا رہی ہے۔ میں نے نہایت محنت اور باریک بینی سے تمدن و مذہب کی مختلف تحریکوں کو دیکھا مجھے ہر جگہ اسلام ہی اسلام نظر آیا۔ اب ایک مزیدار بات اس امر کے متعلق قابل ذکر ہے۔ وہ یہ ہے کہ صدیوں سے عیسائی مصنفین کا یہی طریق عمل رہا ہے کہ جب کسی علم و تہذیب کی ترقی اُن کے بعض مذہبی عقائد۔ اصول اور عملیات پر حملہ کرتی ہے تو آہستہ آہستہ ان باتوں کو چھوڑ کر وہ فی الفور دوسرے مذاہب اور خصوصاً اسلام کے ذمہ تھوپ دیتے ہیں۔ اور وہ باتیں جو مغربی ممالک میں کسی وقت پسندیدہ سمجھی جاتی ہیں انہیں وہ عیسائی مذہب کی تعلیم قرار دیدیتے ہیں۔ مثلاً ایام وسطیہ میں عیسائی دُنیا نہ عورت کی روح

کی قائل تھی نہ اسبات کی قائل تھی۔ کہ عورت مرنے کے بعد بہشت میں جا سکتی ہے بڑے بڑے مباحثات اِس معاملہ پر ہوئے۔ لیکن اکثر بشپ اسی طرف گئے کہ عورت کا گذر بہشت میں نہیں۔ آج اسلامی تعلیم کے باعث جب مغربی دنیا نے اس عیسوی عقیدے پر نفرت ظاہر کی۔ تو یہ قرار دیا گیا۔ کہ از روئے تعلیم مسیحی بھی عورت کا جسم روح سے خالی نہیں بلکہ اسلام کے نزدیک عورت روح سے معرا ہے مغرب میں جہاں کہیں جاؤ یہی الزام عورتوں کی طرف سے ہم پر ہوتا ہے کہ تم تو ہم میں رُوح ہونے کے ہی قائل ہیں۔ اسطرح یہ کون نہیں جانتا کہ بہتر سے بہتر عزت کُل مذاہب تہذیبات دُنیا میں عورت کو اسلام اور قرآن نے دی ہے۔ اور یہ صحیح طور پر ہماری طرف سے دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ عورت کی صنف کا سب سے بڑا محسن آنحضرت صلعم کی ذات پاک ہے تو یہ امر عیسائی مذہب کی تاریخ اور عقاید عیسویت سے ثابت ہے۔ کہ ذلیل سے ذلیل ترین حیثیت صنف ضعیف کو عیسوی تعلیمات نے دی ہے لیکن آج وہ تمام اسلامی برکات جو عورت پر بذریعہ قرآن نازل ہوئیں وہ عیسوی منادمسیحیت کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور جو قابل نفرت تعلیم عورت کے متعلق ان کے ہاں تھی وہ کُھلے بندوں اسلام کی طرف منسوب ہو رہی ہے۔ اسی ضمن میں یہ کہ سکتا ہوں کہ اگر ووکنگ مشن کی تحریک نے اس وقت تک کوئی بدلہ عیسائی مذہب سے لیا ہے تو اسی مسئلہ نسوان کے متعلق۔ آج مغربی خیالات میں جہاں تک بعض یوروپین ممالک کا تعلق ہے۔ یہ تعلیم کیا جا رہا ہے۔ کہ اسلام سے بہتر عورت کی عزت کسی نے نہیں کی۔ آخران گذشتہ آٹھ سال میں جب بار بار مضامین اسلامک ریویو میں نکلے۔ اسی مضمون پر اور اخباروں میں لکھا گیا۔ مختلف مقامات پر لیکچروں کا مضمون یہی رکھا گیا۔ تو ہماری امیدوں سے بڑھ کر ثمرات مرتب ہوگئے۔ یہی تجربہ ہمارے حوصلے بڑھاتا ہے۔ کہ ہر ایک مضمون پر اگر آج اسلامی نکتہ خیال سے لکھا جائے۔ امور سلطنت۔ امور اخلاق۔ امور تمدن۔ رُوحانیات۔ باطنیات۔ اقتصادیات۔ یعنی اشترت بذریعہ تعلیم عامہ۔ قلبی کیفیات۔ الغرض جو جو امور انسانی

معاملات انسانی استعدادات انسانی کمالات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اُن سب پر مختلف کتابیں اور مضامین اسلامی نکتہ خیال سے لکھی جائیں تو ممکن نہیں کہ آج سے چند سال تک کی محنت مغربی دنیا میں ایک ہلچل ڈالنے والی مذہبی تبدیلی پیدا نہ کر دے۔ بہت حد تک تو ہمنے انہیں یہ دکھلانا ہے۔ کہ جس طرف مغربی طبیعت ان امورات بالا میں جارہی ہے۔ اور جن جن اصولوں کو وہ قائم کر رہی ہے وہ سب کے سب قدم اسلام کی طرف ہیں خیالات جدیدہ تھوڑی سی کتر بیونت کے ساتھ اسلامی باتیں ہو جاتی ہیں بالمقابل جن عقاید یا اصولوں سے مغرب بیزار ہو رہا ہے وہ عیسائی مذہب سے نکلی ہیں۔ ہم کوئی معجزات نہیں کرتے نہ ہم کسی کرامت کے مدعی ہیں۔ ہمارے ہاتھ میں ایک زندہ معجزہ ہے وہ قرآن کریم ہے۔ اگر ہم نومسلموں کی تعداد کو کئی سو تک آج لے آئے ہیں۔ اور مداحین اسلام کی تعداد کو ہزار در ہزار کی تعداد میں پہنچا دیا ہے۔ اس کا راز یہی ہے کہ جس پلیٹ فارم پر ہم جا کر تقریر کرتے ہیں سامعین میں سے اکثر کے خیالات اور عقاید بہت حد تک وہی ہوتے ہیں یا اُن کے دل پہلے سے ہی اس طرف مائل رہے ہوتے ہیں جو ہم قرآن سے بیان کرتے ہیں ابھی پچھلے دنوں میں برھما میں تھا جو بدھ مذہب کا ایک بھاری مرکز ہے وہاں مجھے رنگون کالج میں لیکچر کے لئے بلایا گیا۔ میرے سامعین میں زیادہ حصہ تعلیمیافتہ بدھ مذہب کا تھا۔ یہ مذہب اپنی موجودہ شکل میں زیادہ تر فلسفہ ہے۔ اور مذہب نہیں۔ میں نے بدھ مذہب کے فلسفے کو سامنے رکھا۔ ایک لیکچر بعنوان "فلسفۂ اسلام" دیا۔ اس کا اثر جو سامعین پر ہوا اس کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ لیکچر کا پریذیڈنٹ ڈاکٹر اس کالج کا پرنسپل اور فلسفہ کا پروفیسر تھا۔ اس نے ذیل کے ریمارکس اپنی تقریر میں کئے:-

ہمنے نہایت مسرت کے ساتھ خواجہ کمال الدین صاحب کی باتوں کو سُنا۔ ایسے

موقعے بہت ہی نادر ہوتے ہیں ۔ جب خواجہ صاحب کی سی قابلیت فضیلت اور وسعت معلومات کے سے انسان اس فصاحت و بلاغت سے ہمیں اس ہال میں مخاطب کریں میں یقین کرتا ہوں کہ آپ سب نے اس لیکچر سے لطف اُٹھایا ہوگا میں اپنی طرف سے یہ کہتا ہوں کہ میں بہت ہی اس لیکچر سے محظوظ ہؤا ۔ اگر میں یہ نہیں کہتا کہ میں مسٹر کمال الدین کی ہر ایک بات سے متفق ہوں +

جو کچھ خواجہ صاحب نے مشرق اور مغرب کی طبعیت میں امتیازی نشان بتلایا ہے اس سے میں اختلاف رکھتا ہوں نفس پرستی اور نفس کی قربانی یہ دونو باتیں دنیا میں ہر جگہ یکساں نظر آتی ہیں ۔ ہاں ان کے ماتحت مختلف جگہوں میں نمایاں ہوجاتی ہیں ۔ شاید اسی طرف خواجہ صاحب اشارہ کر رہے تھے +

اس کے علاوہ خواجہ صاحب کے لیکچر کا فلسفی حصہ بہت ہی دلچسپ تھا ۔ اور اسمیں بھی جو مجھے بہت دلچسپ معلوم ہؤا ۔ ان کے لیکچر میں اسلامی مسئلہ بلوغت و ارتقاء (الیویشن، ادنےٰ حالت سے اعلےٰ حالت کی طرف ترقی کرنا ۔ اخلاقیات میں یہ منازل بہت ہی مفید ہیں ۔ اور اس کا نام موجودہ علم سیدکالوجی نے (رفعت رکھا ۔ اس کے علاوہ مجھے لیکچر کا وہ حصہ بھی نہایت ہی دلچسپ نظر آیا ۔ جسمیں روح اور جسم کے تعلقات پر لیکچرار نے روشنی ڈالی ۔ اور ان تعلقات کو شخصی ۔ خاندانی اور سوسائٹی کے تعلقات میں دکھلایا موجودہ فلسفہ مغربی روح اور جسم کو دو الگ الگ چیزیں قرار دیتا ہے لیکن اخلاقیات کو سامنے رکھ کر اگر ہم اس نظریہ پر غور کریں ۔ تو مجھے خواجہ صاحب کے کلام سے کلی اتفاق ہے ۔ انہوں نے کس صفائی سے بیان کیا کہ کس طرح آہستہ آہستہ تمہاری دلچسپیاں کنبہ کے دائرہ سے نکلکر باہر آجاتی ہیں اور ترقی کرجاتی ہیں ۔ اور میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ اصول اب ہر جگہ دائر و سائر ہو رہا ہے +

لیکن جو بات یہاں قابل ذکر ہے وہ بدھ مذہب کے ایک تعلیمیافتہ راہب سے میری گفتگو ہے ۔ اس لیکچر کا ذکر کرتے ہوئے اس نے مجھے کہا کہ آپ کا یہ لیکچر بدھ مذہب پر تھا یا اسلام پر ۔ میں نے جواب کہا کہ بدھ مذہب کی اصلی شکل پر اور اس مذہب پر جسکی قرآن نے تعلیم دی ہے ،

کیونکہ یہ سب مذاہب اپنی اصلی شکل میں خدا کی طرف سے ہیں میرا لیکچر اس مذہب کے خلاف تھا جو آج بدھ مذہب کی شکل میں مانا جاتا ہے۔ کیونکہ اسلام میں راہبانیت نہیں۔ اور جو آپ کے ہاں چوٹی کا مسئلہ ہے میں نے اس مسئلہ پر خاص طور سے زور دیا۔ الغرض حقیقت حال یہی ہے آج خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے اشاعت اسلام کی راہیں آسان کر دی ہیں قلم اور کاغذ سے دلوں کو مسخر کرنا بہت آسان کام ہے۔ کیونکہ جن اصولوں کے وہ آج دلدادہ ہوئے ہیں۔ اور وہ بھی انکی تحقیق میں آئے ہیں وہ قریب قریب قرآنی تعلیم ہے

مذہبی نکتہ خیال سے میری موازنہ انگلستان کی تصدیق

مثلاً اسی میرے لیکچر فلسفہ اسلام پر جو میں نے دیا آج انگلستان اور امریکہ میں چرچا ہو رہا ہے۔ انگلستان کا ایک مشہور اخبار لبرل کرسچن نام ذیل کے ریمارک میرے اس لیکچر کی نسبت دیتا ہے۔

ہم ہمیشہ اسلامک ریویو پڑھتے ہیں۔ اسمیں فلسفہ اسلام کی جو تشریح ہمیں نظر آتی ہے ہم خیال کرتے ہیں کہ بہت سے ہمارے قارئین یہ سنکر حیران ہونگے۔ کہ کس طرح اس تشریح فلسفہ اسلام نے تمام موجودہ سائنٹفک خیالات کو اپنے اندر لیلیا ہے۔ اور آج جو مذاہب میں ایک تقابل پیدا ہو گیا ہے۔ ہمیں اسلامک ریویو مقابلے کیلئے بالکل تیار ہے۔ انگریزی رائے قرآن کے متعلق یہ رہی ہے کہ مذہب قرآن ادنے یا اغلباً شہوانی خیالات اپنے اندر لئے ہوئے ہے لیکن اس لیکچر کو پڑھکے انہیں اپنی رائے بدلنی ہی پڑیگی لیکچر کے دینے والے خواجہ کمال الدین باشندہ پنجاب ہیں۔ ان کا پیشہ بیرسٹری کا تھا لیکن انہوں نے اپنے مذہب کی تبلیغ کی خاطر یہ سب کچھ چھوڑ دیا۔ اور وہ انگلستان میں کام کرتے ہیں۔ ایک اخباری نمائندہ سے ان کی ملاقات ہوئی جسکے ساتھ جو گفت گو ہوئی اسمیں ذیل کے فقرات ہم درج کرتے ہیں کیونکہ اسمیں مذہبی نکتہ خیال سے انگلستان کے دل کا وہ دلچسپ نقشہ دیا گیا ہے جو ایک بے تعصب نگاہ نے اسوقت یہاں پایا ہی مغربی دل اگر کلیسیا کے حکیمانہ مذہب سے ایک طرف متنفر

ہو چکا ہے۔ تو دوسری طرف مادیت پرستی کے خشک اصولوں میں اسے کوئی تسلی نہیں ملتی خدا پر ایمان اب تازہ ہو رہا ہے۔ اور دل ایک ایسے مذہب و ملت کی طرف جا رہے ہیں جو ایک طرف عقل و منطق کے تقاضوں کو پورا کرے۔ اور دوسری طرف انسان کیلئے دستر خوان روحانیت بچھائے۔ جس مذہب کو مغرب چاہتا ہے وہ رہبانیت سے خالی ہونا چاہیئے۔ نہ اسمیں آثار پرستی ہو۔ نہ کسی سفارشی کی حاجت ہو۔ مذہب کچھ ایسا ہو جو اپنی سادگی تعلیم کے ساتھ انسان کو خدا تک پہنچا دے۔ انگلستان میں چاروں طرف نئے مذہب بن رہے ہیں۔ سردست ان کا مخرج امریکہ ہے لیکن اگر کوئی انسان ان نئے عقاید پر غور کرے تو وہ مختلف الفاظ و لباس میں اسلام کی ہی مختلف شکلیں ہیں۔ میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ نئی مذہبی تحریکیں مثلاً اسپرچلیزم یہ تھا کرسچین سائنس اور ایسے ہی اور نئی تحریکات یہ سب کے سب درحصل اسلام کی طرف جا رہے ہیں میں نے ان تمام تحریکات کے پلیٹ فارموں سے اسلام پر لیکچر دیئے ہیں۔ اور اپنے لیکچروں میں ان نئے عقائد پر بھی گفتگو کی ہے۔ اور ہمیشہ اس کا اثر اسلام کے حق میں مفید پایا ہے۔ حتے کہ ہمارے بہت سے نومسلم وہی ہیں جو ان نئی تحریکات سے تعلق رکھتے ہیں"+

(خواجہ کمال الدین کے) یہ ریمارکس نہایت ہی معنے خیز اور آزاد مذہب کے کام کرنیوالے کیلئے حوصلہ افزا ہیں ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ جس مذہب کو ہم اچھا جانتے ہیں۔ اس پر کاربند ہو کر تلاش حق میں لگجائیں حتے کہ ہم کبھی صحیح نتیجہ پر آجائیں وغیرہ وغیرہ۔ اخبار لبرل کرسچین نے جس میرے مکالمے کے ایک حصہ کو اُوپر درج کیا ہے۔ وہ رنگوں میں ہوا تھا۔ جو میں نے انگلستان کا مذہبی نقشہ دیا ہے اسکی یہ اخبار تردید نہیں کرتا۔ میری باتوں کو ایک نئے تعصب دل کا نتیجہ قرار دیتا ہے میرے لیکچر کے متعلق جو الفاظ لکھتا ہے۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ علوم جدیدہ کے انکشافات اسلام کے اندر موجود ہیں۔ اخبار کی تحریر سے یہ بھی نظر آجاتا ہے۔ کہ مغربی دل اب تلاش میں ہے جہاں پہنچا ہے اُسے وہ منزل مقصود قرار نہیں دیتا

اِس اخبار کا ایک ریمارک خصوصاً قابل توجہ ہے - وہ لکھتا ہے کہ انگلستان میں جو رائے آج تک قرآن کے متعلق قائم کر رکھی تھی وہ بدلنی ہوگی - کیا اس سے بڑھ کر ہمارے مشن اور ہماری تصانیف کے مفید ہونے کا کوئی اور سارٹیفکیٹ ہوسکتا ہے جو ان چند سالوں میں اخباری دنیا کی رائے قرآن کے متعلق کہاں کی کہاں لے آیا - رائے کا بدل دینا چند سو مسلمان کرنیسے بہتر ہے - کیا ان حالات میں اگر ہم مغربی دنیا میں مختلف مذہبی نکتہ ہائے خیال سے لٹریچر کو پھیلاویں تو کیوں ان متلاشیان حق کو راستی کی سڑک پر چڑھالیں مثلاً ایک بسیط کتاب فلسفۂ اسلام پر لکھی جائے متعدد کتابیں ذیل کے مضامین پر تیار ہوں - اسلام اور عیسائیت - اسلام اور رلیشنلزم - اسلام اور سپرچول ازم - اسلام اور تھیوتھاٹ - اسلام اور کرسچین سائنس - اسلام اور پوزیٹوازم - یہیں نے چند تحریکات مذہبی کا نام لکھ دیا ہے - جن کی طرف لوگ وہاں مائل ہو رہے ہیں - ان سب کے لئے قرآن میں مفید اور صحیح روحانی غذا موجود ہے - ہمنے تعلیم قرآن سے ان مجوزہ کتابوں میں ایک روحانی دسترخوان کھچانا ہے اور متلاشیان حق کو اسمیں شامل کرنا ہے کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ پوزیٹوازم کا مبلغ اوّل جو فرانسیسی حکیم کانٹ تھا وہ اس عیسویت سے بیزار ہوکر دنیا کو ہمدردی انسانیت کے مذہب کی طرف لانا چاہتا ہے اور جن باتوں کی وہ تبلیغ کرتا ہے وہ ساری کی ساری اسلامی باتیں ہیں - چنانچہ میں نے اپنی تصنیف جدید موسوم بہ "راز حیات" میں جو عملی زندگی کی چند باتیں قرآن سے اخذ کر کے لکھیں ہیں وہ کانٹ کے مجوزہ مذہب کا ایک بڑا حصہ ہے +

میں نے کانٹ - ہیکل - برگسان - سپنسر - مل وغیرہ کی کتب دیکھیں - یہ حکیم یورپین علم و حکمت کے آسمان کے درخشندہ ستارے ہیں عیسوی کلیسا ان کو ملحد اور بے دین قرار دیتا ہے لیکن میں انہیں تعلیم اسلام کا نادیدہ عاشق قرار دیتا ہوں - کاش آج سے پچاس سال پہلے کوئی مسلم متکلم وہاں پہنچتا - اور ان حکماء کے خیالات کو سامنے

رکھ کر قرآنی تثقیف سے انہیں مالامال کر دینا۔ تو آج جس مادیت پرستی کی یورپ میں شکایت ہے اس کا قائمقام اسلام ہوتا لیکن خیر جواب تک نہیں ہوا۔ وہ اب ہو سکتا ہے بلکہ ہمارے زمانہ میں تو اور آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ وہ زمانہ تو تعصب اور مذہبی استبداد کا تھا۔ یہ زمانہ وسعت قلب اور صداقتہائے اسلام کے قبول کرنے کے لئے اثر پذیر قلوب کا زمانہ ہے۔ دل تعصب کی زنجیروں سے آزاد ہیں پرانے مذہب سے بیزار ہو کر تلاش حق میں لگے ہوئے ہیں۔ ہر نئی معقول تعلیم کا عزت کے ساتھ خیر مقدم کرتے ہیں۔ پھر ایسے وقت میں خاموش رہنا اور تبلیغ اسلام کیلئے کمر ہمت نہ باندھنا اپنے لئے خودکشی کا سامان پیدا نہیں کرنا تو اور کیا ہے۔ ہم خدا کے فضل سے ان تمام مضامین پر بالاستیعاب لکھ سکتے ہیں۔ قرآنی تعلیم کو دلربا پیراؤں میں پیش کر سکتے ہیں۔ انگریزی زبان کے بہترین اسالیب بیان سے ہم ناواقف نہیں۔ انگلستان کے پلیٹ فارم اور گرجے ہمیں خیر مقدم کہتے ہیں۔ اور اسبات کو اپنا فخر اور نعمت غیر مترقبہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم ان کے پلیٹ فارموں پر جا کر تقریریں کریں۔ ایسے وقت میں اگر ضرورت ہے تو کارندوں کی ضرورت ہے +

سر جمال مشنری فنڈ

مجھے اس موقعہ پر اپنے رنگونی دوستوں کے شکریہ کے بعد سر عبدالکریم جمال ملک التجار رنگون کا خاص شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے میری اس اپیل پر توجہ کی۔ اور ساڑھے چار صد روپیہ ماہوار تین سال کیلئے عطا فرمایا۔ ہمیں اگر اسی قدر رقم اور ماہوار ملجائے تو تین مشنری نہایت عمدگی کے ساتھ انگلستان میں کام کر سکتے ہیں۔ خدا کے فضل سے سر جمال مشنری فنڈ کا پہلا مشنری مجھے جو دستیاب ہوا وہ مدراس یونیورسٹی کے ایک گریجوایٹ ہیں مکرمی داؤد شاہ صاحب بی اے جو سرکاری ملازمت میں مجسٹریٹ تھے مجھے انکی عمر چالیس سال کے قریب ہے یہ اُن انگریزی خوانوں میں سے تھے جنہیں مغربی تعلیم نے اسلام اور مذہب سے بیزار کر رکھا تھا۔ وہ اسلامک ریویو کو کئی سال پڑھتے رہے۔ آخرکار اُن کا پہلا خط جو مجھے جولائی ۱۹۱۹ء

میں بمقام شملہ ملا - وہ اپنے ساتھ یہ خوشخبری لایا - کہ اسلامک ریویو نے انہیں از سر نو مسلمان کیا جس کے شکریہ میں وہ خدمت اسلام اپنی زندگی کا مقصد قرار دینگے مزید خط و کتابت اور ذاتی ملاقاتیں جو مدراس میں ہوئی - ان کے دل میں اس جذبہ کو اور بھڑکا دیا یہ آتش شوق بڑھتی گئی - حتٰے کہ پچھلے ماہ میں اس آگ نے ان کی خواہشات دنیا کو جلا کر انہیں مجسٹریٹی سے مستعفی ہونے پر مجبور کیا - آج وہ دنیا کو لات مار چکے ہیں - اور مسلم مشنری ہو کر دوکنگ کو جا رہے ہیں - ان کے علاوہ ایک اور نوجوان مسلمان کو میں نے سنگاپور سے لیا ہے - اور اسے میں لطاہر اس غرض سے لیچلا ہوں کہ اُسے بطور مشنری تعلیم دیجائے لیکن کم از کم دو اور مشنری چاہئیں - میری خواہش یہ ہے کہ ایک پانچسال کیلئے رات دن ہمارے مشنری مختلف پلیٹ فارموں پر انگلستان میں جا کر تقریریں کریں اور اسلام کو پیش کریں - مجھے یقین ہے کہ جو نتائج اس طرح مرتب ہونگے ان کے مقابل ہماری دوسری سرگرمیاں کچھ حقیقت نہ رکھیں گی +

اس سے بڑھ کر ایک مستقل اسلامی لٹریچر کے اشاعت کی ضرورت ہے کتابیں لکھی جائیں - اور ان کو برائے نام قیمت پر بیچا جائے - ہر ایک مغربی لائبریری میں وہ کتابیں رکھوا دیجائیں - اس کا اثر میرے نزدیک مشنری سرگرمیوں سے بھی کہیں زیادہ ہے مثلاً اخبار لبرل کرسچین جس کا حوالہ اوپر دیا ہے وہ میرے لیکچر فلسفہ اسلام کو پڑھنے کے بعد جب اس امر کا اعتراف کرتا ہے - کہ انگلستان نے جو غلط رائے قرآن کے متعلق قائم کر رکھی ہے وہ اب انہیں بدلنی پڑیگی - اس سے یہ تو معلوم ہو گیا - کہ جو غلط اور بیہودہ خیالات مغرب میں اسلام اور قرآن کے متعلق دائر اور سائر ہیں وہ بدل سکتے ہیں اسلامک ریویو نے گو بہت بھاری کام کیا لیکن آخر یہ ایک میعادی رسالہ ہے کتاب کی طرح رسالہ کا قیام نہیں ہوسکتا علاوہ ازیں کتاب اپنے اثر میں ہمیشہ اخباروں سے زیادہ زور آور اور دیرپا ہوتی ہے +

مشن کی امداد میں کتب خانہ

پچھلے سال میں نے اپنے لخت جگر بشیر احمد بی اے مرحوم کی یادگار میں ایک لائبریری

کھولنے کا اعلان کیا تھا جس سے ایسے مضامین کی کتابوں کی اشاعت ہو جن کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں - اس کا سرمایہ میں نے ایک لاکھ روپیہ تجویز کیا تھا مقصد یہ تھا کہ کچھ کتابیں میں تصنیف کروں - کچھ میرے اور دوست تصنیف کریں وہ کتابیں چھپیں کچھ مفت تقسیم ہوں - کچھ بکیں اور اس کا منافع ووکنگ مشن کی امداد میں کلیتہً خرچ ہو اس طرح مشن کی امداد میں ہی مستقل سرمایہ پیدا ہو جائے - جس مسلم لٹریچر کی سخت ضرورت ہو وہ بھی پیدا ہو - اس فنڈ کی امداد میں تین ہزار روپیہ میں نے اپنی جیب سے دیا تھا - اور کچھ اسقدر رقم میرے چند ایک اور احباب نے وعدہ کی تھیں جسمیں کچھ رقمیں وصول بھی ہو گئی تھیں - اب جو میں بغرض صحت رنگون اور جزائر جاوا و ملایا میں گیا تو جہاں مشن کی امداد میں میں نے اور تحریکیں وہاں اس امر کو بھی پیش کیا - ہمارے رنگون کے معاونین میں سے بعض مقتدر اصحاب کا پہلے سے ہی خیال تھا - کہ اس روز کی چندہ گردی کا خاتمہ ہو جانا چاہئے مشن کے متعلق ایک حد تک تاجرانہ اصول پر کتبخانہ کھلجانا چاہئے اور اس کا منافع مشن کی امداد میں جانا چاہئے - انکی اس خواہش نے آخر ایک عملی شکل اختیار کر لی ہے - جس میں بفضل ایزدی ایک معقول رقم جمع ہو گئی ہے - اس سرمایہ کا ایک لاکھ روپیہ ہو جانا مشکل نہیں - اگر ہمارے معاونین کچھ تھوڑی سی کوشش کریں - اور جو کتابیں ہم لکھیں گے - انکو کثرت سے خریدیں وہ یقین رکھیں کہ ان کتابوں میں وہ مذہب اسلام پر بہترین لٹریچر پائیں گے - جو قیمت کے مقابل بہت سستا ہو گا - اور پھر جو کچھ وہ ان کتابوں کی خرید میں بھیجینگے وہ خرچ کے بعد کُل مشن میں جائیگا - مثلاً میں نے ذیل کی چند کتابیں حال میں اردو میں لکھی ہیں وہ اسوقت زیر طبع ہیں - ان میں موجودہ مسلم مصائب اور واقعات حاضرہ کو سامنے رکھ کر چند قرآنی علاج بتلائے گئے ہیں - اپنی قوم کو ان امراض مزمنہ سے اطلاع دیگئی ہے جن کے دور ہونے پر ہم اپنی گئی گذری عزت و شوکت کو حاصل کر سکتے ہیں - یہ کتابیں اپنی نوعیت میں بالکل نئے مضامین اپنے اندر لئے ہوئے ہیں میں بلا کسی خوف و خطر کے کہ سکتا ہوں - کہ ان کتابوں کو خرید کر پڑھنے والے اپنے مال کو ضائع شدہ نہ سمجھیں گے - پھر جو کچھ بھی وہ دینگے مشن کی امداد میں جائیگا - وہ کتابیں حسب ذیل ہیں

(۱) رازِ حیات یا انجیل عمل (۲) توحید فے الاسلام جلد اول اور اس کا اثر تمدن اخلاق اور تہذیب پر (۳) سیر افکار یا روحانیات فے الاسلام (۴) ہستیٔ باریتعالیٰ - اسمیں عقائد ہمہ اوست پر بھی بحث کی گئی ہے۔ اور دہریوں کے مقابل ان لیکچروں کا خلاصہ دیا گیا ہے - جو میں نے وقتاً فوقتاً دہریوں کے پلیٹ فارم پر جاکر انگلستان میں دیئے (۵) مکالماتِ ملیہ - یعنے جو گفتگوئیں اور بحثیں انگلستان - فرانس اور دیگر مقامات پر مختلف بشپوں پادریوں اور عیسائی مذہب کے بڑے بڑے علما سے کیں اُن کو اس کتاب میں جمع کر دیا گیا ہے (۶) ضرورت الہام - فی زمانہ تعلیمیافتہ اصحاب وحی و الہام کے وجود سے انکاری ہیں۔ اس حالت میں وہ کسی مذہب کو خدا کی طرف سے ماننے پر تیار نہیں ہوتے یہی حال یورپ میں بعض طبقات کا ہے - برہمو سماجی بھی اس مد میں آجاتے ہیں - اس کتاب میں سائنٹفک طریق پر اور علمی دلائل سے بتلایا گیا ہے کہ الہام کی انسان کو سخت ضرورت ہے - الہامی مذہب آیا ہے اور الہامی کتب میں سے صرف ایک قرآن ہی اس وقت الہامی کتاب کہلا سکتی ہے دیگر انگریزی کتابیں بھی اس وقت زیر تالیف ہیں جن کا اعلان کیا جائیگا - ان اردو کتابوں کی قیمت اغلباً آٹھ آنہ سے لے کر ڈیڑھ روپیہ تک فی نسخہ ہوگی - ہر ایک کتاب دو دو ہزار کاپی چھپوائی گئی ہے۔ اب اگر یہ کتابیں ہاتھوں ہاتھ بک جائیں - اور بالفرض انکی فروخت سے آٹھ ہزار روپیہ بھی آجائے تو بڑی آسانی سے چار ہزار روپیہ امداد مشن میں چلا جائیگا یہ ایک ایسی امداد مشن کو ملسکتی ہے جس کا بوجھ کسی پر بھی نہیں پڑتا - اسلئے میں اس رپورٹ کے پڑھنے والوں سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ خود بھی اور اپنے دوستوں کو بھی ان کتابوں کی فرمائش بھیجنے پر آمادہ کریں۔ اور مینیجر مسلم بک سوسائٹی ۶۔ عزیز منزل لاہور (پنجاب) کے پاس اپنے نام ان کتب کی خرید کیلئے رجسٹر کرائیں اِن کتابوں کی اشاعت میں ہماری امداد کریں - ان سے نہ صرف اسلام کی امداد ہوگی اور بلکہ خود مسلم قوم میں وہ روح پیدا ہو جائیگی - جس کے فقدان نے ہمیں بحیثیت قوم ذلیل و خوار کر رکھا ہے - چونکہ مجھے اس کے منافع سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلئے

میں بلا تکلف یہ کہنے کی جرأت رکھتا ہوں۔ کہ ان کتابوں کی قیمت ان کے مضامین کے مقابل کوئی قیمت نہیں رکھتی۔ اور کوئی شخص ان کو پڑھ کر ان سے استفادہ کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان میں بیسیوں باتیں نئی ہیں۔ اور ہر ایک امر میں مسلم بھائیوں کو عملی باتوں کا سبق دیا گیا ہے۔ یہ سب کچھ اسلام اور اشاعتِ اسلام کی خدمت کیلئے کیا گیا ہے میری طرف سے مسلم مشن کی یہ امداد ہے مسلم بھائی انکی خریداری بڑھا کر ہمیں مدد دیں +

میری اس گذشتہ بیماری نے مجھے یہ سبق دیا ہے۔ کہ اب میں آیندہ اپنی زیادہ توجہ تصنیف کی طرف لگاؤں۔ اور جو باتیں مجھے خدا تعالیٰ نے اس آٹھ سالہ تجربہ میں سکھائی ہیں وہ قلم و کاغذ کے حوالہ کروں۔ مثلاً جن جن امور مسلم لٹریچر کی ضرورت میں نے اوپر بیان کی ہے ان پر آئندہ میں خود بھی کتابیں انگریزی میں لکھوں جس کا ترجمہ بھی اردو میں شائع ہو۔ یہ سب کچھ ہوسکتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے میرے چند رفقا کو اس تصنیف کا اہل بھی کیا ہے۔ لیکن یہ باتیں فوری ظہور میں آسکتی ہیں اگر مسلم بھائی ہماری مدد کریں +

آیندہ انتظام مشن

اس بیماری نے مجھے یہ بھی سبق دیا ہے کہ میں آیندہ اس مشن کے انتظام کو اپنی ذاتِ واحد کے ساتھ وابستہ نہ رکھوں خصوصاً اس کا مالی انتظام ایک سے زیادہ معتبر اور متدین ہاتھوں میں چلا جائے۔ خدا کا یہ محض فضل تھا کہ مجھے اس نے خیانت کی راہوں سے الگ رکھا جسقدر مسلم بھائیوں نے مجھ پر آج تک اعتبار کیا ہیں ان کا از حد مشکور ہوں۔ یہ خدا کا احسان ہے کہ میں نے بلا کسی تحریک یا بلا کسی تجویز قومی اور میں کہہ سکتا ہوں کہ کسی ایک شخص کے بھی مشورے کے بغیر میں نے لطیب خاطر اپنے چلتے ہوئے کام کو چھوڑ دیا۔ حتّٰے کہ میرے اپنے اہل و عیال اور اپنے عزیز سے عزیز دوستوں کو میرے ارادہ ولایت کا جو پہلا علم ہوا وہ یہی تھا۔ کہ میں نے انگلستان جانے کا ٹکٹ جہاز

خرید لیا - یہ جو کچھ میں نے کیا میں نے اپنی ذمہ داری اور اپنے ذاتی بھروسہ پر کیا۔ چنانچہ سال ۱۹۱۳ء و ۱۹۱۴ء میں بہت حد تک میری جیب سے ہی روپیہ خرچ ہوتا رہا - یہ بھی خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ وکالت کے چھوڑنے کے وقت میری ذاتی آمد اسقدر ہو چکی تھی کہ آج تک مشن کی کسی سالانہ آمدنی میں سے موٹے موٹے اخراجات کاٹ کر جو بچتا ہے اس سے کئی گنا بڑھکر میری سالانہ بچت اپنے کام میں ہوتی تھی مشن کی سالانہ آمد ہمیشہ تیس ہزار کے لگ بھگ رہی ہے جسمیں اخراجات طبع رسالہ اور عملہ کی تنخواہیں نکال دیجاویں تو باقی چند ہزار ہی رہجاتے ہیں بہرحال کوئی بھی اسباب ہوں میں کہونگا کہ محض خدا کے فضل نے میرے ہاتھ کو کسی میل سے اور میرے قدم کو کسی لغزش سے بچالیا - اگرچہ جس شخص نے میرے مطالبے پر یا از خود جو کچھ دیا وہ مجھے عنداللہ دیا نہ انہوں نے مجھے بطور ایجنٹ کچھ دیا نہ مجھ کو کسی حساب دہی کا ذمہ وار ٹھہرایا لیکن میں نے یہی پسند کیا کہ قوم کے اس اعتبار کی میں ہر طرح عزت کروں اور ہر طرح اس مال کے خرچ میں احتیاط کروں - اس روپے کو بھی میں نے اپنی ذات سے الگ رکھا - جسقدر انگلستان میں آمد ہوئی وہ پائی پائی تک دوسروں کے ہاتھ سے بنک میں جمع کرادیگئی انہیں کے ہاتھ سے رجسٹر آمد میں درج کرادیگئی - ہاں دو رقموں کو میں نے ہمیشہ اس حساب سے الگ رکھا - ایک وہ مستقل رقم جو بقدر چھ ہزار روپیہ سالانہ ایک خاص جگہ سے آتی ہے - یا وہ رقوم جو لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب بھیجتے رہے - کیونکہ وہ ہندوستان کے رجسٹر آمد میں درج ہو جاتی ہیں لیکن سالانہ رپورٹ آمد و خرچ میں انکو بمد آمد دکھایا جاتا ہے - ہندوستان میں جس قدر روپیہ آتا رہا وہ شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور کے نام آتا رہا انہیں کے ہاں جمع ہوتا رہا - اور انہیں کے ہاتھ سے خرچ ہوا بنکوں میں جو رقوم جمع ہوئیں وہ میرے نام پر ہوئیں - اور ایسا ہی جو شیخ رحمت اللہ صاحب کے ہاں جمع ہوا وہ بھی میرے نام پر جمع ہوا مشن کے مقابل میں نے یہی طریق رکھا - کہ جسقدر آمد ہو وہ میں مشن کو دیدوں - اور جو خرچ ہو لیلوں - اس تمام کاروبار میں اسلامک ریویو میری ذاتی ملکیت رہا لیکن میں نے ۱۹۱۵ء سے لے کر آج تک کبھی اس کے منافع سے

ذاتی مفاد نہیں اٹھایا اور آیندہ بھی خدا سے توفیق چاہتا ہوں کہ اسکی آمدن پر لگے اس رسالہ کو اب میں اسی کتب خانہ کی ایک شاخ قرار دیتا ہوں جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے اس کا نصف منافع کتب خانہ کی آمد کے ساتھ مسلم مشن کے مشنری فنڈ پر خرچ ہو چونکہ جس لخت جگر کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے یہ یتیم خانہ میں نے کھولا ہے۔ اس نے اپنی زندگی کو بھی مشنری کام کے لئے وقف کر دیا تھا۔ باقی ریویو کا نصف منافع ایک وقت تک کتب خانہ مذکور کے سرمایہ میں شامل ہو گا۔ ہمارے دوست اگر اسی رسالہ کی خریداری بڑھانے میں کوشاں ہیں۔ تو ایک بڑی بھاری مدد اس سے مشن کو مل سکتی ہے۔ ایک ہندوستان کے لئے کیا مشکل ہے۔ کہ اگر دس ہزار خریدار رسالے کے پیدا کر دیں۔ اس کا منافع کسی کی جیب میں تو جائیگا نہیں۔ ہاں ہمارا مشن بہت آسانی سے اپنا کام بڑھا سکتا ہے۔ رسالے اور کتبخانہ مجوزہ کے متعلق میں نے ذیل کے اصحاب کا ایک ٹرسٹ بنا دیا ہے۔ اسی ٹرسٹ کے ہاتھ میں مسلم مشن ووکنگ کے کل معاملات ہونگے انہیں کے ہاتھ میں آمد اور خرچ ہو گا۔ خدا کے فضل سے میں اور میرے احباب علی وجہ البصیرت فرقہ بندیوں کے جھگڑوں سے آزاد ہو کر تبلیغ اسلام کے معاملے میں اس حقیقت پر قائم ہو چکے ہیں۔ جو قرون اولے میں تھی جس اصول پر میں نے آج تک اس مشن کو چلایا ہے۔ اور اسے فرقی الجھنوں سے آزاد رکھا ہے کسی پالیسی کے ماتحت نہیں بلکہ حقیقت حقہ سمجھ کر اس مسلک کو اختیار کیا ہے۔ اور اس امر کو میں ہی صداقت نہیں سمجھتا۔ بلکہ میرے وہ دوست بھی جنہیں میں نے ٹرسٹی بنایا ہے اور وہ اصحاب ذیل ہیں۔

حضرت قبلہ مولوی محمد علی صاحب مصنف ترجمۃ القرآن انگریزی۔ شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور۔ مولوی صدر الدین صاحب مسلم مشنری۔ خواجہ جمال الدین صاحب انسپکٹر محکمۂ تعلیم کشمیر۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب

اسسٹنٹ کیمیکل اگزمینر گورنمنٹ پنجاب - ڈاکٹر غلام محمد صاحب (ریٹائرڈ سول سرجن) لاہور - خواجہ عبدالغنی صاحب مینیجر دفتر رسالہ اشاعت اسلام لاہور - اور میں خود بسند ان کے معاملات کیلئے اس ٹرسٹ کی طرف سے مینجنگ ٹرسٹی رہونگا - اور ہندوستان میں اس کا مینجنگ ٹرسٹی سکرٹری ٹرسٹ ہوگا - جس کا اعلان عنقریب کیا جائیگا - مزید احتیاط کے لئے اس ٹرسٹ کی نگراں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور ہوگی لیکن اس انجمن کو نہ اس ٹرسٹ کے مال سے کوئی تعلق ہوگا - اور نہ مشن کے طریق تبلیغ میں کسی کو تبدیلی کا حق ہوگا - الغرض جس شکل و صورت میں یہ مشن ۱۹۱۴ء سے اخیر ستمبر ۱۹۱۹ء تک میرے ہاتھ میں رہا ہے - اور اکتوبر ۱۹۱۹ء سے لے کر آج تک میری طرف سے نیابتاً انجمن مذکور کے ہاتھ میں رہا ہے - اب میرے قائمقام یہ ٹرسٹ ہوگا - میری بجائے کل مال کا انتظام ان کے ہاتھ میں ہوگا - مشن کا ڈائرکٹر میں رہونگا - موت و حیات سب کے ساتھ ہے اسلئے میں نے یہی پسند کیا کہ مشن کے مفاد کی حفاظت ایسے ہاتھوں میں چلی جائے جو نہ صرف متدین ہوں - بلکہ جن کا مقصد زندگی اشاعت اسلام ہو - حالات موجودہ میں اس امر سے کس کو انکار ہوسکتا ہے کہ اس فرض اولین کی مسلمانان عالم میں آتش شوق اگر اس وقت کسی سینوں میں بھڑک رہی ہے تو یہی چند لوگ ہیں جو حضرت قبلہ مولوی محمد علی کے ساتھ اور میرے ہمراہ کام کر رہے ہیں یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ مسلم طبائع بہت حد تک اس طرف سے ہٹتی چلی جارہی ہیں حالانکہ یہی ایک کام تھا - جس کے لئے آنحضرت صلعم اور سلسلۂ انبیاء کرام پیدا ہوا - یہی وہ درخت ہے جو صحابہ کرام اور ہزارہا صلحا اور اتقیا کے خون سے مثمر ہؤا - اسی سے اسلام کو طاقت و شوکت ملی - اور اگر اسلام اپنی گئی ہوئی طاقت کو واپس لے سکتا ہے تو اس کا یہی طریق مفید ہے - لوگ کہتے ہیں - کہ اسلام کی آج تلوار ٹوٹ گئی لیکن تاریخ اسلام اس امر کی شاہد ہے - کہ اسلام اپنی طاقت و شوکت کے لئے تلوار کا محتاج نہیں +

ہماری گئی ہوئی عزت اشاعت اسلام سے واپس آسکتی ہے

آج بھی یہی حالت ہے مغربی دنیا اسلام کی ڈیوڑھی پر کھڑی ہے ہم کوشش کر کے انہیں اسلامی چار دیواری میں داخل کریں۔ کیا یہ ایک فعل ہزارہا پولیٹیکل سرگرمیوں کے مقابل برابر نہیں سوال تو صرف اسقدر ہونا چاہئیے کہ مغربی دنیا کا حلقہ بگوش اسلام ہو جانا ایک امر محال ہے یا امکان میں داخل ہے۔ ایک مختصر سے مختصر تجربے نے اور ایک ادنےٰ سے ادنےٰ کوشش نے جو ایک تنگ و تنہا ہاتھ سے ہوئی اگر یہ کچھ کر دکھایا تو اگر یہ کوشش صرف دس گنہ بڑھ جائے۔ تو ہم کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ اس وقت ہمارے مشن کی ہستی مغربی دنیا میں تسلیم ہو چکی ہے نہ ہی معاملات میں ہم وہاں کے مشار الیہ ہیں۔ ابھی دو ماہ ہوئے یونیورسل انسائیکلوپیڈیا کے مرتب کنندوں نے ووکنگ میں ہمیں لکھا کہ انہوں نے قرآن کے لئے ایک کالم چھوڑ دیا ہے ہم جو چاہیں قرآن کے متعلق لکھ بھیجیں۔ چنانچہ مولوی مصطفٰے خان صاحب بی اے نے ایک مفید مختصر سا مضمون بھیجدیا جو درج انیسکلوپیڈیا ہو گیا۔ اس بات کو چھوٹا سا نہ سمجھا جائے۔ آج تک ایسی کتابوں میں یا یورپین کتب محیط المحیط میں۔ یوروپین مصنفین نے اسلام۔ قرآن۔ آنحضرت صلعم اور ہمارے دیگر معاملات کے متعلق جو چاہا لکھ دیا۔ آج ان کے مرجع ہم بنے ہیں انشاء اللہ عنقریب برٹش انسکلوپیڈیا کا نیا اڈیشن تیار ہونیوالا ہے۔ اس میں بھی جو کچھ اسلام یا آنحضرت صلعم کے متعلق لکھا جائیگا۔ وہ ایک ادنےٰ سی کوشش کے ساتھ ہماری ہی قلم سے لکھا جائیگا۔ اسی طرح اور بھی راہیں عزت اسلام کے قائم کرنیکی نکل رہی ہیں۔ ایک منٹ کیلئے اس امر کو خیال کرو۔ کہ اگر ایک معتد بہ حصہ مغرب میں مسلمان ہو جائے تو ہماری دقتوں کا جس آسانی سے حل ہو جائیگا وہ کسی اور طریق سے ناممکن ہے +

اس وقت اس خلیج الرسن سے ہمارے دشمن اسلام کے خلاف لکھنے کی جرأت نہیں کرتے جو آج سے آٹھ سال پہلے کیا کرتے تھے۔ جو زبان و منہ سے نکالتے ہیں سوچ سمجھ کر نکالتے

ہیں۔ اسی مسئلہ نسوان کے متعلق ۱۹۱۳ء میں میں نے خود اپنی آنکھ سے لندن کے مشہور اخبار ٹائمز میں یہ لکھا دیکھا۔ کہ اسلام نے حیثیت عورت کو ازحد ذلیل کیا۔ اسی اخبار کے ۱۹۱۸ء کے کالموں میں آخر میں نے یہ بھی دیکھ لیا۔ کہ وہ عورت کے معاملہ میں اسلام کی ازحد تعریف کرتا ہے۔ ہمارے دشمنوں کا اب یہ حال ہے۔ کہ پادری ذویمر جیسے سیاہ دشمن اب ہمارے ہاتھ سے تنگ آچکا ہے۔ یہ نام نہاد "مسلم ورلڈ" پرچہ کا ایڈیٹر ہے اور ان خبیث روحوں میں سے ہے۔ جو اسلام کو دیکھ نہیں سکتے۔ آج وہ عیسائیت پر ہمارے حملے پڑھ کر کوئی مفر نہیں دیکھتے مجبوراً ہمیں کہتا ہے۔ کہ اور باتوں کو چھوڑ دو محمدؐ اور مسیحؑ میں مقابلہ کرو۔ میں نے اس کا چیلنج اسلامک ریویو مئی ۱۹۲۱ء میں قبول کر لیا۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے اس مضمون پر ایک مبسوط لکھنے کی توفیق عطا کرے۔ جو میں یہاں سے واپس جا کر انشاء اللہ تعالیٰ لکھونگا +

اب میں نے چونکہ ارادہ کر لیا ہے کہ آئندہ مالی اور دیگر انتظامات ان ٹرسٹیان مذکورہ بالا کے ہاتھ میں دیکر اپنے اوقات کو عامہ نگرانی مشن کے علاوہ زیادہ تر تصنیف اور تبلیغ اسلام میں خرچ کروں۔ اور جو آج تک خدا تعالیٰ نے مجھے ممالک مغربیہ میں تبلیغ اسلام کی راہیں سکھلائی ہیں۔ اور جن جن طریقوں سے اسلامی خوبیاں مغربی دل کو اپنی طرف کھینچ سکتی ہیں۔ ان سب کو قلم و کاغذ کے حوالہ کر دوں۔ کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ اسلئے میں یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ جس امانت کا میں آج تک صرف خدا تعالیٰ کے سامنے حساب دہی کا ذمہ وار تھا اُسے میں پبلک کے آگے شائع کر کے اور جو کچھ میرے ذمہ بچ رہا ہو اس ٹرسٹ کو میں ان نئے ٹرسٹیوں کے حوالے کر دوں +

میں ۱۹۱۲ء میں یہاں آ گیا تھا۔ جیسا کہ میں اوپر لکھ چکا ہوں ۱۹۱۲ء کا کل خرچ میری جیب سے ہؤا۔ اس کے مقابل کوئی آمد نہ تھی۔ ۱۹۱۳ء میں مشن کا

کام زیادہ تر اسلامک ریویو کی طبع سے ہی وابستہ تھا۔ سال ماسبق کی طرح زیادہ تر اخراجات میری ہی جیب سے ہوئے بالمقابل۔ جو کچھ آیا وہ بطور قیمت رسالہ بعد میں آیا۔ یا میرے ذاتی دوستوں اور رشتہ داروں نے چند صد روپیہ امداد میں مجھے بھیجا ہاں الجزار کی اور رقم رنگون کی ہے جس کا ذکر میں اوپر کر آیا ہوں۔ سنہ ۱۹۱۴ء میں کچھ روپیہ مشن کی امداد میں آیا۔ اور زیادہ تر روپیہ اسلامک ریویو میں آیا۔ اس سال کا حساب آج تک شائع نہیں ہوا۔ کیونکہ اس سال میں بلاد غربیہ فنڈ لاہور میں کھلا تھا۔ اس فنڈ میں سے کچھ روپیہ تو مشن کی امداد میں شیخ رحمت اللہ صاحب کی کوٹھی میں جمع ہوا۔ اور کچھ روپیہ طبع قرآن کیلئے خاص کیا گیا۔ جو روپیہ بلاد غربیہ فنڈ سے مشن کے حساب میں جمع ہوا اسکی پڑتال کا مجھے آج تک موقع نہ ملا۔ اب میں نے شیخ صاحب موصوف کی کوٹھی جاکر سنہ ۱۹۱۴ء کا حساب دیکھا وہاں بلاد غربیہ فنڈ سے آئے ہوئے روپیہ کے علاوہ جسقدر روپیہ جمع ہے وہ میرے نام پر جمع ہے وہ یا تو اسلامک ریویو کی قیمت یا میرا ذاتی روپیہ ہے۔ اس روپے کو الگ کرکے باقی جسقدر روپیہ سنہ ۱۹۱۴ء میں اسلامک ریویو کے متعلق انگلستان میں جمع ہوا یا ابتدا سنہ ۱۹۱۵ء سے لیکر اخیر ستمبر سنہ ۱۹۱۹ء تک جب تک میرا تعلق مالی انتظامات سے رہا۔ وہ سب کا سب روپیہ گو میری ذات سے تعلق رکھتا ہے میں نے مشن میں ہی ڈال دیا ہے۔ ان حسابات کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

سال سنہ ۱۹۱۴ء

آمد

	پونڈ	شلنگ	پنس
فضل عمر از کانپور معرفت رحمان صاحب وکیل	۸۰	۰	۰
از عماد الملک	۵۴	۱۸	۱
از نواب صاحب بہاولپور معرفت مسٹر اٹکنسن	۹۵	۰	۰
از سر آغا خان صاحب	۱۰۰	۰	۰
متفرق امداد	۱۰۷	۷	۲
امداد (میزان)	۴۳۷	۵	۳

خرچ

بمد	پونڈ	شلنگ	پنس
اخراجات طبع رسالہ و کتب	۷۷۹	۶	۱۱
مرمت مسجد میموریل ہوس فوارہ وغیرہ	۱۲۶	۱۷	۶
عید	۵۰	۵	۷
تالیف قلوب	۲۳	۲	۷
کرسیاں فرش کارپٹ وغیرہ	۳۵	۶	۰
بل روشنی	۷	۱۲	۷

آمد

از عماد الملک (پونڈ شلنگ پنس)	۶۶-۱۵-۱۱
از اخبار رنگون معرفت سر جمال بغرض ازدیاد حجم رسالہ	۳۸----
از عبد الکریم جمال بغرض تقسیم مفت رسالہ دیہاتیان برہما	۸۳-۹-۰
از بمبئی	۲۰----
(میزان)	۸۰۱۴-۶-۸
بمد خریداری رسالہ	۲۲۳-۱۹-۰
بمد احادیث	۲۸-۲-۸
از تبلیغ فنڈ معرفت شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور	۲۰۰----
از بھوپال بذریعہ سلطان مرحمت نواب بھوپال	۲۰۰----
از سر سالار جنگ بغرض حوالگی ووکنگ مسجد کمیٹی	۱۰۰----
از رنگون بغرض طبع قرآن کریم	۴۰۰----
از مسجد کمیٹی بابت مرمت میموریل ہوس	۷۲----
بابت مرمت مسجد	۴۸----
از لندن مسجد کمیٹی بابت کرایہ ہال نماز جمعہ	۳۶----
	۲۲۹۵-۱۱-۱۱
فاضلہ خرچ	۳۹-۱۲-۰
میزان	۲۳۳۵-۴-۱۱

خرچ

ہوس ٹیکس	۱-۱۰-۲
اشتہارات	۱-۱-۰
کرایہ لنڈسی وغیرہ بغرض نماز جمعہ	۵۵-۱۷-۰
مشین بغرض گرم پانی	۱۶----
قرضہ جات	۳۰----
بابت نامہ نگار	۳۶-۱۳-۰
حوالہ کمیٹی طبع قرآن کریم	۴۰۰----
حوالہ مسٹر انیق چک سر سالار جنگ کا چک واپس	۱۰۰----
اخراجات دیگر	۵۷۱-۱۲-۹
واپسی خواجہ صاحب از انگلستان دسفر مصر وشام	۱۰۰----
	۲۳۳۵-۴-۱۱

ع ۱ - اس سال بماہ اپریل رنگون سے یہ تحریک آئی کہ رسالہ کا حجم قریباً دگنا کر دیا جاوے لیکن قیمت نہ بڑھائی جائے - چنانچہ ایسا کیا گیا - اس سال رسالہ چار ہزار چھپتا تھا جس میں بچیس صد کے قریب مفت تقسیم ہوتا تھا - علاوہ ازیں قریباً پانچ یا چھ ہزار دو کتابیں انگریزی ترجمہ احادیث اسلام اینڈ مسلم پریسٹر بھی چھاپی گئیں جو زیادہ تر مفت تقسیم ہوئیں +

۲ء اسمیں سے بیس پونڈ سنہ ۱۹۱۵ء میں وصول ہوئے -

۳ء ایک کرمفرما رسالہ میں مضمون لکھا کرتے تھے - یہ رقم دراصل انہوں نے ووکنگ میں بوقت رخصت بطور قرضہ لی تھی - ایسی ہی ایک تھوڑی سی رقم انکے نام پر انکے ایک عزیز نے لی تھی - جس کا میزان ۰۰-۱۳-۳۶ پونڈ ہے - وہ رقم وہ واپس نہیں کر سکے - اور وہ آجکل تکالیف میں ہیں اسلئے میں نے اس کو مدنامہ نگاری میں ڈال دیا ہے - یہ رقوم انکی خواہش سے اس وقت کتب حسابات میں نہیں دکھلائی گئی تھیں +

۴ء اسکی تفصیل میں موٹے موٹے اخراجات ہیں - تنخواہ عملہ مسٹر شیلڈرک - عبدالمجی - چوہدری فتح محمد - محمد علی باورچی - اس کے علاوہ خوراک عملہ جنمیں مولوی صدرالدین صاحب منشی نور احمد مرحوم - چوہدری فتح محمد - محمد علی باورچی اور وہاں کے ایک دو ملازم علاوہ ازیں خرچ خوراک مہمانان و خرچ ایٹ ہوم بدھ و اتوار - کل خرچ اس مد میں ۹-۱۲-۵۸۵ پونڈ ہے - اسمیں بعض لوگوں سے ۱۴ پونڈ بطور بورڈ منہا کر کے باقی ۹-۱۲-۵۷۱ رہجاتے ہیں

۵ء یہ وقت جنگ کے آغاز کا تھا - اسلئے کچھ حصہ سفر کا خواجہ صاحب کو فسٹ کلاس جہاز میں کرنا پڑا - ان دنوں ڈاکٹر منگانا نے قرآن کے چند اوراق چھاپے تھے - جنکے متعلق یہ ظاہر کیا گیا - کہ کہیں سے یہ کاغذ پارے ملگئے ہیں - ان کے ذریعہ وہ قرآن میں تحریف ثابت کرنا چاہتے تھے - اس بہتان کے جواب کے لئے مصر اور شام میں بدیں غرض سفر کیا گیا - کہ پہلی دوسری تیسری صدی کے اگر قرآن ملجائیں - تو انکے فوٹو لئے جائیں - اور اس طرح رسم خط کے اصول پر اس کذب و افترا کا ازالہ کیا جائے - چنانچہ اسمیں انہیں کامیابی ہوئی - ہر جگہ سے فوٹو حاصل کئے گئے - اس سفر میں خواجہ صاحب نے حج بھی کیا - کل خرچ دو ہزار روپیہ سے اوپر تھا - جسمیں سے پانصد روپیہ بطور خرچ حج خواجہ صاحب نے اپنی ذات پر ڈالکر باقی یکصد پونڈ یہاں رکھ دیا +

اس طرح بموجب حساب دفتر ووکنگ انگلستان ۰-۱۲-۳۹ پونڈ بسکہ ہندی ۰-۱۲-۵۹۴ روپیہ - اس کے مقابل شیخ رحمت اللہ صاحب کی کتب

میں ذیل کا حساب آمد و خرچ سنہ ۱۹۱۴ء کا ہے ۔ تبلیغ فنڈ سے جو رقوم خواجہ صاحب کے حساب میں جمع کی گئی ہیں ۔ وہ حسب ذیل ہیں بماہ جنوری ۵۹۲۱-۶-۰ روپیہ بماہ فروری ۲۹۹۴-۱۱-۰ روپیہ یہ وہ رقم ہے جس کا ڈرافٹ دو صد پونڈ ووکنگ میں بھیجا گیا ۔ چنانچہ یہ دو صد پونڈ آمد دفتر ووکنگ انگلستان میں دکھلایا گیا ہے ۔ بماہ جولائی ۔ ۔ ۔ ۔ ۶۰۰۰ روپیہ کل میزان ۱۴۹۱۶-۱-۰ ہے ۔ اس کے مقابل بماہ جولائی جو خرچ ہوا اسمیں ایک رقم ۴۴۲۳-۱۲-۶ روپیہ ہے ۔ اسمیں ہنڈی والی رقم یعنی ۲۹۹۴-۱۱-۰ روپیہ شامل ہے ۔ باقی مولوی صدرالدین صاحب کا کرایہ جہاز وغیرہ جو آٹھ صد روپیہ اور ایسا ہی کرایہ جہاز محمد علی باورچی جو قریباً تین صد روپیہ ہوگا اور چند اور رقوم شامل ہیں ۔ اس کے علاوہ مولوی صدرالدین صاحب کے گھر میں الاؤنس اپریل سنہ ۱۹۱۴ء سے اخیر دسمبر سنہ ۱۹۱۴ء تک ایکہزار روپیہ دیا گیا ہے ۔ اور دیگر اخراجات بمد عملہ ہندوستان محصولڈاک لغرض تقسیم اسلامک ریویو ایسے اور اخراجات جنکی میزان ۱۷۰۵-۸-۹ روپیہ ان تین رقوم خرچ یعنی ۴۴۲۳-۱۲-۶ روپیہ و ایکہزار روپیہ و ۱۷۰۵-۸-۹ کا میزان ۷۱۲۹-۵-۳ ہوتے ہیں ۔ اسی آمد سے یعنے ۱۴۹۱۶-۱-۰ آمد سے منہا کرنے پر باقی ۷۷۸۷-۱-۰ روپیہ ہوتا ہے ۔ اسمیں سے کمی دفتر ووکنگ ۵۹۴-۱۲-۰ منہا کرکے کل بچت سال سنہ ۱۹۱۴ء ۷۱۹۲-۵-۰ روپیہ ہے

سنہ ۱۹۱۵ء

اس سال کی رپورٹ آمد و خرچ جہانتک دفتر لاہور کا تعلق تھا ۔ وہ رسالہ اشاعت اسلام مئی سنہ ۱۹۱۶ء میں چھپ چکی ہے ۔ جہاں کل آمد کی فہرستیں اسمواراً اور ایسے ہی اخراجات کی تفصیل بھی موجود ہے ۔ اس وقت میں ہندوستان میں تھا ۔ اس لئے ووکنگ کا حساب شائع نہ ہوسکا لیکن بدیں خیال کہ کہیں ووکنگ کے اخراجات میں آمد سے زیادتی نہ ہوجائے میں نے احتیاطاً بعض اپنی ذاتی آمدنیاں اس حساب میں جمع کرادی تھیں ۔ اور اس کے متعلق نوٹ دیدیا تھا لیکن خدا کے فضل سے اس میری رقم کے ڈالنے کے بغیر بھی کل مشن کا خرچ آمد سے کم تھا ۔ اسلئے ان ذاتی رقوم کو الگ کرکے باقی از سر نو

نقشہ آمد و خرچ سنہ ۱۹۱۵ء بمعہ حساب ووکنگ رسالہ اشاعت اسلام جنوری سنہ ۱۹۱۶ء میں درج کردیا تھا۔ جس کو میں ذیل میں دیتا ہوں:-

آمد	رقم روپیہ	آنہ	پائی	خرچ	رقم روپیہ	آنہ	پائی
قیمت از خریداران اسلامک ریویو و رسالہ اشاعت اسلام	۱۴۰۶۸	۱۰	۱	اسلامک ریویو و رسالہ اشاعت اسلام پر یہاں خرچ ہوا	۴۰۶۲	۱۵	۷
چندہ امدادی از حیدرآباد	۷۴۸۵	۰	۰	تنخواہ عملہ لاہور و انگلستان	۶۷۹۳	۴	۶
چندہ امدادی در ہندوستان	۶۷۷۲	۹	۰	سفرخرچ حیدرآباد ہندوستان بمعہ تنخواہ ایک نو ایک کلرک برائے چندہ ماہ جو ہمراہ ہے	۱۱۸۲	۷	۹
قیمت کتب ام الالسنہ وغیرہ	۱۵۱	۶	۰	خرچ ام الالسنہ وغیرہ	۲۲۱	۱۵	۰
چندہ از صاحبان معلومہ بحساب ۵ روپیہ ماہوار بابت تقسیم اسلامک ریویو از اخیر مئی سنہ ۱۹۱۵ء لغایت دسمبر سنہ ۱۹۱۵ء	۳۰۶	۰	۰	واپسی رقوم بہ ڈاکخانہ و انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور جو غلطی سے ووکنگ فنڈ میں جمع ہوئیں	۶۳۷	۱	
چندہ از جائے معلومہ لغرض تقسیم اسلامک ریویو	۹۶۷	۱۱	۱۱	واپسی قرضہ حسنہ	۲۰۰	۴	۰
سفرخرچ از انجمنہائے مختلفہ	۲۵۷	۰	۰	متفرق	۳۸۲	۲	۲
میزان اول	۳۰۰۰۸	۵	۰	میزان اول	۱۲۹۰۶	۳	۰
آمد در انگلستان بروئے گوشوارہ الف مندرجہ ذیل	۲۹۳۷	۱۳	۰	خرچ در انگلستان بروئے نقشہ ب مندرجہ ذیل	۶۸۵۰	۶	۶
میزان دوم	۳۲۹۴۶	۲	۰	میزان دوم	۱۹۷۵۶	۹	۶

دستخط

(خواجہ کمال الدین)

نقشہ الف۔ اصل گوشوارہ آمد مرتبہ شیخ نور احمد لال در کتاب آمد متعلقہ سنہ ۱۵ ۱۹ء

نمبر	آمد	رقم پونڈ	رقم شلنگ	رقم پنس	رقم پونڈ	رقم شلنگ	رقم پنس	کیفیت
۱	مرسلہ شیخ صاحب	۲۰۰	-	-	.	.	.	
۲	" "	۱۰۰	.	.	-	.	.	
۳	" "	۴۰	.	.	.	.	-	
۴	" "	۲۵۰	-	.	.	.	.	
۵	" مولوی صاحب ووکنگ میں جمع	۱۰۰	.	.	.	.	.	یہ سب رقوم آمد ہندوستان میں دکھلائی جا چکی ہیں یعنے آمد کے خانے کے پہلے
۶	" خواجہ صاحب از حیدرآباد	۵۴۰	.	.	.	.	.	
۷	" خواجہ صاحب	۳۰۰			۱۵۳۰	-	-	
۸	چندہ قرآن و قیمت	۲۱	۱۴	۸		.	.	
۹	کتب قدوائی صاحب	۲	۲	۶	.	.	-	
۱۰	چندہ لٹریچر اعانت اشاعت	۵۹	۰۱	.	.	.	.	
۱۱	مسجد ووکنگ بابت مرمت	۲۰	.	-	.	.	.	
۱۲	مسجد ووکنگ چندہ	۷	۷	۶	-	.	.	
۱۳	مسجد لندن بابت کرایہ	۱۷	۹	۶	.	.	-	
۱۴	مسجد لندن بابت قیمت اسباب	۱۷	۱۱	-	.	.	.	
۱۵	قیمت کتاب لارڈ صاحب	۱	۱۶	۱۰	.	.	.	
۱۶	مولوی شیر علی کو ارسال ہوا	.	۵	.	.	.	-	
۱۷	امانت بابت	۱	.	.	.	.	.	یہ رقم آمد کی نہیں انکا چیک دیکر بالمقابل چیک دیا گیا۔
۱۸	شیخ الٰہی صاحب تبادلہ	۳۵	.	-	.	.	.	
۱۹	عید از سرکار (عید الفطر)	۴	۱۸	.	.	-	.	
۲۰	چندہ عید	۲	۵	.	.	.	.	
۲۱	قیمت رسالہ مع کتب متعلقہ رسالہ	۵۵	۷	۵	-	-	.	یہ رقم بھی مشن سے تعلق نہیں رکھتی
۲۲	محمد الدین سوداگر سیالکوٹ	۵	۸	.	.	.	.	نقل مطابق اصل ہے۔
	میزان	۱۷۸۱	۶	۵	-	.	.	دستخط خواجہ کمال الدین

اسمیں رقوم الغایت ۷ و ۸ و ۱۸ و ۲۲ منہا کر دینی چاہئے یعنی ۸-۲-۱۵۹۲ باقی ۹-۶-۱۸۹ پونڈ یا آنہ روپیہ ۲۹۳۷-۱۳-
ہوتی ہیں جو رقوم شیخ صاحب نے یا بیٹے ہندوستان سے بھیجیں وہ ان رقوم میں سے ہیں جو ہندوستان میں وصول ہو کر شیخ صاحب کی کتب میں
جمع ہوئیں جو ہندوستان میں دکھلائی جا چکی ہیں +

دستخط ۔ کمال الدین

نقشہ ب

گوشوارہ خرچ سالانہ رسالہ اسلامک ریویو معہ لنگر خانہ وغیرہ ووکنگ مشن بابت سال ۱۹۱۵ء از جنوری ۱۹۱۵ء تا اخیر دسمبر ۱۹۱۵ء

نمبر	کھاتہ وار	رقم: پونڈ	شلنگ	پنس	کیفیت
۱	کھاتہ خوراک	۸۱	۱۴	۹	جنوری سے نصف جولائی تک بعدازاں ہر کس مولوی صاحب نور احمد و مصطفےٰ بیگ
۲	خرچ متفرق چھاپہ خانہ	۳	۱	۱½	
۳	بابت* چھپوائی رسالہ	۴۶۹	۹	۳	
۴	خرچ ڈاک سہ ماہ از لندن	۴۱	۱۲	۱۱	
۵	خرچ ڈاک ۹ ماہ سالہ دفتر وغیرہ	۱۱۳	۵	۴	دفتر کی خط و کتابت فی ماہ ایک پونڈ شامل ہے۔
۶	خرچ سٹیشنری دفتر	۴	۲	۸	
۷	لفافہ جات اخیر مئی تک	۱	۱۴	۳	
۸	ذاتی خرچ مولوی صاحب	۵	۸	۱½	دھلوائی پارچات وخرچ دوائی ہے۔
۹	ذاتی خرچ نور احمد	۴	۱۸	۱½	
۱۰	خرچ مسجد ووکنگ	۳۳	-	۱۰	روشنی بجلی مشین گرم۔ کوئلہ
۱۱	خرچ مکان میموریل ہوس	۴۴	۷	۷½	روشنی بجلی۔ پانی و سامان بستر و چارپائی و کمبل وغیرہ و برائے صفائی مکان
۱۲	اشاعت متفرق و تالیف قلوب	۴۶	۵	۶½	
۱۳	لنگر خانہ ...	۶۸	۱۰	۷½	
۱۴	متفرق کتب و اخبارات و سامان باغبانات	۱۳	۱۱	۱۱	
۱۵	تنخواہ باغبان ...	۲۵	۴	۱	
۱۶	بحیلے پارکنسن (بابت مضامین رسالہ)	۱۶	.	-	
۱۷	پروفیسر نور الدین سٹیفن "	۲	.	.	
۱۸	تنخواہ مصطفےٰ بیگ ملازم	۹	۱۵	.	
۱۹	محمد علی باورچی ..	۲۱	۴	۹	اسمیں ۹ پونڈ کرایہ ایلچی ہال ہے (یعنی واپسی از لندن)
۲۰	عرب صاحب ..	۱۷	۶	۸	
۲۱	مسٹر خالد شیلڈرک	۱۱	۱	۷	
۲۲	مسٹر نایٹ بابت بلاک عربی	۲۷	۱	۱	
۲۳	عیدین ...	۳۶	۸	۱۰	اسمیں قریباً بیس پونڈ سرکاری لگ گئے تھے جو دسمبر ۱۹۱۶ء میں وصول ہوئے متعلق عید الضحیٰ جو آمد سنہ ۱۹۱۶ء میں دکھلائی گئی
۲۴	کرسمس ...	۶	۷½	۴	
۲۵	خرچ مسجد لندن ...	۳۰	۱۴	۹	جون ۱۹۱۵ء تک خرچ جو اس نقشہ میں درج ہے وہ اس سال سے پہلے وصول ہو چکا ہے وہ کرایہ لنڈسی ہال کا تھا۔
	میزان	۱۱۳۳	۷	۲½	نقل مطابق اصل ہے دستخط خواجہ کمال الدین

یہ لفظ بلفظ نقل اس گوشوارہ کی ہے جو شیخ نور احمد بلال صاحب نے کتاب خرچ کے آخر اپنے ہاتھ سے نقل کیا خانہ کیفیت میں جو خطوط وحدانی میں لکھا ہے وہ میں نے بطور تشریح لکھا ہے۔

دستخط۔ خواجہ کمال الدین

*اسمیں ۲۲ پونڈ ۱۴ شلنگ ۱ پنس متعلق سال سنہ ۱۹۱۴ء اجرت طبع کتاب لارڈ ہیڈلے صاحب شامل ہیں۔

اس سال میں بچت ۶-۸-۳۱۸۹ روپیہ کی ہے +

سنہ ۱۹۱۶ء

اس سال کا حساب آمد و خرچ معہ فہرست آمد ماہوار و تفصیلات خرچ رسالہ اشاعت اسلام جنوری سنہ ۱۹۱۸ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کا خلاصہ آمد و خرچ وہاں سے لیکر ذیل میں نقل کرتا ہوں :-

نقشہ آمد و خرچ بابت سال سنہ ۱۹۱۶ء

آمد	پائی	آنہ	روپیہ
امداد مشن در انگلستان بروئے نقشہ (الف)	-	۱۰	۱۶۲۲۶
امداد مشن در ہندوستان بروئے نقشہ (ب)	۹	۹	۴۲۱۱
آمد رسالہ اسلامک ریویو در انگلستان معہ قیمت	۰	۲	۱۰۹۶
آمد " " در ہندوستان	۰	۳	۶۷۸۵
بغرض مفت تقسیم رسالہ و دیگر لٹریچر در ہند (ج)	-	-	۱۲۵۰
امداد خصوصی برائے مفت تقسیم رسالہ و امداد مشن	-	-	۶۰۰۰
از عالیجناب پرنس حمید اللہ خان صاحب بہادر بھوپال بابت مفت تقسیم رسالہ و دیگر لٹریچر بابت سال سنہ ۱۹۱۶ء	-	-	۶۰۰
سود خرچ از انجمن فرخ آباد	-	-	۵۵
قیمت کتاب ام الالسنہ دیگر لٹریچر و بک ڈپو	۹	۱	۳۵۳
میزان کُل	۶	۱۰	۲۱۹۷۷

خرچ	پائی	آنہ	روپیہ
تنخواہ ایڈیٹر و دیگر سٹاف و دیگر عملہ لاہور و ووکنگ بروئے نقشہ (د)	۰	۰	۶۳۷۳
اخراجات طبع اسلامک ریویو و محصول ڈاک در انگلستان (ہ)	۰	۰	۷۷۱۹
اخراجات لنگر خانہ و دیگر اخراجات ووکنگ (و)	۰	۱۲	۸۰۴۴
کرایہ جہاز تبدیلی عملہ ... (ز)	۰	۶	۲۵۸۷
اخراجات دورہ خواجہ صاحب در ہند و دیگر ایجنٹان (ح)	۰	۸	۶۳۵
تیاری پارچات عملہ جو ولایت کو گیا	۰	۸	۱۲۱
محصول ڈاک متعلقہ اسلامک ریویو وی-پی وغیرہ در ہند	۹	۷	۳۸۱
سٹیشنری معہ کاغذ رسید در ہند	۹	۱۲	۷۸
وصولی قوم بہ ڈاکخانہ جو غلطی سے ووکنگ فنڈ میں جمع ہوئیں جو دراصل ووکنگ فنڈ کی نہ تھیں	۰	۸	۸۳
قرضہ حسنہ	۹	۶	۶۰۰
قیمت اشیاء جو وقتاً فوقتاً ووکنگ کو ارسال ہوئیں مثلاً لحاف کمبل - پوستین	۰	۷	۱۲۲
متفرق در ہندوستان و انگلستان جس میں لاہور کے دفتر کی الماریاں بھی شامل ہیں -	۰	۱۵	۱۲۰
میزان کُل	۳	۱۱	۲۶۸۶۸

دستخط
خواجہ عبد الغنی سیکرٹری دفتر لاہور

دستخط
بلال نور احمد لق سابق محاسب ووکنگ
حال محاسب اسلامک ریویو دفتر لاہور

دستخط
ملک عبد القیوم محاسب
دفتر اسلامک ریویو و ووکنگ

اس سال میں کمی ۹ - ۰ - ۴۸۹۱ کی ہے۔

سنہ ۱۹۱۷ء

اس سال کی آمد و خرچ کا حساب مفصل رسالہ اشاعت اسلام دسمبر سنہ ۱۹۱۸ء میں شائع ہو چکا ہے جس کا خلاصہ میں وہاں سے ذیل میں درج کرتا ہوں :-

	تفصیل آمد سنہ ۱۹۱۷ء							میزان کل		
		پونڈ	شلنگ	پنس	روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی
امداد مشن	امداد مشن وصول شدہ در انگلستان	۵۶	۳	۲	۸۴۲	۶	-	-	-	-
	" " در ہندوستان بروئے نقشہ (۱)	-	-	-	۶۳۸۳	-	-	-	-	-
	امداد خصوصی از جائے معلومہ	-	-	-	۳۰۰۰	-	-	-	-	-
	مد کرایہ لنڈن مسلم ہوس از لنڈن ملک فنڈ بذریعہ اٹارنی آنریبل سید امیر علی صاحب	۱۱۵	-	-	۲۶۷۸	۹	-	-	-	-
	بابت فرنیچر لنڈن مسلم ہوس بذریعہ آنریبل سید امیر علی صاحب	۶۳	۱۱	۵				۱۲۹۰۳	۱۵	-
امداد بغرض مفت تقسیم لٹریچر	بغرض مفت تقسیم اسلامک ریویو از جائے خاص	-	-	-	۳۰۰۰	-	-	-	-	-
	" " وصول شدہ در انگلستان	۴۶	۹	۱۰	۶۹۷	۶	-	-	-	-
	" " در ہندوستان بروئے نقشہ (۲)	-	-	-	۲۳۲۵	-	-	-	-	-
	کتب خانہ در انگلستان ..	۱۵	۱۰	۱۱	۲۳۳	۳	-	-	-	-
	در امداد ترجمہ صحیح بخاری شریف	۱۷	۵	-	۲۵۸	۱۲	-	-	-	-
	امداد از رسالہ اشاعت اسلام	-	-	-	۳۵۰	-	-	۶۸۶۴	۵	-
	آمد بابت اسٹام	۳	-	-	۴۵	-	-	۴۵	-	-
	بغرض تقرر مبلغان	۳۳	۶	۸	۵۰۰	-	-	۵۰۰	-	-
	امداد متفرقہ بمد واپسی قرضہ حسنہ بروئے کھاتہ ہندوستان	-	-	-	۱۰۰	-	-	۱۰۰	-	-
	میزان کل ——							۲۰۳۱۲	۳	-

بابت آمد و خرچ اسلامک ریویو ملاحظہ ہو نقشہ (۱۲)

× اس کی تفصیل رسالہ اسلامک ریویو میں شائع ہوگی + ۲۰؍ اس سال نصف فروری تک نماز گاہ لنڈن میں بمقام بدفورڈ ہوتی رہی جہاں کا کرایہ بھی لنڈن ملک فنڈ سے آیا وہ اس رقم میں شامل نہیں۔ یہ کرایہ کچھ ایام فروری اور اخیر دسمبر سنہ ۱۹۱۷ء تک کا ہے +

دستخط	دستخط	دستخط
خواجہ عبد الغنی محاسب دفتر لاہور	بلال شیخ نور احمد محاسب ووکنگ حال محاسب دفتر اسلامک ریویو لاہور	ملک عبد القیوم بی اے محاسب دفتر اسلامک ریویو ووکنگ (انگلستان)

تفصیل اخراجات سنہ ۱۹۱۷ء

	روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی
مستقل خرچ (نقشہ ۳)	۵۲۴	۳	۰	۰	۰	۰
تنخواہ عملہ در انگلستان بروئے نقشہ (۴)	۱۹۱۹	۹	۰	۰	۰	۰
کرایہ ریل و ٹیوب " (۵)	۳۱۵	۱۲	۰	۰	۰	۰
دیگر اخراجات مشن " (۶)	۳۲۲	۱۳	-	۰	-	-
خرچ متعلق مشن در ہندوستان " (۷)	۱۱۷۷	۰	۶	۰	۰	-
اخراجات لندن مسلم ہوس بلا کرایہ " (۸)	۱۰۰۴	۴	-	۰	۰	۰
کرایہ لندن مسلم ہوس و فرنیچر لیکچر روم و نماز گاہ	۲۶۷۸	۹	-	۰	۰	۰
اخراجات نماز گاہ پیش از گرفتن مسلم ہوس نقشہ (۹)	۶۴	۱۳	۶	۰	۰	-
مسجد ووکنگ نقشہ (۱۰)	۲۰۰	۱۰	-	۸۲۰۷	۹	۰
اخراجات تقسیم مسلم لٹریچر و اسلامک ریویو بلاقیمت نقشہ (۱۱)	۵۰۱۹	۳	-	۵۰۱۹	۳	۰
تالیف قلوب	۱۷۲	۳	-	۱۷۲	۳	-
قرض حسنہ	۲۲۵	-	-	۲۲۵	-	۰
عیدین و کرسمس	۶۰۸	۳	۶	۶۰۸	۳	۶
مہمان خانہ* لندن و ووکنگ	۴۰۵	۰	۰	۴۰۵	۰	-
میزان کُل	۰	۰	-	۱۴۶۳۷	۲	۶

دستخط - ملک عبد القیوم بی اے - مورخہ ۲۸ اگست سنہ ۱۹۱۸ء

محاسب دفتر ووکنگ (انگلستان)

* یہ دراصل خرچ مہمانوں کا نہیں۔ مہمانوں کی تعداد سال زیر حساب میں اگر فی وقت ایک مہمان رکھا جائے تو ڈھائی ہزار سے اوپر ہے جیسے کہ مفصل رپورٹ سے نظر آئیگا یعنی اوسطاً ماہواری تعداد مہمانوں کی ۲۲۰ کے لگ بھگ تھی - حالانکہ خرچ جو اوپر دکھلایا گیا ہے وہ صرف سالانہ ستائیس پونڈ یعنی سوا دو پونڈ ماہوار ہے بقیہ کُل خرچ کارندگان مشن نے امسال اپنے ذمہ ڈال لیا +

اس سال میں بچت ۱۰-۱۳-۵۵۷۴ روپیہ کی ہے ۰

سنہ ۱۹۱۸ء

یہ سال اور ایسے ہی سال آئندہ آمد کے مقابل اخراجات کی زیر باری میں زیادہ رہا - آمد کی کمی کا بڑا موجب میری بیماری تھی - اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ء میں مجھے طبی مشورہ کے ماتحت حکماً ووکنگ چھوڑنا پڑا - میرے لئے یہ ضروری سمجھا گیا - کہ اپنے کاروبار کی جگہ سے بالکل الگ ہوں - دفتر ووکنگ کو اخویم شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی اور ملک عبد القیوم صاحب بی اے کے ہاتھ میں چھوڑ کر میں نے ووکنگ کو خیرباد کہا - اور اپریل سنہ ۱۹۱۹ء تک جس وقت میں ہندوستان کو روانہ ہؤا مشن کے کام کے یہی دو دوست کفیل رہے - میں تہ دل سے ان کا مشکور ہوں خصوصاً شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی جن کی بے نفس خدمات نے بہ تعلق ووکنگ مسلم کمیونٹی کو ممنون احسان کیا ہؤا ہے - مجھے صدق دل سے اعتراف ہے - کہ اگر شیخ صاحب موصوف ایسے وقت وہاں نہ ہوتے - تو مشن کا سنبھالنا نہایت مشکل ہوتا - خصوصاً جبکہ مولوی صدر الدین صاحب اور دیگر کارکنان مشن کو اس وقت جہاز میں جگہ ہی نہ ملتی تھی اس ضمن میں ملک عبد القیوم صاحب کا ایک اور وجہ سے شکریہ ادا کرتا ہوں - مرض نیورتیں تھینیا جس میں میں مبتلا تھا مریض میں غصہ جوش - چڑچڑا پن پیدا کر دیا کرتی ہے - میں بھی ان کمزوریوں سے بچ نہ سکا - جو بعض وقت ناقابل برداشت ہو جاتی تھیں - لیکن ملک صاحب نے ان ایام ابتلا میں میرے ساتھ شرافت سے ہی گذارا کیا - خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے ؏

بہرحال اجرائے ریویو اور تبلیغی کام تو ان دو صاحبوں کی طفیل چلتا رہا لیکن آمد میں لازماً کمی ہوتی گئی - جولائی سنہ ۱۹۱۹ء میں مولوی صدر الدین صاحب معہ عملہ پہنچے - انہیں بھی کئی ماہ بہت سی کمیوں کو پورا کرنے میں خرچ کرنے پڑے - آمد کا تو یہ حال ہؤا - ادھر گرانی نے ہر امر میں اخراجات بڑھا دیئے - کاغذ - طبع رسالہ اور ایسے ہی دوسرے اخراجات دُگنے تگنے ہو گئے - تو بھی سنہ ۱۹۱۸ء میں چونکہ ہندوستان

کا عملہ برابر کام کرتا رہا۔ اور انگلستان میں اس سال تقریبًا سات آٹھ ماہ تو میں صحت میں ہی رہا۔ اسلئے اس سال تو کچھ بچت ہو گئی لیکن سال ۱۹۱۹ء میں علاوہ وجوہات بالا کے دو بڑے اخراجات آن پڑے۔ تقریبًا ساٹھ پونڈ میرا کرایہ۔ جہاز و ریلوے وغیرہ و دیگر اخراجات سفر از انگلستان تا لاہور تھے بالمقابل مولوی صدرالدین صاحب۔ اور ان کا عملہ یعنی مولوی عبداللہ خان صاحب منشی دوست محمد صاحب۔ گنگو باورچی۔ ان سب کا کرایہ جہاز و ریلوے و دیگر اخراجات متعلقہ میں مبلغ ۹ - ۵ - ۳۳۳۲ روپیہ خرچ ہوا علاوہ ازیں اس نئے عملہ کی تنخواہ کا اضافہ صرف ۵۹۸۱ ا روپیہ کے ہوا۔ اسلئے اس سال میں بہت سی کمی واقع ہوئی +

سال ۱۹۱۸ء میں رسالے کا جو خرچ آمد سے انگلستان میں زیادہ نظر آتا ہے اس میں ایک رقم مسلم ہوس کے فرنیچر کی ۰ — ۰ — ۵۰۱ پونڈ کے قریب ہے۔ اور ایسا ہی ۰ — ۰ — ۵۴ پونڈ کے قریب سال ۱۹۱۷ء میں اس فرنیچر پر خرچ ہوا۔ یہ بھی در اصل موجود ہے۔ لندن مسلم ہوس میں ہر قسم کے وضیع و شریف لوگ آتے ہیں جنمیں بعض اعلےٰ طبقے کے بھی لوگ ہوتے ہیں۔ وہ عام طور پر جلسوں میں کم شریک ہوتے ہیں لیکن پرائیویٹ طور پر ان سے میری ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ انہیں ملاقاتوں کا نتیجہ بعض صورتوں میں قبولیت اسلام ہوا ہے۔ ان حالات میں ضروری تھا۔ کہ ہمارے لندن ہوس کے ڈرائنگ روم (ملاقاتی کمرہ) میں اعلیٰ قسم کا فرنیچر ہو لیکن چونکہ اس کو ایک حد تک میری ذات سے تعلق تھا۔ اسلئے میں نے اسے مشن کے خرچ میں نہیں ڈالا۔ بلکہ اُسے خرچ رسالہ میں ڈال دیا جس سے میرا ذاتی تعلق ہے۔ میں نے اگرچہ حسب سابق آئندہ کے لئے الگ کیا ہے۔ میں اس فرنیچر کے متعلق بھی یہی فیصلہ کرتا ہوں۔ میں اس فرنیچر کو اپنی زندگی میں بطور مالک استعمال کرونگا لیکن اس کے بیچنے کا مجھے حق حاصل نہ ہوگا البتہ میرے بعد اس فرنیچر کی ملکیت بشیر فنڈ کے متعلق ہوگی۔ میرے ورثا کو اس سے تعلق نہ ہوگا۔ اس فرنیچر کے علاوہ کوئی

شی ملکیت رسالہ اشاعت کے پاس رہے

سات آٹھ سو روپیہ کا فرنیچر کشمیر کا جس کا خرچ میں نے اپنی جیب سے کیا ہے اس کو کسی خرچ مشن یا رسالہ میں نہیں ڈالا گیا۔ اس کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ اس فرنیچر میں اس کمرہ کا فرنیچر شامل نہیں جو مسلم ہوس میں کمرہ مسجد و لیکچر ہال ہے یعنے کرسیاں اور فرش یہ اسباب کچھ تو لندن موسک کمیٹی نے ہمیں خرید کر دیا۔ اور کچھ مشن کی آمد سے خریدا گیا۔ اس فرنیچر کے علاوہ جو میں نے ریویو کی آمد کی سے خریدا ہے ووکنگ کے مکان میں جس قدر فرنیچر ہو اس کا بہت سا حصہ میں نے اپنی جیب سے سنہ ۱۹۱۴ء میں خریدا تھا۔ اس کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ البتہ وہ میرے بعد مشن کی جائداد سمجھی جائے وہ میری زندگی میں اسی مشن اور میرے استعمال میں رہیگا +

اب میں سال سنہ ۱۹۱۸ء و سنہ ۱۹۱۹ء کی کمی بیشی کا ذکر کرتا ہوں۔ ان دو سالوں کے نقشجات آمد و خرچ اور انکی تفصیلات معہ اسموار تفصیل آمد ہندوستان اس رپورٹ کے اخیر میں درج کرتا ہوں۔ جس کے ملاحظہ سے معلوم ہو گا۔ کہ سال سنہ ۱۹۱۸ء میں لاہور کے دفتر میں ۵ ـ ۵ ـ ۹۴۷۵ روپیہ کی بچت ہوئی۔ اور دفتر ووکنگ میں پنس ۴ ـ شلنگ ۱۱ ـ پونڈ ۳۷ یا سکہ ہندی ۰ ـ ۷ ـ ۳ ـ ۲۶۰ کی کمی ہوئی۔ اسکو بچت سے منہا کر کے سنہ ۱۹۱۸ء کی بچت ۵ پائی ـ ۱۴ آنہ ـ ۳۱۴۵ روپیہ ہوئی سنہ ۱۹۱۹ء میں دفتر ووکنگ میں پنس ۸ شلنگ ۰ پونڈ ۲۱ یا سکہ ہندی ۰ ـ ۶ ـ ۳۱۵ اور دفتر ہندوستان میں ۲ ـ ۱۳ ـ ۳۰۰۵ کی کمی ہوئی۔ اس طرح کُل کمی ۲ ـ ۳ ـ ۳۳۲۱ ہوئی۔ ان چھ سالہ بچتوں اور کمیوں کو بالمقابل رکھ کر حساب کی صورت حسب ذیل ہے :-

سال	بچت (روپیہ ـ آنہ ـ پائی)	کمی (روپیہ ـ آنہ ـ پائی)
سنہ ۱۹۱۴ء	۷۱۹۴*	۰ ـ ۰ ـ ۰
سنہ ۱۹۱۵ء	۳۱۸۹ ـ ۸ ـ ۶	۴۸۹۱ ـ ۰ ـ ۹
سنہ ۱۹۱۶ء	۰ ـ ۰ ـ ۰	۰ ـ ۰ ـ ۰
سنہ ۱۹۱۷ء	۵۵۷۴ ـ ۱۳ ـ ۱۰	۰ ـ ۰ ـ ۰
سنہ ۱۹۱۸ء	۳۱۴۵ ـ ۱۴ ـ ۵	۰ ـ ۰ ـ ۰
سنہ ۱۹۱۹ء	۰ ـ ۰ ـ ۰	۳۳۲۱ ـ ۳ ـ ۲
	۱۹۰۷۴ ـ ۱۵ ـ ۹	۸۲۱۲ ـ ۳ ـ ۱۱
فاصلہ		۱۰۸۶۱ ـ ۱۱ ـ ۱۰

* فٹ نوٹ۔ اس رقم میں سرکار بھوپال کا عطیہ دو صد پونڈ بغرض تعمیر سلطانہ ہال شامل ہے +

اِس طرح ابتداے ۱۹۱۴ء سے لے کر تاریخ حوالگی انتظام پر میرے پاس ۱۰ - ۱۱ - ۱۴۸۶۱ کی بچت رہتی ہے۔ میں نے حسب ذیل ادائیگیں منتظمہ کمیٹی کو کیں :-

	پونڈ - شلنگ - پنس		روپیہ - آنہ - پائی
در انگلستان نقد	۴۴۰ - ۴ - ۱	بسکہ ہندی	۶۶۰۳ - ۱ - ۰
در انگلستان کاغذ باقیماندہ	۱۵۰ - ۰ - ۰	” ”	۲۲۵۰ - ۰ - ۰
در ہندوستان	۰ - ۰ - ۰		۲۵۰۰ - ۰ - ۰
میزان			۱۱۳۵۳ - ۱ - ۰

جیسے میں نے اوپر لکھا ہے جسقدر آمدنی ہندوستان میں ہوئی اُنکی اسموار تفصیل ہمنے رپوٹوں میں شائع کردی ہے انگلستان کی آمد کی تفصیل بھی اسموار انشاء اللہ العزیز انگلستان جاکر میں شائع کردونگا۔ اب میری معاونین مشن سے یہ التجا ہے کہ جن جن بزرگوں نے مشن کو امداد دی ہے وہ جس سال کی رپورٹ چاہیں دفتر رسالہ اشاعت اسلام لاہور عزیز منزل سے طلب فرماکر اپنے نام نامی کو رپورٹ طبع شدہ میں دیکھ لیں جہاں ایک آنہ سے لے کر کئی ہزار تک کی رقوم جو ہمیں وصول ہوئی ہیں درج کردیگئی ہیں۔ اور اگر کسی غلطی سے ان کا نام رہگیا ہو تو وہ مجھے اطلاع بخشیں میں اس وقت حیات مستعار میں ہوں میں نہیں چاہتا کہ اپنے نام پر کسی ذمہ واری کو یہاں سے لے کر جاؤں۔ اگرچہ اس مشن کی آمد جو تیس چالیس ہزار روپیہ سالانہ کے لگ بھگ رہی ہو وہ ایک کامیاب وکالت کے مقابل لاشئے ہے جیسے کہ میں نے اوپر لکھا ہے خصوصاً جب اس آمد کے مقابل ایسے اخراجات جو تفصلات چاہتے ہوں وہ ہر سال میں دو تین ہزار روپیہ سے زیادہ نہ ہونگے۔ باقی اخراجات بالکل موٹے موٹے ہیں تو بھی یہ محض خدا کا فضل ہے۔ کہ اس نے روپے کے معاملے میں میرے

ہاتھ کو میلا نہ ہونے دیا۔ انسان بہت ہی عاجز ہے۔ اگر اس کا دل خراب نہ ہو تو لاکھوں پر نہیں ہوتا۔ اور اگر قدم پھسلنے لگے تو چھ دام پر ایک انسان بے ایمان ہوجاتا ہے۔ اسلئے میں تو یہی کہونگا کہ محض اس کے فضل و کرم سے ہی خدا تعالےٰ نے اسمعاملے میں مجھے استقامت بخشی۔ اگر کوئی خدا تعالیٰ کے علم میں مجھ سے کوئی فروگذاشت ہوئی ہے جس کا مجھے علم نہیں۔ اور نہ میرے ارادہ اور نیت سے اس کو تعلق ہے اس کے لئے خدا تعالےٰ کی جناب میں میں مغفرت کا طلبگار ہوں اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ آج میں مالی ذمہ واری سے عہدہ بر آ ہوگیا ہوں۔ مشن کی مالی حالت خواہ کچھ ہی ہو۔ لیکن اسکی اہمیت بفضلہ اس حد تک پہنچگئی ہے۔ اس کے مالی اور دیگر انتظامات ایک سے زیادہ بہت سے ہاتھوں میں ہوں جس صورت میں سالانہ آمد و خرچ کی رپورٹ عام طور پر شائع کرنیکی بھی ضرورت نہ ہو۔ ایسی رپورٹوں کے شائع کرنے میں بعض وقت مشن کی حیثیت میں فرق آجاتا ہے۔ مثلاً۔ جب میں نے جنوری ۱۹۱۸ء میں سال ۱۹۱۵ و ۱۶ و ۱۷ء کی مالی رپورٹ لکھی۔ اور یہ امر ہم سے مخفی نہیں کہ ہماری ان رپوٹوں کو عیسائی مشن بڑی تلاش سے حاصل کرکے ہمارے مشن کے حالات پر نہایت فکر سے غور کرتے رہتے ہیں چنانچہ امریکن پرسبیٹرین مشن کے پادری ریورنڈ والٹر نے اس رپورٹ کو لیا۔ اور اپنی کتاب میں جہاں اس مشن کی حیرتناک ترقی و سرگرمی کا اعتراف کیا۔ وہاں یہ بھی خوشی ظاہر کی کہ اس مسلم مشن کا عملی وجود دنیا میں کوئی نہیں۔ اور یہ صرف چند دن کا مہمان ہے بات یہ ہے کہ اس رپورٹ میں میں نے یہ دکھلایا تھا کہ ۱۹۱۵ء کی بچت نے ۱۹۱۶ء کے نقصان کو پورا کیا۔ اور ۱۹۱۷ء کے اخیر میں تخمیناً پانچہزار چند صد کی بچت تھی عیسائی مشن کے کسی ممبر کو یہ کب سمجھ آسکتا ہے کہ انگلستان میں کوئی مشن پچیس تیس ہزار سالانہ کی آمد پر چل سکتا ہے۔ یہ اس کا خیال صحیح تھا۔ اسلئے جہاں ایک طرف اس نے ہمارے مشن کو اور اس کے کارکنوں کو اپنے مذہب کا ایک خطرناک سے خطرناک دشمن اپنی کتاب میں قرار دیا۔ وہاں اس نے اپنے دل کو بھی طفل تسلی دی کہ جو مشن اپنی بچت

میں صرف پانچہزار روپیہ دکھایا ہے۔ وہ اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمے ماند کا مصداق ہے۔ یہ پادری ۱۹۱۶ء میں ہمراہی موجودہ پرنسپل فورمن کالج لاہور مجھے ملنے آیا اور میری گفتگو سے اُسے اور بھی یقین ہوگیا۔ کہ اس کا خطرہ ہماری طرف سے غلط نہ تھا۔ چنانچہ اس ملاقات کا بھی ذکر اغلباً اس نے اپنی کتاب میں کیا ہے جہاں وہ مجھے ریشنلسٹ قرار دیتا ہے۔ خدا کی شان ہے کہ وہ تو دُنیا سے نابود ہوگیا لیکن مشن اس وقت تک زندہ موجود ہے۔ اور اسکی اہمیت اور اسکی سرگرمی اسکی موت کے بعد اسقدر بڑھ گئی ہے۔ کہ خود بعض امریکن مشنوں میں جیسے کہ مسلم ورلڈ کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے۔ اور ایسے ہی انگلستان کے مقتدر سرکلوں میں اسکی حیثیت کو مضبوط مانا گیا ہے۔ اس نادان نے یہ نہیں سمجھا۔ کہ یہ مشن روپے سے نہیں چلتا بلکہ کارکنوں کی جانفروش قربانی اور ایثار سے چل رہا ہے۔ اور آج ہمارے پاس اس کے ریزرو فنڈ میں ایک لاکھ کے قریب روپیہ بھی جمع ہے جس کی تفصیل میں رسالہ اشاعت اسلام کے کسی آئندہ نمبر میں دونگا۔ لیکن میں اپنے مسلمان بھائیوں کو ریورنڈ والر آنجہانی کے ان فکرات کی طرف ہی متوجہ کرتا ہوں جس میں اس نے اس مشن کو چند دن کا مہمان قرار دیا تھا۔ واقعی اس مشن کی زندگی معرض خطر میں ہی ہے جس کی مالی حالت یہ ہو تیس چالیس ہزار روپیہ کی سالانہ آمدنی ایسے کاموں میں کیا حقیقت رکھتی ہے۔ دوسری طرف یہ امر بھی ظاہر ہے۔ کہ ہر وقت ایثار و قربانی کرنیوالے لوگ پیدا نہیں ہوا کرتے خصوصاً مالی حیثیت سے اس ادبار قومی کے زمانے میں ہم کارکنان مشن ہی کہاں تک امید ایثار کر سکتے ہیں۔ میرے حالات تو خدا نے خاص نہج پہ واقع کر دیئے ہیں۔ اور محض اُن کے فضل سے میں اس قابل ہوں کہ نہ صرف مشن پر اپنا ذاتی بوجھ ہی ڈالوں اور اپنی وجہ کفاف کو بحیثیت ایڈیٹر رسالہ کچھ تنخواہ پر اور کچھ ریاستی منصب پر ڈالکر رسالے کی آمدنی کو بھی چھوڑ دوں گو وہ میری ذاتی ملکیت ہے لیکن دوسرے کارکنان مشن کو اگر موجودہ اخراجات کے لحاظ سے محض قوت لایموت ہی دیا جائے تو بھی دوسرے اخراجات مشن کو ملا کر تیس چالیس ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی

کچھ شے نہیں اسی اسلامک ریویو کو دیکھا جائے جس آب و تاب سے چھپتا ہے وہ ظاہر ہے لیکن آجکل کے اخراجات طبع و کاغذ و محصول ڈاک کے لحاظ سے اسکی قیمت دس شلنگ سالانہ اس قدر تھوڑی ہو کہ مجھے بعض وقت اس رسالے کے چلنے کا بھی فکر ہو جاتا ہے اسلئے میں مسلم بھائیوں کی خدمت میں بڑے ادب اور زور سے عرض کرتا ہوں کہ وہ اپنے اس فرض اولین کو دیکھیں۔ وہ اشاعت اسلام کے مسئلہ کو قرآن اور حدیث پر عرض کریں۔ وہ دیکھ لیں کہ خدا اور اس کے رسول نے اعلاء کلمۃ اللہ پر کس قدر زور دیا ہے۔ خدا کی کتاب میں مسلمانوں کو حکم ہے کہ ان میں سے ایک جماعت ہمیشہ اس کام کو کرے۔ ولتکن منکم یدعون الی الخیر۔ یعنے تم میں سے ہمیشہ دعوت اسلام کیلئے ایک جماعت موجود ہے۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ آج واقعات حاضرہ نے ہمیں اسطرف سے بیفکر کر رکھا ہے۔ خدا عالم الغیب ہمارے مصائب موجودہ سے ناواقف نہیں تھا مخبر صادق نے موجودہ مصائب کے متعلق پیشگوئیاں کی ہیں۔ جو ہمارے دشمن ہمارے متعلق کہ رہے ہیں کہ ہم دنیا میں بحیثیت قوم چند دن کے مہمان ہیں۔ یہ سب کا سب حدیثوں میں بطور اخبار آیندہ آ چکا ہے لیکن ان کے ساتھ اسلام کی فتحمندی اور اس کے غالب آ جانے کا بھی ذکر ہے۔ لیکن اس خوشخبری کے پورا ہونے کو کسی تلوار زنی یا کسی پولیٹیکل سرگرمی سے وابستہ نہیں کیا۔ بلکہ اسے محض تبلیغ اسلام پر منحصر رکھا ہے مغرب میں اسلام کا پھیل جانا بھی انہی وقتوں میں حدیث میں آیا ہے لیکن پیشینگوں کے معاملے میں سنت اللہ اسی طرح واقع ہوئی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی نصرت کے وعدے انسانوں کی کوششوں سے ہی پورے ہوا کرتے ہیں قرآن نے اس امر کی تصریح کیلئے جناب موسیٰ کی جماعت اور آنحضرت صلعم کے صحابہؓ کا ایک جگہ ذکر کیا ہے۔ جناب موسیٰ کو بھی اور آنحضرت صلعم کو بھی نصرت کا وعدہ دیا گیا ہے لیکن جہاں جناب موسیٰ کے ساتھی انہیں اذھب انت وربک کہتے ہیں یعنے اے موسیٰ تو اور تیرا خدا جا ہم تو اب تیرے ساتھ نہیں جائیں گے۔ وہاں صحابہؓ کرام جیسے کہ قرآن میں ذکر ہے جناب رسالت مآب کیخدمت میں عرض کرتے ہیں کہ ہم تیرے

آگے تیرے پیچھے تیرے دائیں تیرے بائیں ہو کر تیری راہ میں جانوں کو قربان کر دینگے ہم اصحاب موسیٰ کی طرح اذھب انت وربك نہیں کہیں گے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے کہ وعدہ الہٰی تو جناب موسیٰ کی زندگی میں پورا نہیں ہوتا۔ وہ خود بھی فوت ہو جاتے ہیں اور ان کے ہمراہی بھی عرب کی ایک وادی میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ انہیں سے صرف دو آدمی بچتے ہیں۔ جن میں سے ایک جناب یوشع جن کے ہاتھ پر نصرت الٰہی کا وعدہ پورا ہوا۔ اور وہ ارض موعود یعنے بیت المقدس کے مالک ہوئے بالمقابل وعدہ نبوی کس شان و شکوہ سے پورا ہوا۔ حق تو یہ ہے کہ دنیا میں اگر کوئی نبی کامیاب ہوا تو صرف ذات پاک محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ اب یہ دو واقعات قرآن نے اسی لئے ذکر کئے۔ کہ امت محمدیہ کیلئے سبق ہو۔ خدا کے وعدے تو برحق ہوتے ہیں لیکن وہ پورا اسی وقت کرتا ہے جب انسان کوشش کرتا ہے۔

برادران اسلام! اللہ میری ان عرضداشتوں پر غور کرو۔ جب تمہاری پیشگوئی شدہ مصیبت پیدا ہو گئی ہے تو یقیناً ہماری نصرت بھی پیدا ہو گی لیکن یہ نصرت اعلائے کلمۃ اللہ سے وابستہ ہے۔ یہ میں نہیں کہتا خود حدیثوں میں یونہی وارد ہے۔ پھر کیا ہمیں ان حدیثوں پر ایمان نہیں۔ پھر میں عرض کرتا ہوں کہ اے بندھو تم کیا کر رہے ہو۔ کیوں ان حدیثوں پر غور نہیں کرتے۔ آپ اس مسلم مشن کی کامیابی پر غور کریں۔ کیا ایک بے حیثیت سے بے حیثیت ہماری کوشش پر بہتر سے بہتر ثمرات خدا تعالےٰ نے مرتب نہیں کر دیئے۔ سوچو اور خدارا سوچو۔ اگر یہ کوششیں صرف دس گنا اور بڑھ جائیں تو کیا کچھ نتیجے مرتب ہو سکتے ہیں۔ تمہاری یہ لاپرواہی بالکل حق بجانب ہوتی۔ اگر ہم اپنی کوششوں میں آج تک ناکام رہتے۔ میں تو یہی کہونگا۔ کہ اگر ہماری کامیابی موجودہ کامیابی سے دس گنا کم بھی ہوتی۔ تو بھی آپ خدا کا شکر ادا کرتے اور تن من دھن سے ہمارے ساتھ ہو جاتے۔ لیکن خدا نے تو بے انداز فضل کئے ہیں۔ اس کے شکر میں ہماری کوشش بہت بڑھ جانی چاہئیں۔ کیا قرآن میں

و ان شکرتم لازیدنکم نعمتی نہیں آیا یعنی اگر تم موجودہ فضلوں پر شکرگذار ہوگے تو خدا کا فضل اور نعمت اور بھی بڑھ جائیگا - ہونٹوں پر کلمات شکر کا آجانا خدا کے نزدیک کوئی وقعت نہیں رکھتا - اسکی جناب میں انسان کا شکر عمل کے ذریعے ظاہر ہونا چاہیئے - اخیر میں میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہم چند مٹھی بھر آدمی آپ کی خدمت کو حاضر ہیں ہم قلم وزبان کے ساتھ اپنی جان تک لڑانے کو حاضر ہیں - دوسروں کے مقابل کلمہ حق کے اظہار میں ہمیں ذرہ بھر بھی کسی کا خوف نہیں ہمیں تبلیغ حق کی خدا تعالے نے جرات بخشی - اس نے فضل نے ہم میں ایثار کا مادہ کم و بیش پیدا کردیا وطن مال دولت - جاہ کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں - یہ ہی خدا کا احسان ہے - کہ ہمارے اس عملی نمونہ نے نوتعلیمیافتوں میں تبلیغ کا جوش پیدا کردیا - اس وقت درجن کے قریب مسلم گریجوائیٹوں کے خطوط میرے پاس آچکے ہیں - جو میرے ہمراہ تبلیغ اسلام کیلئے دنیا کے کسی حصہ میں جانے کو تیار ہیں لیکن مشن کے موجودہ ذرائع آمد تو اس کے موجودہ عملے کے ہی متکفل نہیں ہیں حیران ہوں - کہ ان خدمات کے پیش کرنیوالوں کو کیا جواب دوں - کیا میری یہ آواز ایک جنگل کی گونج ہوگی یا مسلم بھائی مجھے اس قابل کردیں گے کہ میں ان زندگی کو قربان کرنیوالوں کی خواہشات کو پورا کرسکوں اور ان سب کے ساتھ ملکر مسلمانوں کے فرض اولین کو ادا کردوں - وما علینا الا البلاغ المبین +

خادم

خواجہ کمال الدین مسلم مشنری

۱۶ جون ۱۹۱۶ء

گوشوارہ آمد و خرچ بابت سال سنہ ۱۹۱۸ء

تفصیل آمد

	تفصیل آمد	رقم در انگلستان: پنس	شلنگ	پونڈ	رقم در ہندوستان: پائی	آنہ	روپیہ
آمد مشن	امداد مشن	۱۰	۱۱	۲۵۰	بروئے نقشہ نمبر ۱		
	امداد خاص از جائے معلومہ (۳۰۰۰)	۸	۱	۳۱۷	۱۱	۱	۳۱۱۹
	از کمیٹی مسجد ووکنگ بابت اخراجات مسجد	۰	۰	۶۷			
میزان مشن		۶	۱۳	۵۳۴	۱۱	۱	۳۱۱۹
رسالہ اسلامک ریویو	قیمت رسالہ	۴	۹	۱۲۴	بروئے نقشہ نمبر ۲		
	بمد مفت تقسیم	۶	۱۴	۱۸۷	۶	۰	۷۹۳۰
	امداد خاص بمد مفت تقسیم رسالہ از جائے معلومہ (۳۰۰۰)	۸	۱	۲۱۷			
	قیمت کتب	۱۱	۳	۵۴			
میزان اسلامک ریویو		۵	۹	۵۸۳	۶	-	۷۹۳۰
	بغرض ترجمہ بخاری شریف	۴	۲	۶۱	امداد از رسالہ اشاعت اسلام -	۷	۳۴۲
		۴	۲	۶۱		۷	۳۴۲
میزان کل آمد		۳	۵	۱۱۷۹	۵	۹	۱۱۳۹۱

تفصیل خرچ سال سنہ ۱۹۱۸ء

	تفصیل خرچ	پنس	شلنگ	پونڈ	پائی	آنہ	روپیہ
مشن	عملہ بروئے نقشہ نمبر ۳	۴	۱۴	۱۹۸	بروئے نقشہ ۹		
	خوراک مہمانان بروئے نقشہ نمبر ۴	۱۱	۹	۳۵			
	خرچ دیگر بروئے نقشہ نمبر ۵	۱۱½	۱۳	۲۳۸	۶	۰	۶۵۰
	خرچ مسجد بروئے نقشہ نمبر ۶	۰	۱۳	۴۷	۰	۰	۰
میزان مشن		۲½	۱۱	۵۳۰	۶	۰	۶۵۰
اسلامک ریویو	خرچ رسالہ بروئے نقشہ نمبر ۷	۵	۹	۶۱۶	بروئے نقشہ نمبر ۱۰ — ۶	۳	۴۹۹۲
		۵	۹	۶۱۶	۶	۳	۴۹۹۲
مسلم ہوس	مسلم ہوس[۱] بروئے نقشہ نمبر ۸	۰	۰	۲۱۶	۰	۰	۰
		۰	۰	۲۱۶	-	-	۰
		۷½	۱۰	۱۳۶۴	۰	۴	۵۶۴۲

۱؎ مسلم ہوس لندن کا خرچ ووکنگ کے رجسٹر میں سے لیا ہے لیکن اس سے در اصل زیادہ خرچ ہے۔ جو میں نے اپنی جیب سے خرچ کیا ہے

نقشہ (۱) امداد عامہ اغراض مشن وصول شدہ در ہندوستان

اسمائے معطی صاحبان	روپیہ	آنہ	پائی
جناب احمد حسین نور ہٹ۔ گیا	۳۰	۰	۰
″ شیخ خدا بخش صاحب مردان	۵	-	۰
″ صوبیدار ٹیکہ خانصاحب عراق عرب	۱۰۰	۰	۰
″ میاں اللہ دتا صاحب ″ ۲/			
″ محمد یسین ″ ″ ″ عہ/			
″ محمد بخش ماسٹر ″ ″ عہ/			
″ خواجہ محمد اسحٰق ″ ″ عہ/	۵	۱۰	۰
″ عبدالرحیم ″ ″ عہ			
″ خدا بخش ″ ″ ۸/			
″ غلام قادر ″ ″ ″ عہ/			
″ منہاج الدین صاحب بوڑالوالہ	۵	۰	۰
معرفت جناب پیر محمد صاحب نینی تال			
جناب شیخ غفور صاحب کلکتہ عہ/			
″ جمعدار بوستادہ خانصاحب ″ عہ/			
″ محمد حسین صاحب ″ عہ/			
″ فضل الٰہی صاحب ″ ۸/			
″ الطاف حسین ″ ″ ۲/			
″ غلام محمد صاحب ″ ۴/			
″ محمد داؤد صاحب ″ ۲/			
″ حوالدار سعید احمد ″ ″ عہ/	۱۵	۰	۰
″ صوبیدار پہلوان خانصاحب ″ عہ/			
″ میاں عبداللہ صاحب / معرفت میاں عبدالمجید صاحب ″ } عہ/			
جناب میاں لعل محمد صاحب ... عمہ/			
″ محمد یوسف صاحب ″ عہ/			
″ عبدالشکور ″ رنگون عہ/			
″ حاجی محمد خانصاحب ″ عمہ			
″ عبدالرحیم صاحب ″ عہ/			
″ نور جہان بیگم صاحبہ بوڑالوالہ	۱۰		

اسمائے معطی صاحبان	روپیہ	آنہ	پائی
جناب منہاج الدین صاحب بوڑالوالہ	۵	۰	۰
″ میر حسن صاحب میل کنٹر ٹھکور	۲۰	۰	۰
″ شیخ خدا بخش صاحب مردان	۵	۰	-
″ معرفت جناب پیر محمد صاحب نینی تال			
″ میاں محمد اسمٰعیل صاحب مدراس عما/			
″ فضل الٰہی صاحب ″ عہ/			
″ شمس دین غلام حسن ″ ″ عہ/	۹	۰	-
″ سیٹھ بچو بھوٹل مدراس عما/			
″ عبدالغفور صاحب مدراس عما/			
″ سابقہ رقم ۸/			
″ محمد نورغنی صاحب اویل ماسی	۱۰	۰	۰
″ ڈاکٹر محمد عظیم صاحب انبالہ	۸	۰	۰
″ چندہ ریزگاری فراہم شدہ معرفت			
″ پیر محمد صاحب نینی تال	۲۵	۰	۰
″ عبدالعزیز صاحب طالبعلم ٹھکور	۱۰	۰	۰
″ شیخ خدا بخش صاحب مردان	۵	۰	۰
معرفت احمد بادشاہ صاحب مدراس	۳۰	۰	۰
جناب خلیل صابر صاحب ڈھاکہ	۲۵	۰	-
″ منہاج الدین صاحب بوڑالوالہ	۵	۰	۰
″ اسم نامعلوم	۲۰	-	۰
″ از نصیر صاحب - چالا پارم	۴۰	-	۰

[illegible]

نقشہ (۱) امداد عام اغراض مشن وصول شدہ در ہندوستان

اسمائے معطی صاحبان	روپیہ	آنہ	پائی
جناب نتھے خان صاحب بمبئی	۲	.	.
ر خدا بخش صاحب مردان	۵	.	.
ر منہاج الدین صاحب پڑانوالہ	۵	.	.
ر غلام صمدانی صاحب لینا ڈ	۵	.	.
ر ناظر حسن علی ر گورکھپور	۳	.	.
ر خدا بخش صاحب مردان	۵	.	.
چندہ از مانسہرہ	۲۰	.	.
ریزگاری چندہ معرفت جناب پیر محمد صاحب نینی تال	۱	۸	.
ر منہاج الدین صاحب	۵	.	.
ر شبیر علیپور کلکتہ	۱۰	.	.
ر منہاج الدین صاحب	۵	.	.
ر ابو سعید ر علیپور کلکتہ	۵	.	.
ر کریم بخش ر	۱۰	۱۲	.
ر سید امیر شاہ صاحب کیمبلپور	۵	.	.
ر محمد اسلم صاحب	۱۰	۱۲	.
ر سید احمد بادشاہ صاحب چتوڑ	۱۰۰	.	.
ر خدا بخش صاحب مردان	۵	.	.
ر منہاج الدین صاحب مردان	۵	.	.
ر احمد حسین صاحب بنگہ بہرائچ	۵	.	.
ر محمد تاج دین صاحب ویلی پورم	۱۰۰	.	.

اسمائے معطی صاحبان	روپیہ	آنہ	پائی
معرفت جناب پیر محمد صاحب			
جناب محمد بیگ صاحب سیالکوٹ ۴ر			
ر کے ڈی عبد الغفور صاحب ۴ر			
ر نواب عبد الحمید صاحب صمہ			
ر عباس علی صاحب نینی تال عہ/	۱۴		
ر مراد علی صاحب - آگرہ صمہ			
ر سراج دین صاحب نینی تال عما			
ر عزیز الدین صاحب ۸ر			
ر علی حسن صاحب ۳ر			
ر شیخ خدا بخش صاحب مردان	۵	.	.
ر اہلیہ ڈاکٹر غلام محمد صاحب پارا چنار کورم (مد زکوٰۃ)	۳۰	.	.
ر ڈاکٹر غلام محمد صاحب ر	۲۵	.	.
ر مرسلہ پیر محمد صاحب نینی تال			
جناب مشتاق حسن صاحب ر عما			
ر داؤد علی صاحب ر ۸ر			
ر حافظ محمد نبی صاحب ر عہ			
ر جھجن حجام صاحب ر ۴ر			
ر احمد خان صاحب سوداگر ر ۸ر			
ر نبی بخش صاحب حسین میاں ر عہ/			
ر شیخ عبد الکریم عبد القیوم عما	۱۲	.	.

نقشہ نمبر (۱) امداد عامہ اغراض مشن وصول شدہ در ہندوستان

اسمائے معطی صاحبان	روپیہ	آنہ	پائی	اسمائے معطی صاحبان	روپیہ	آنہ	پائی
جناب حاجی عبدالرحمن صاحب عہ/				جناب قاضی عبدالرزاق صاحب منٹوگہ	۵	۰	-
" حافظ غلام نبی نور محمد صاحب ۱۴/				" وارث علی صاحب کیمبل پور	۹	۱۲	-
" عزیز الرحمن صاحب ۸/				" سید محمد حسین صاحب	۴	۲	-
" حاجی حبیب اللہ صاحب لہر				" محمد قطب الدین صاحب	۲	۰	-
" سراج الدین صاحب ۹/				" میر حسن صاحب ٹمکور	۱۰۰	-	-
" اکرام اللہ " لہ۰۰				" منہاج الدین صاحب مردان	۱۰	۰	-
" نامعلوم الاسم عہ/				" حاجی محمد عبدالستار صاحب کاشغر	۱۳۷	۱	-
" بابو محمد صاحب لدھیانہ	۳۰۰	۰	۰	" ڈاکٹر غلام محمد صاحب پارہ چنار	۲۵	-	-
" صوبیدار ٹیکا خان صاحب فیلڈ سروس	۲۵	-	۰	معرفت حافظ سیف اللہ خان صاحب	۶	-	۰
" خلیل صابر صاحب ڈھاکہ	۱۰	۰	۰	" حکیم رافت اللہ صاحب گورکھپور	۱۶	۴	-
" منہاج الدین صاحب مردان	۵	-	-	" کونٹس صاحب بنگلور	۷	۰	۰
" مرسلہ جناب پیر محمد صاحب نینی تال	۱۰	-	۰	معرفت پیر محمد صاحب نینی تال	۳	-	۰
" قاضی ناظم حسین صاحب بارہ بنکی	۱	۰	۰	جناب حافظ سیف اللہ خان صاحب کابل	۱۷	۶	۹
" ڈاکٹر غلام محمد صاحب پارہ چنار کورم	۲۵	۰	-	" فیروز شاہ صاحب کاکاخیل	۱۰۰	۰	۰
مرسلہ جناب عبدالستار صاحب کاشغر	۱۳۹	۶	۲	" پیر محمد خان صاحب پارہ چنار	۳	۰	-
جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب پارہ چنار	۲۵	-	۰	" فیروز شاہ صاحب کاکاخیل	۲۹	۰	۰
" محمد اسحٰق صاحب	۱۰	-	-	معرفت ڈاکٹر غلام محمد صاحب	۲	۰	۰
" میر حسن صاحب سیل کنٹریکٹر ٹمکور	۱۰۰	-	-	" ضامن خان صاحب	۱۵	۱۲	۰
مرسلہ جناب محمد عبدالرحیم صاحب				معرفت خواجہ شمس الدین صاحب ملکوال جہلم	۱	۰	۰
" حبیب النساء صاحبہ لعے	۱۵	-	-	" سلطان محمود صاحب "	۱	۰	-
" محمد عبدالرحیم صاحب ۱۸/				" خواجہ حافظ عبدالرشید صاحب "	۱	۰	-
" شیخ سعدی صاحب عہ/ ۸/				" " "	۱	۰	۰

نقشہ نمبر (۱) امداد عامہ اغراض مشن وصول شدہ در ہندوستان

اسمائے معطی صاحبان	روپیہ	آنہ	پائی	اسمائے معطی صاحبان	روپیہ	آنہ	پائی
معرفت جناب پیر محمد خان صاحب نینی تال	۱۷	۰	۰	،، محمد رفیق الغوم الحسن الہ آباد ۵ / میتھن سی	۶		
جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب پاراچنار	۲۵	۰	۰	۴۴ ،، حاجی عبدالستار صاحب کاشغر	۵۳	-	۰
،، منہاج الدین صاحب مردان	۵	۰	-	معرفت جناب محمد یٰسین صاحب کابل	۸	-	۰
،، نور جہاں بیگم صاحبہ ،،	۵	-	۰	جناب محمد سلیم خان صاحب مردان	۷۵	-	۰
معرفت پیر محمد صاحب بتفصیل ذیل				،، محمد غوث صاحب پالم کوٹھہ	۲۵	۰	۰
جناب میاں احمد صاحب کلکتہ عہ				،، منہاج الدین صاحب مردان	۵	۰	۰
،، ،، قادر ،، ،، عہ				،، سید میر حسین صاحب ٹمکور	۲۰۰	۰	۰
،، ہدایت اللہ ،، ،، عہ	۳۴	۲	۰	،، خان محمد صاحب سیال	۲۴	۱۰	۰
،، مولوی عبدالکریم ،، ۸							

نقشہ نمبر (۲) تفصیل امداد بغرض مفت تقسیم و قیمت رسالہ اسلامک ریویو و قیمت کتب

	روپیہ	آنہ	پائی				
قیمت رسالہ ...	۶۷۴	۳	۰	ڈاکٹر محمد رضا صاحب	۵	-	۰
قیمت کتب ...	۱۳۱	۱۱	-	معرفت جناب سیف الدین خان صاحب			
جلدیں ...	۸۵	۱۲	۰	ایجنٹ کابل بابت قیمت گوسفندان	۹۱	۰	۰
قیمت قرآن (تفسیر) جو لبعد من الیس کمپنی	۲۰	۰	۰	جناب ابو سعید صاحب	۵	-	۰
بمدا عانت گرانی کاغذ				،، عبدالعزیز صاحب	۵	-	۰
جناب احمد حسین صاحب ...	۵۰	۰	-	،، جلال احمد صاحب چٹاگانگ	۵	۴	-
،، مولوی غلام حسین صاحب ...	۵۰	-	۰	،، ایم اے صاحب حضور موسیٰ سلطان	۵	۲	-
معرفت تقسیم				،، ابو سعید صاحب - کلکتہ	۵	-	۰
جناب برکت حسین صاحب معرفت				،، سید اعزاز بخت صاحب ،،	۷	۰	۰
جناب محمد ضیاء الدین صاحب کانپور -	۵	۰	۰	،، ابو سعید صاحب	۵	۰	-
،، محمد عبدالکریم صاحب سنگر ...	۱۵	۰	۰	،، عبدالعزیز خان صاحب	۵	۰	۰
،، احمد ملا داؤد صاحب رنگون ...	۶۰	۰	۰	،، لطیف خان صاحب ٹمکور	۵	۰	۰
،، ڈاکٹر غلام محمد صاحب پاراچنار ...	۱۰	۰	-	،، عبدالعزیز صاحب ٹمکور	۵	۰	-
،، غلام نبی صاحب ڈھاکہ ...	۲۰	۰	۰	عالیجناب حضور پرنس حاجی محمد حمید اللہ خان بی اے بھوپال	۶۰۰	۰	۰
،، زین العابدین صاحب ...	۵	۰	۰	میزان	۷۹۳	۰	۰
،، محمد ابراہیم لال صاحب ...	۵	-	-				

نقشہ نمبر (۳) تفصیل عملہ مشن

خرچ تنخواہ در انگلستان	پونڈ	شلنگ	پنس
ملک عبدالقیوم — نقد: پونڈ ۱۲، شلنگ ۰، پنس ۰ — خرچ خوراک: پونڈ ۳۰، شلنگ ۹، پنس ۰ تنخواہ باورچی ۲۶ — ۰ — ۰ خادمہ ووکنگ[1] ۴ — ۱۴ — ۶ — خوراک ۱۰ — ۰ — ۰ [1] یہ خادمہ صرف پانچ چھ مہینے رہی۔ اسکی خوراک دو وقتہ ہوتی تھی	۱۹۸	۱۴	۴

نقشہ نمبر (۴) تفصیل خوراک مہمانان مشن

	پونڈ	شلنگ	پنس
کل باورچی خانہ کا خرچ بمد خوراک ۲۰۲ پونڈ ۹ شلنگ ۸½ پنس تھا اسمیں سے ذیل کی تنخواہیں ہوئی ہیں۔ ان کا خرچ خوراک سالانہ ہے۔ اسلئے کل خرچ مہمانان جسمیں اخراجات اتوار و بدھ شامل ہے ۳۵ پونڈ ۹ شلنگ ۱۱ پنس از خواجہ صاحب ۴۸ — ۰ — ۰ از ملک عبدالقیوم صاحب ۳۶ — ۰ — ۰ از دیگر بورڈران ۳۹ — ۱۹ — ۱۰½ از عبدالحق بابت چھ ماہ ۱۸ — ۰ — ۰ خوراک باورچی و خادمہ حسب نقشہ نمبر ۳ ۴۶ — ۰ — ۰	۱۸۷	۱۹	۱۰½

نقشہ نمبر (۵) تفصیل دیگر خرچ مشن

	پونڈ	شلنگ	پنس		پونڈ	شلنگ	پنس
سٹیشنری مطبوعہ برائے خطوط و کتابت	۸			روشنی	۸	۱۱	۱۱
عامہ سٹیشنری	۱	۱۰	۲½	کرایہ جہاز عبدالحق از ہندوستان	۱۸	۰	۰
محصول ڈاک مشن	۳	۴	۸½	واٹر ٹیکس	۴	۱۳	۰
تار	۴	۶	۰	ہوس ٹیکس	-	۱۲	۶
ڈھلائی پارچات متفرق دیگر رسالہ	۲۰	۱۱	۳½	سفر برائے اغراض تبلیغ	۱۲	۱۵	۰
تالیف قلوب[1]	۳۵	۵	۲	عیدین	۲۳	۸	۱۰
کرایہ ریلوے	۹	۱۹	۳	ٹھیکہ کھانا	۴	۰	۵½
اشتہارات اخبارات و پوسٹر	۱۱	۱	۰	قرضہ جو ابھی وصول نہیں ہوا	۱۲	۵	۶½
کوئلہ	۲۴	۱۸	۰	فرنیچر	۵	۱۱	[illegible]
					۲۴۸	۱۳	۱۱¼

(لہ نوٹ زیر صفحہ ۴۸۶ / پر دیکھئے)

نقشہ نمبر (۶) آمد و خرچ مسجد مشن

آمد	خرچ ـ تفصیل ذیل	پونڈ	شلنگ	پنس
پونڈ ۶۷ — شلنگ ۰ — پنس ۰	تنخواہ خادم مسجد چھ ماہ ۱۸ — ۰ — ۰ روشنی ۶ — ۰ — ۰ کوئلہ ۲ — ۰ — ۰ واٹر ٹیکس ۴ — ۱۳ — ۰ مرمت مسجد ۱۷ — ۰ — ۰	۴۷	۱۳	۰

نقشہ نمبر (۷) خرچ رسالہ اسلامک ریویو

	پونڈ	شلنگ	پنس
خرچ طبع رسالہ و اجرت نامہ نگاران	۲۷۴	۱۰	۲
کاغذ	۵۹	۱۲	۸
سٹیمپ	۹۰	۶	-
مطبوعہ سٹیشنری بغرض خط و کتابت	۱۵	۰	-
عامہ سٹیشنری	۶	۰	۰
ٹیکس وغیرہ	۳	۱۹	۶
تنخواہ کلرک	۱۸	۰	۰
خرچ بیماری خواجہ صاحب	۴۱	۱	۰
خرچ بیچر لنڈن مسلم ہوس	۱۰۵	۰	۰
میزان ...	۶۱۶	۹	۵

نقشہ نمبر (۸) لنڈن مسلم ہوس

اس سال میں لنڈن مسلم ہوس میں بہت کامیابی ہوئی جس کا ذکر رپورٹ میں آیا ہے۔ اس کے اخراجات کچھ تو ووکنگ بنک سے دیئے گئے تھے اور کچھ نیشنل بنک آف انڈیا سے دیئے گئے۔ تاکہ یہ حساب الگ الگ رہے۔ ہمارے پاس بروقت حساب ووکنگ کی کتابیں آگئیں لیکن لنڈن کی کتابیں نہیں آئیں اسلئے جو اخراجات یہاں درج کئے جاتے ہیں وہ پورے نہیں میں الیمن جانکر بعد ملاحظہ کتب اس قسم کی تصحیح کرونگا۔ سردست حساب کی صورت یہ ہے۔ اسکی آمد میں ایک تو لنڈن مسجد فنڈ کمیٹی سے ۱۲۰ پونڈ بطور کرایہ ملتی ہیں باقی جو نکاح وغیرہ کی فیس آتی ہے وہ میں اسکی آمد میں ڈالدیا کرتا ہوں علاوہ ازیں جو خواجہ نذیر احمد و خواجہ جمال الدین صاحب رہتا ہے۔ اس سے جو خرچ خوراک لیا جاتا ہے وہ اسکی آمد میں دکھایا جاتا ہے صورت آمد و خرچ یہ ہے:۔

آمد	پونڈ	شلنگ	پنس	خرچ	پونڈ	شلنگ	پنس
از لنڈن مسجد فنڈ	۱۲۰	۰	۰	از رجسٹر ووکنگ	۹۶	۰	۰
فیس نکاح	۲۶	۰	۰	کرایہ مکان	۱۲۰	۰	۰
آمد مد نامعلوم	۱۳	۱۷	۱۱				
اسمیں وہ رقوم ہیں جو فرستندوں نے کسی مد میں بھیجی مگر اطلاع دی		۰	۰				
از خواجہ نذیر احمد صاحب	۴۸	۰	۰				
میزان	۲۰۷	۱۷	۱۱	میزان	۲۱۶	-	-

نقشہ نمبر (۹) تفصیل اخراجات مشن در ہندوستان

	روپیہ	آنہ	پائی
اشیاء جو ووکنگ بھیجی گئیں	۱۴۹	۱	-
سٹیشنری	۱۶	۰	۶
عملہ	۱۷۴	-	-
محصول ڈاک	۲۹	۸	۳
متفرق	۱۴	۱	۹
اخراجات طبع و کتابت رپورٹ مشن	۳۴	۵	-
تنخواہ سفر خرچ ایجنٹ	۲۳۳	۰	۰
میزان	۶۵۰	-	۰۶

نقشہ نمبر (۱۰) تفصیل اخراجات رسالہ اسلامک ریویو در ہندوستان

	روپیہ	آنہ	پائی
ایڈیٹوریل سٹاف و دیگر سٹاف ع۱	۴۲۱۵	-	-
محصول ڈاک	۵۱۸	۲	۳
کرایہ دفتر	۶۵	۰	۰
سٹیشنری	۲۰	۹	۹
سفر خرچ ایجنٹ	۳۳	۸	۰
ریپر	۳۲	۱۳	۶
واپسی رقوم جو غلطی سے جمع ہوئیں	۴۵	۱۱	۶
متفرق	۵۸	۶	۶
میزان	۴۹۹۲	۳	۶

ع۱ یہ خرچ ہندوستان میں دیا جاتا ہے۔

دستخط خواجہ **کمال الدین مسلم مشنری**

جناب حاجی محمد عبد الستار صاحب کاشغر نے ذیل کی تین رقوم بذریعہ چک ارسال فرمائیں جنکی تفصیل ذیل میں دیجاتی ہے

			روپے	آنہ	پائی
۲۱/۸/۱۶	بذریعہ چک	۲۳۵۸۷۰	۱۳۹	۶	۴
۱۰/۱۶	بذریعہ چک	۲۳۵۸۷۸	۱۳۷	۱	۰
۱۷	بذریعہ چک		۵۳ صہ۱		

مندرجہ بالا رقوم کے متعلق جو ہدایات حاجی محمد عبد الستار صاحب نے اپنے گرامی نامہ ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۱۹ء میں ارقام فرمائی ہیں۔ انکو بجنسہ مع تفصیل و اسمائے گرامی معطی ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔ "اس ملک میں سکہ خطائی کا ہے جسکو سر بولتے ہیں جو قیمت میں تقریباً تین روپیہ کے برابر ہوتا ہے۔ آجکل یہ روپیہ پونے تین روپیہ ۲/۱۲ سے کم ہے۔ مہربانی فرما کر اس فہرست کو درج کتاب کرا دیں"

جناب خواجہ عبد اللہ خان صاحب	۲۵ سر	جناب سفر محمد صاحب بدخشی سوداگر	۵ سر
" خانصاحب اصفہان احمد صاحب	۱۰ "	" سید عرب شاہ صاحب	۲ "
" مرزا احمد خانصاحب	۲۰ "	" سعادت خانصاحب باوری سوداگر	۵ "
" ڈاکٹر فضل الٰہی صاحب	۵ "	" حبیب اللہ خانصاحب	۵ "
" منشی عبد العلی خانصاحب	۲ "	" حقیر حاجی عبد الستار صاحب	۱۵ "
" نجف شاہ صاحب	۲ "		

خاکسار حاجی محمد عبد الستار ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۱۹ء

صہ۱ کل رقم صہ ۶۱ سر روپیہ تھی۔ جسمیں عہ ۵ روپیہ بعنوان اردو رسالہ تھی جو اس مد اردو میں ڈالی گئی - باقی صہ ۵۳ روپیہ بمد زکوٰۃ

گوشوارہ آمد و خرچ بابت سال سنہ ۱۹۱۹ء

	تفصیل آمد	رقم در انگلستان پونڈ	شلنگ	پنس	رقم در ہندوستان روپیہ	آنہ	پائی	کیفیت
امداد مشن	امداد مشن	۱۴۸	۰	۵½	۱۴۵۵	۹	۴	بروئے نقشہ نمبر ۱
؍؍	امداد خصوصی از جائے معلومہ	۲۳۰	۲	۰				
	امانت		۹	۲½				
	متفرق	۰	۱۰	۲۷				
	میزان مشن	۴۰۶	۲	۶				بروئے نقشہ نمبر ۲
اسلامک ریویو	قیمت رسالہ و امداد بغرض کاغذ	۴۱۰	۵	۴½	۶۶۲۹	۷	۰	
	امداد مفت تقسیم رسالہ - - - -	۴۳	۱۵	۱۰				
	امداد خاص مد مفت تقسیم رسالہ از جائے معلومہ	۲۳۰	۲	۶				
	قیمت کتب - - - -	۳۳	۰	۵				
	قیمت کاغذ جو بیچ رہا تصریح کیلئے دیکھو فٹ نوٹ نمبر ۸	۱۵۰	۰	۰				
	میزان	۷۴۷	۴	۱½				امداد از رسالہ اشاعت اسلام
مسلم ہاؤس	از مسجد کمیٹی لندن بابت کرایہ	۹	۰	۰	۵۴۷	۴	۳	
	ایٹ ہوم[1] ۲-۰-۰ ؛ فیس جنازہ ۳-۱۰-۰ }	۵	۱۰	-				
فرنیچر	فرنیچر - - - -	۱۰	۵	۰				
	از مسجد کمیٹی ووکنگ	۲۹	۲	۱۱				
	میزان کل	۱۳۸۸	۴	۶½	۳۶۳۲	۴	۷	
	تفصیل خرچ سال سنہ ۱۹۱۹ء							
مشن	عملہ بروئے نقشہ نمبر ۳	۱۸۳	۰	۰	۴۹۹۸	۹	۳	
	خوراک مہمانان بروئے نقشہ نمبر ۴	۵۷	۸	۷				بروئے نقشہ نمبر ۹
	دیگر اخراجات ؍؍ نمبر ۵	۳۳۴	۶	۲	-	۰	-	
	مسلم ہاؤس ؍؍ ؍؍ ۶	۲۸	۱۱	۱				
	خرچ مسجد ؍؍ ؍؍ ۷	۲۵	۱۱	۱½				
	میزان	۸۸۳	۱۶	۱۱½				
اسلامک ریویو	خرچ رسالہ بروئے نقشہ نمبر ۸	۷۱۴	۱۶	½				
	میزان کل	۱۵۹۸	۱۳	-	۸۷۹۷	۷	۹	

[1] یعنی وہ رقوم جو موصول ہوئیں اور ترسیندہ نے اطلاع نہیں دی کہ کس مد میں ڈالی جائیں اسلئے ہم ایٹ ہوم کی مد میں ڈالتے ہیں

نقشہ نمبر (۱) عامہ اغراض مشن وصول شدہ در ہندوستان

اسمائے معطی صاحبان	روپیہ	آنہ	پائی
از کارخانہ ست سلاجیت بمد زکوٰۃ	۳	۳	۶
جناب محمد یوسف صاحب ٹمکور	۵	-	۰
" شیخ خدابخش " مردان	۵	۰	۰
" منہاج الدین " "	۵	۰	۰
بابت نمبر ۸۸-۴۰ ۳ بمد زکوٰۃ	۲	۰	۰
چندہ موفت جناب پیر محمد خان صاحب نینی تال			
جناب رحیم بخش صاحب کرکی لوپتہ عما/			
" فیروزدین احمد دین " عما/			
" محمد شفیع صاحب " عہ/			
" غلام حسین " " عہ/			
" فیروزدین " " عہ/			
" صدرالدین " " عہ/			
" محمد حسین " " عہ/			
" محمد دین " " ۸/	۱۶	۰	۰
" الہ داد " بمبئی عہ/			
" امیر دین " " ۴/			
" ننھے خان " " عما/			
" ایم-لوٹا " " عہ/			
" ابراہیم " " ۸/			
" نورالدین " " ۸/			
" بدرالدین " " ۸/			
" غلام حسین " " عہ/			

اسمائے معطی صاحبان	روپیہ	آنہ	پائی
موفت ازہری سفیر صاحب بتفصیل ذیل			
جناب محمد اسمٰعیل صاحب بمبئی عہ/			
" ایم نتھو صاحب عما/			
" نور محمد صاحب " عما/			
" میسرز ای آر " " عما/	۱۱	۰	۰
" ایم عبداللہ " " عہ/			
" خیر محمد صاحب " صہ/			
" ایم نور غنی " لاہور	۲		
" حکیم محمد رافت اللہ گورکھپور	۱۰		
" منہاج الدین صاحب مردان	۵		
" خادم حسین صاحب بارہ بنکی	۳	۱۲	۰
" محمد اسحٰق " ناسک	۱۰	۰	۰
موفت جناب پیر محمد خان صاحب نینی تال ۱۱/			
" الہ داد عبدالواحد صاحب بمبئی عہ			
" ہدایت اللہ صاحب " ۱۲/	۰		
" نور الٰہی صاحب " ۸/	۸	۷	۰
" علی اصغر صاحب " عہ/			
" ایم حبیب اللہ کراچی عما/			
" ایم غلام نبی صاحب " عما/			۰
" منہاج الدین صاحب مردان	۵	-	۰
" پیر بخش صاحب کراچی	۲	-	۰
" عوثیہ بیگم صاحبہ شعلہ لور	۲۰	۰	-
" خادم حسین صاحب بارہ بنکی	۱	۱۴	۰

نقشہ نمبر (۱) عامہ اغراض مشن وصول شدہ در ہندوستان

* جناب مولوی محمد مبین صاحب و محمد اسمٰعیل صاحب کلکتہ ۲۵ مارچ
" " میاں عبدالصمد بابو حبیب اللہ صاحب دہلی زکوٰۃ ۹ مئی } روپیہ ۲۵۷ آنہ ۶ پائی ۰

نام	روپیہ	آنہ	پائی	نام	روپیہ	آنہ	پائی
جناب داؤد خانصاحب فیروزپور		۲		جناب سید علی رضا صاحب سکھر سندھ	۱۰	۰	۰
" الہ داد خانصاحب "	۱	۰	۰	" خادم حسین صاحب بارہ بنکی	۱	۱۲	۰
" سلیمان صاحب بلگام	۳	۰	۰	" محمد خلیل الرحمٰن صاحب فیض آباد	۴	۰	۰
" داؤد بی اے جیسور	۲۱	۰	۰	" منہاج الدین " مردان	۵	۰	۰
" خادم حسین صاحب بارہ بنکی	۱	۱۲	۰	" محمد بخش " جالندھر	۱۲	۰	۰
" احمد محی الدین حسین "	۱۰	۰	۰	" اعظم خانصاحب	۲۲	۰	۰
" فضل الدین صاحب سوداگر کاشغر	۳۳	۵	۴	" سید احمد بادشاہ صاحب چیتوڑ	۵۰۰	۰	۰
" منہاج الدین صاحب مردان	۵	۰	۰	" محمد بخش صاحب	۲۶	۱۱	۰
" غلام نبی صاحب ڈھاکہ	۱۰	۰	۰	" سید فتح محمد صاحب بالاکوٹ	۲۵	۰	۰

* جناب خلیفہ عبدالمجید صاحب سفیر ووکنگ مسلم مشن نے سنہ ۱۹۱۸ء و سنہ ۱۹۱۹ء کے ابتدا چند ماہ میں بنارس بانکی پور کلکتہ بلیا گورکھپور دہلی کانپور لکھنو الہ آباد مرزاپور میں دورہ فرمایا۔ سفیر مذکور سنہ ۱۹۱۸ء میں وقتاً فوقتاً مختلف مقامات سے ترسیل زر فرماتے رہے۔ جو اشاعت اسلام کے روزنامچہ سنہ ۱۹۱۸ء میں جمع ہوتی رہیں۔ سفیر مذکور نے رسالہ اردو و انگریزی رسالہ اسلامک ریویو کے بیشمار خریدار فراہم کرنے کے علاوہ امداد مشن میں ۔ ۔ ۶ ۔ ۱۰۴۶ روپیہ جمع کیا جس میں سے ۔ ۶ ۔ ۲۵۷ روپیہ کی تفصیل نوسال سنہ ۱۹۱۹ء میں مندرجہ بالا شائع کی گئی ہے۔ باقی رقم مبلغ ۔ ۔ ۔ ۹ ۔ ۷۸۹ جو سنہ ۱۹۱۸ء میں بوساطت سفیر صاحب آتی رہیں۔ وہ اشاعت اسلام کی مجموعی آمد میں جمع ہو گئی جس کی تفصیل اسماوار ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:

نام	روپیہ	آنہ	پائی	نام	روپیہ	آنہ	پائی
جناب محمد اسمٰعیل صاحب کانپور	۵	۰	۰	جناب قاضی رشید الدین صاحب بارہ بنکی	۱۰۰	۰	۰
" جعفر علی خانصاحب "	۵	۰	۰	" قاضی خادم حسین صاحب "	۱	۰	۰
" ایم فہیم الدین صاحب "	۱۰	۰	۰	" نواب عبدالمجید صاحب الہ آباد	۱۰	۰	۰
" دلدار خانصاحب "	۲۰	۰	۰	" "	۳۰	۰	۰
کانپور ٹنری	۴۰	۰	۰	" خان مصطفیٰ خانصاحب مرزاپور	۵	۰	۰
جناب ڈاکٹر عبدالصمد صاحب	۲۵	۰	۰	" حسن امام صاحب بانکی پور	۲۰۰	۰	۰
" شیخ رفیق احمد صاحب کانپور	۱۰	۰	۰	" خان بہادر نواب سرفراز خان پٹنہ سٹی	۲۵	۰	۰
" منشی امین اللہ صاحب "	۱۰	۰	۰	" محمد یونس صاحب	۱۰	۰	۰
" محمد سعید " "	۲۸	۰	۰	" محمد عبدالحق محمد قاسم صاحب کلکتہ	۲۵	۰	۰
" محمد ... علی " "	۱۰	۰	۰	" محمد صدیق صادق حسن صاحب آسٹریلیا	۲۵	۰	۰
" سید حبیب اللہ " "	۲۰	۰	۰	" عبدالحی محمد امین آسٹریلیا	۵	۰	۰
" راجہ صاحب محمود آباد لکھنو	۱۰۰	۰	۰	" محمد مہدی محمد ہادی "	۵	۰	۰
" خان بہادر نہال الدین صاحب "	۱۰	۰	۰	" کریم اللہ چورا چوری گورکھپور	۵	۰	۰
" نواب ذوالقدر جنگ صاحب "	۲۰	۰	۰	" حاجی ... اللہ صاحب	۵	۰	۰
" رحم اللہ محمد یوسف صاحب گورکھپور	۵	۰	۰	" غلام رسول صاحب کلکتہ	۲۰	۰	۰
				میزان	۶۶۹	۰	۰

نقشہ نمبر (۱) عامہ اغراض مشن وصول شدہ در ہندوستان

اسمائے معطی صاحبان	روپیہ	آنہ	پائی
جناب منہاج الدین صاحب مردان	۵	-	۔
″ مصدق الدین احمد ″ شملہ	۱۰	-	۔
معرفت پیر محمد خالد صاحب بہ تفصیل ذیل			
جناب ڈاکٹر ایم اشاہ صاحب نینی تال عہ/			
″ عزیز الرحمن صاحب ″ ۸/			
″ کلن ″ ″ ۴/			
″ صدق حسین ″ ″ ۴/	۲	۔	۔
″ اسد اللہ حسین ″ میسور	۵۰	-	۔
″ خادم حسین صاحب بارہ بنکی	۱	۱۳	-
″ نامعلوم الاسم	۱۰	۔	۔
″ ڈبلیو ایس کوڈی	۱	۔	۔
جنابہ نور جہان صاحبہ مردان	۵	۔	۔
معرفت جناب پیر محمد خالد صاحب بہ تفصیل ذیل			
جناب منشی محمد شفیع صاحب نینی تال عہ/			
″ میاں شفیع احمد ″ ″ ۸/			
″ شیخ احمد حسین محمد رفیع ″ عہ/			
″ میاں بنے صاحب ″ ۴/			
″ غلام علی ″ ″ عہ/			
″ نبی بخش عنایت حسین ″ عہ/			
″ شیخ غلام محمد صاحب ″ عہ/			
″ میاں بدو صاحب مرکے کمپنی ″ عہ/			
″ پیر محمد خان صاحب ″ ۱۲/			
″ حافظ دولہ ″ ″ عہ/			
″ محمد صدیق ″ ″ ۷/			
″ شیخ عبد الواحد نور محمد ″ ۷/			
″ تصدق حسین صاحب ″ ۴/			
″ میاں نبی ″ ″ ۳/	۱۰	۔	۔

اسمائے معطی صاحبان	روپیہ	آنہ	پائی
جنابہ سلیم بی بی صاحبہ معیو	۵	۔	۔
جناب مشتاق محمد صاحب بھوپال	۱	۶	۔
″ منہاج الدین صاحب مردان	۵	-	۔
″ شمس الدین صاحب جھیرہ	۴	۔	۔
″ محمد فیروز الدین انسپکٹر گلبرگہ عہ ۲۰			
″ صوفی مظہر حسن صاحب ″ للعہ			
″ میاں علی صاحب حیدر آباد دکن	۲۵	۔	۔
″ میاں علی صاحب حیدرآباد دکن	۲	۸	۔
″ بابو خضر خان ″ نینی تال	۱	۔	۔
″ حاجی عبد اللطیف ابراہیم ″	۱	۔	۔
″ شیخ احمد صاحب کاشغر	۴۳	۔	۔
″ عبد الرزاق صاحب بغداد*	۵۵	-	۔
″ ڈبلیو حاجی احمد صاحب رنگون	۲۰	۔	۔
″ منہاج الدین صاحب مردان	۵	۔	۔
″ لشکر علی صاحب فیروزپور	۵	-	۔
″ عبد الرحمن احمد شفیع بغداد	۱۰۰	۔	-
″ شیخ تفضل حسین صاحب نینی تال	۱	-	۔
″ حاجی عبد الرحمن صاحب ″	۱	۔	۔
″ محمد اسحٰق صاحب ″	۔	۴	۔
″ برکت اللہ صاحب ″	۱	-	۔
″ محمد عبد اللہ ″ ″	۱	-	۔
″ سید کاظم رضا ″	۱	۔	-
″ اعجاز علی ″ شاہجہانپور	۱	۔	۔
″ نامعلوم الاسم	۱	۔	۔

نقشہ نمبر (۱) عامہ اغراض مشن وصول در ہندوستان

اسمائے معطی صاحبان	روپیہ	آنہ	پائی	اسمائے معطی صاحبان	روپیہ	آنہ	پائی
جناب خلیل صابر صاحب ڈھاکہ	۵۰	-	-	جناب سیف الدین صدیق حسن صاحب نینی تال	۱	۰	۰
,, جہانگیر خان صاحب ,,	۵	۰	۰	,, محمد علی صاحب ,,	۰	۴	۰
,, بابر بیگ صاحب نینی تال	۱	۰	۰	,, سید مظہر حسن صاحب ,,	۳	۰	۰
,, شیخ عبد القیوم صاحب ,,	۱	۰	۰	,, منہاج الدین صاحب مردان	۵	۰	۰

نقشہ نمبر (۲) تفصیل آمد رسالہ اسلامک ریویو در ہندوستان

	روپیہ	آنہ	پائی		روپیہ	آنہ	پائی
قیمت رسالہ	۵۴۸۷	۶	-	جناب ڈاکٹر محمد رمضان صاحب صر			
بہ تفصیل ذیل مفت تقسیم	۹۴۷	۰	۰	,, ابو سعید صاحب کلکتہ صر			
جناب امیر علی صاحب ڈھلوان ... صر				,, الیس احمد صاحب ,, صر			
,, مصدق الدین صاحب شملہ عہ				,, خلیل صاحب ڈھاکہ عہ			
,, ڈاکٹر قاضی محمد احمد ,, صر				,, جناب محمد علی صاحب بارہ صر			
,, امجد علی صاحب نوشہرہ - عہ				,, منیجر صاحب بشری لتلشری عہ			
,, عبد الرزاق صاحب ٹمکور ... صر				,, ناظم علوم الاسلام معرفت نور غنی صاحب عہ			
,, محمد سلیمخان صاحب مردان ... صر				سید احمد حسین صاحب ... صر			
,, سید افروز بخت نمبر ۳۳ ... عہ				,, ایم عنایت اللہ خان صاحب تحریر نمبر عہ			
,, محمد اسحق صاحب لاہور عہ				,, اکبر خان صاحب صر			
,, عبد اللطیف صاحب صر				,, علی احمد خان صاحب بہادر ولیو عہ			
,, محمد عبد الحمید حیدرآباد دکن صر				,, نذر محمد صاحب ٹھیکیدار فیروزپور عہ			
,, خواجہ عبد القدوس ... صر				,, مسٹر تاج الدین صاحب ویلی پورم مار			
,, عبد الرحیم صاحب ٹمکور عہ				,, اسد اللہ حسین صاحب عہ			
,, عبد الرحمن صاحب ٹمکور عہ				,, بی محمد صاحب ٹمکور صہ			
				,, حضور حاجی پرنس میجر حمید اللہ خان صاحب بی اے ولیعہد بہادر ریاست بھوپال — ۶۰۰ نسخہ			

نقشہ نمبر (۳) تفصیل عملہ مشن

نام	تنخواہ	خوراک	در انگلستان پونڈ	شلنگ	پنس
ملک عبدالقیوم صاحب چھ ماہ	۶۰ — ۰ — ۰	- - - -			
مولوی صدرالدین صاحب	دفتر ہندوستان سے دیگئی	بمد عملہ دکھائی گئی			
صوفی باورچی	۲۱ — ۱۰ — ۰	"			
منشی دوست محمد و عبداللہ جان[1]	۶ — ۱۰ — ۰		۸۷	۰	۰
	۸۷ — ۰ — ۰				
خوراک عملہ چھ ماہ کیلئے دو کس اور ایک کی نصف خوراک		پونڈ شلنگ پنس ۴۵ — ۰ — ۰			
عملہ پانچ کس جولائی میں اور اگست ستمبر میں ۲ کس فی کس ۳ پونڈ		۵۱ — ۰ — ۰ ۹۶ — ۰ — ۰	۹۶	۰	۰
میزان			۱۸۳	۰	۰

[1] یہ رقم بطور الاؤنس ہے۔ تنخواہ ہندوستان کے دفتر سے دیگئی۔

نقشہ نمبر (۴) تفصیل خوراک مہمانان مشن

رجسٹر خرچ میں بمد خوراک ۷ — ۸ — ۱۸۱ ہیں ان میں سے ذیل کی منہائیاں کرنی ہیں بحسب

		پونڈ شلنگ پنس
از خواجہ صاحب. خوراک بشرح ۴ پونڈ ماہوار	۳ ½ ماہ	۱۴ — ۰ — ۰
از ملک عبدالقیوم صاحب	چھ ماہ	۱۸ — ۰ — ۰
از عملہ حسب تصریح نقشہ نمبر ۱۱		۹۶ — ۰ — ۰
		۱۲۸ — ۰ — ۰

اس رقم کو کل رقم خوراک ۷ — ۸ — ۱۸۱ سے نکالدیا جاوے باقی ۷ — ۸ — ۵۳ بمد مہمانان رہ جاتے ہیں۔

	پونڈ	شلنگ	پنس
	۵۳	۸	۷
	۵۳	۸	۷

نقشہ نمبر (۵) تفصیل دیگر اخراجات مشن

	پونڈ	شلنگ	پنس
بمد مبلغان جو بطور آنریریم دیئے گئے	۹۳	۶	۰
واٹر ٹیکس	۱	۳	۶
سٹیشنری	۲	۱۰	-
تار ایکسچینج	۷	۱۰	۴
روشنی و کُکنگ	۵	۳	۲
خرچ جہاز و ریل وغیرہ بابت خواجہ صاحب جو ہندوستان آئے	۶۰	۰	۰
تالیف قلوب	۷	۱۵	۲½
کرایہ اڈیٹر	۸	۱۰	۰
کوئلہ	۲۰	۱۰	۶
دھلائی پارچات	۵	۱۱	۷
اشتہار و اخبارات وغیرہ	۹	۹	۱۱
کرایہ ریلوے	۲۰	۱۸	۷½
محصول ڈاک	۳	۳	۳½
عیدین	۵۳	۱۲	۱½
تار	۵	۴	۲½
بٹہ کھاتہ	۴	۰	۰
متفرقات	۲۴	۱۷	۹
میزان	۳۳۳	۶	۲

نقشہ نمبر (۶) تفصیل مسلم ہاؤس

لندن مسلم ہوس اور ایساہی اس کے متعلق مس ٹننگاف

ہوس کیپر کے نام ۰۰-۱۱-۱۶۶ پونڈ درج ہے جسمیں پہلے چار ماہیں ۱۵ شلنگ فی ہفتہ دیئے گئے - اور اس کے بعد ایک پونڈ فی ہفتہ بعد تنخواہ اس کے علاوہ ایک اور لڑکی بھی اس کے ہمراہ کام کرتی تھی جسکو ایک پونڈ علاوہ خوراک ماہوار دیا جاتا تھا - اس طرح دونوں کی تنخواہ حسب ذیل ہوئی :-
۱۰ مہینے مس ٹننگاف ۰۰-۱۵-۱۲ پونڈ باقی ۲۲ ہفتہ ۲۲ پونڈ کل ۰۰-۱۵-۳۴ پونڈ اس کے علاوہ مد خوراک مس ٹننگاف نو ماہ ۲۷ پونڈ اور لڑکی جس کو کچھ کھانا دیا جاتا تھا - اسکی تنخواہ معہ خوراک ۶ پونڈ - اسلئے صورت حساب حسب ذیل ہے :-

خرچ	پنس شلنگ پونڈ	آمد	پونڈ
تنخواہ ملازمان	۰۰-۱۵-۴۰	از خواجہ نذیر احمد صاحب	۰۰-۰۰-۳۲
خوراک مس ٹننگاف نو ماہ	۰۰-۰۰-۲۷	بابت خوراک ۸ ماہ جب وہ لندن ہوس میں ہا اگست ستمبر میں دو اور بورڈر بھی تھے - جن کے ذمے ۸ یا ۱۰ پونڈ نکلے چونکہ ان کتابوں سے اس آمد کا پتہ نہیں چلتا اسلئے یہ فی الحال یہ معلق چھوڑے گئے ہیں	
خوراک بورڈران و مہمانان و دیگر اخراجات	۰۰-۱۶-۹۸		
واٹر ٹکس	۶-۱۸-۴		
روشنی لندن	۵-۱۱-۱۰		
الکٹرک فٹنگ	۲-۱۰-۹		
میزان	۱-۱۱-۱۹۱		

پونڈ	شلنگ	پنس
۲۸۴	۱۱	۰

نقشہ نمبر (۷) تفصیل آمد و خرچ مسجد

آمد	پنس شلنگ پونڈ	خرچ	پنس شلنگ پونڈ
از مسجد ووکنگ کمیٹی	11-2-29	تنخواہ خادم مسجد چار ماہ	۰۰-۰۰-۱۶
		واٹر ٹکس	۶-۳-۱
		روشنی	½۰-۳-۵
		مرمت مسجد	۷-۴-۲
		کوئلہ	۰-۰-۴
		میزان	

پونڈ	شلنگ	پنس
۲۸	۱۱	½۱

نقشہ نمبر (۸) تفصیل اخراجات رسالہ اسلامک ریویو در انگلستان

	پونڈ	شلنگ	پنس
سٹیمپ کتب و رسالہ	۴٦	۱۳	۴½
دیگر اخراجات رسالہ	۱٦	۹	۴
نامہ نگاری	۲۰	۱۰	۱۰
× کاغذ بغرض کتب و رسالہ	۲۴۵	۱۲	۰
طبع	۲۹۰	۱	۰
سٹیشنری	٦	۸	۳
سٹیمپ از کھاتہ مشترکہ	۳	۳	۳
انکم ٹیکس	۱۲	۴	٦
واپسی قیمت اشتہارات جو غلطی سے وصول ہوگئی	۱۱	۴	۰
تنخواہ کلرک پانچ ماہ	۲۰	۰	۰
خرچ بیماری خواجہ صاحب	۱۷	۹	٦
نذر منیجر مسلم ہاؤس	۲۵	۰	۰
میزان	۷۱۴	۱٦	۰½

× فٹ نوٹ۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ء میں انگلستان میں کاغذ کی سخت کمی واقع ہوئی۔ عموماً ہر ایک اخبار میں نہایت معمولی کاغذ استعمال ہونے لگا۔ اور وہ بھی کمیاب تھا۔ تاجر کاغذ کے مشورہ سے بدیں خیال کہ کہیں اگلے سال کاغذ ہی نہ ملے دو صد پونڈ کا کاغذ خرید لیا گیا۔ نومبر میں لڑائی کا خاتمہ ہوگیا۔ اور تین چار ماہ کے بعد سستا کاغذ میسر آنے لگا۔ بالمقابل رنگون سے مکرمی سیٹھ احمد مدنی صاحب کی معرفت ایک معقول رقم امداد کاغذ رسالہ میں آگئی۔ اسلئے اپنے خرید کردہ کاغذ کو چھوڑ کر نیا کاغذ لگانا پڑا۔ اس وقت پرانا کاغذ بقدر پچاس پونڈ خرچ ہوچکا تھا۔ چنانچہ اس طرح ڈیڑھ صد پونڈ کا کاغذ بھی بچا رہا ہے جو اس وقت موجود ہے۔ اور اسے مفت تقسیم کتب میں لگایا جاویگا۔ اسلئے یہ رقم دوبارہ آمد و خرچ سنہ ۱۹۱۹ء میں آمد رسالہ میں درج کی گئی +

نقشہ نمبر (۹) تفصیل اخراجات مشن در ہندوستان

	روپیہ	آنہ	پائی
اخراجات بنا عملہ جو ووکنگ گیا کرایہ جہاز و ریلوے	۱۵۰۸	۱۵	۹
زاد سفر	۳۱٦	۱۴	۰
تنخواہ عملہ	۱۸۹۸	۰	۰
پارچات عازمان ووکنگ	۵۰۷	۸	۰
کتب جو ووکنگ کی لائبریری کیلئے بھیجی گئیں	۲۹۰	۱	٦
قیمت ایک صافہ تسری جو ایک نومسلم کے لئے بھیجا گیا	۲۰	۱۲	۰
محصول ڈاک	۳۸	۱۱	۰
سامان دفتر	۱۲	۵	۰
سٹیشنری	۱٦	۱۰	۳
اشیاء جو وقتاً فوقتاً ووکنگ بھیجی گئیں۔ چاول کمبل وغیرہ وغیرہ	۱۷۱	٦	۰
چھپائی اپیل وغیرہ	۸	۱۲	۰
واپسی رقوم جو غلطی سے آمد میں جمع ہوئیں	۴۵	۰	۰
متفرق	٦۲	۹	۹
میزان	۴۹۹۸	۹	۳

نقشہ نمبر (۱۰) خرچ رسالہ اسلامک ریویو در ہندوستان

تفصیل	رقم در انگلستان پونڈ	شلنگ	پنس	رقم در ہندوستان روپیہ	آنہ	پائی
عملہ				۳۱۲	۴	۰
محصول ڈاک				۵۲۱	۱۲	۶
واپسی رقم				۴۳	۱۲	۰
سامان				۳۸	۱۲	۰
سٹیشنری				۱۹	۶	۶
متفرق				۳۲	۱۵	۶
کرایہ مکان				۳۰	-	۰
میزان				۹۹۸	۱۴	۶

دستخط خواجہ **کمال الدین مسلم مشنری**

رسید زر

بابت ماہ مئی و جون سنہ ۱۹۲۱ء

تفصیل	روپے	آنہ	پائی
امداد مشن جناب محمد یوسف صاحب ٹمکور	۵		
" " منہاج الدین " مردان	۱۰	۰	۰
" " ڈاکٹر غلام محمد صاحب - لاہور	۵۶	۴	۹
" " میرزا رحمت بیگ صاحب مالاکنڈ	۴	۰	۰
تقسیم مفت " " حضور میجر نوابزادہ محمد حمید اللہ خان صاحب بھوپال	۵۰	-	-
" " " "	۵۰	-	۰
امداد مشن جناب عبد الشہید صاحب ناسک	۱۰	۰	۰
" جناب محمد شریف خان صاحب لقمان لاچی صدر	۱۰	۰	۰
" " شیخ خدا بخش صاحب مردان	۲۰	۰	۰
زکوٰۃ (امداد مشن) حاجی یوسف احمد صاحب رنگون	۲۰	۰	۰

تفصیل	روپے	آنہ	پائی
تقسیم مفت جناب منیجر کمیری کنفکشنری	۱۰	۰	۰
" " لشکر علی صاحب ٹونڈی علیخان فیروزپور	۴	۰	۰
امداد مشن جناب ایم محمد حسین صاحب سنگاپور	۲۲	۶	۰
" نامعلوم الاسم	۱۵	۰	۰
تقسیم مفت منشی محمد صادق صاحب موفت مرزا رحمت بیگ صاحب مالاکنڈ	۴	۰	۰
" جناب منشی سردار علی صاحب موفت " "	۴	۰	۰
" " عبد العلی صاحب وکیل شیرکوٹ	۱۰	۰	۰
زکوٰۃ (امداد مشن) حسین اینے پیر بھائی بمبئی	۱۱	۰	۰
تقسیم مفت مولوی سید میر در شاہ صاحب مالوار د گجرات	۱۰	۰	۰
امداد مشن محترمہ بیگم صاحب تنولا پور	۱۰	۰	۰

آنریری فنانشل سکرٹری ووکنگ مسلم مشن - لاہور

لمعات انوار محمدیہ

حضرت رسول کریم صلعم کے پاک حالات آپ کے خلق عظیم کا آئینہ حسن معاشرت کا فوٹو علمی ادبی اخلاقی و اصلاحی مضامین کا دلنواز مجموعہ - آنحضرت صلعم کے مختلف شعبہ ہائے زندگی کا دلکش مرقع حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی اے - ایل - ایل بی مسلم مشنری و حضرت مولوی صدرالدین صاحب بی اے بی ٹی و حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل - بی و جناب شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی بیرسٹر ایٹ لاء و جناب مارمیڈیوک پکتھال صاحب و جناب الیس - اے ج لیڈر مصنف ڈیزرٹ و دیگر مشاہیر قوم کے گرانقدر مضامین ہیں جو نہایت قابل دید ہیں - اور آنحضرت کو مختلف حیثیتوں میں پیش کیا گیا ہے - قیمت ۶ ر بیجلد - مجلد ۱۰ ر

مروارید ثلاثہ

۱ - براہین نیرہ - حصہ اول معروف بہ زندہ و کامل الہام قیمت ۱۲ ر
۲ - اسوہ حسنہ " " زندہ و کامل نبی " ۸ ر
۳ - ام الالسنہ " " زندہ و کامل زبان " ۱۲ ر

اِن تین کتابوں میں علے الترتیب یہ تین باتیں ثابت کی گئی ہیں - کہ کتابوں میں کتاب قرآن نبیوں میں نبی (حضرت) محمد عربی - اور زبانوں میں زبان عربی - براہین نیرہ میں یہ بحث ہے - کہ کل کتب مقدسہ کے مقابل قرآن ناطق خاتم اور کامل الہام ہے - تہذیب و تمدن انسانی پر قرآن کی تعلیم اسمیں جمع کی گئی ہے - اسوہ حسنہ میں انسانی رہنمونی کیلئے آنحضرت صلعم کا کامل نمونہ بحیثیت انسان کامل دکھلایا گیا ہے - ام الالسنہ - ایک جدید تصنیف ہے - اسمیں یہ دکھلایا گیا ہے - کہ زبان عربی دیگر زبانوں کی ماں اور الہامی زبان ہے +

ذرائع عالم کا مذہب

قیمت ۸ ر تفصیل مضامین :- مذہب اور سائنس میں صلح کی امن کا ساتھ سب سے طاقتور ذرے لیتے انسان کا مذہب - الہام ایک ضرورت حقہ ہے تناسب مقداری ارتقاء کی جان ہے اخلاق توازن جذبات کا نام ہے - روح کی پیدائش اور فرائض روح ایک باشعور قوت نامیہ ہے - تناسب مقداری ارتقاء کی جان ہے اخلاق توازن جذبات کا نام ہے - روح کی پیدائش اور فرائض - روح ایک باشعور قوت نامیہ ہے - بعض علوم ممنوعہ مسئلہ ارتقائے انسانی صحیفہ ارتقاء کفارہ پر ایمان لانا خود اپنی ہتک کرنا ہے - مذہب کے متعلق خیالات باطلہ اور فاسدہ ترقی کیلئے سم قاتل ہیں اہل ہند کی جدید بت پرستی اور اہل مغرب کی انسان پرستی - رومن کلیسیا بہتر اور افضل ہے - انسان کے لئے اپنی اصلاح ہی بہترین تسبیح ہے - رب العالمین معبود +

دنیا کے مشہور شہدائے ثلاثہ

سقراط - مسیح - حسین
مصنفہ شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی

تفصیل مضامین باب (۱) دنیا کے مشہور شہدائے ثلاثہ باب (۲) سقراط - باب (۳) مسیح باب (۴) حسین باب (۵) دنیا پر شہادت کا اثر - کتاب نہایت ہی قابل دید ہے ہر سہ شہداء کی شہادت کا علیحدہ علیحدہ تذکرہ کرکے پھر حضرت امام حسین علیہ السلام کے واقعہ شہادت پر روشنی ڈالی ہے قیمت ۸ ر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۸

مجلد عہر **# اسلام میں کوئی فرقہ نہیں** قیمت ۱۲ار

جدید تصنیف حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری

پیرس کی عظیم الشان مذہبی کانفرنس کا تذکرہ غیر مسلمین ولو مسلمین سے اختلافی مسائل شیعہ سُنی و مراسم نماز پر علے الترتیب مکالمات موجودہ ہند و مسلم اتحاد - فرقی اختلافات پر تنقیدی نظر - تمام نظام عالم کا اصولی امور میں متحد ہو کر اپنی نوعیت میں اختلاف کرنا مسلم ہے - اور اس کے متعلق صحیفہ قدرت سے استدلال - ماثور اختلاف امتی رحمۃ کی دلچسپ تشریح - سب نام نہاد فرقہ ہائے اسلام کے اصول ایک ہیں - اپنے عقاید کا اظہار - نبوت کے معنے اور ختم نبوت پر سیر کن بحث - نزول و وفات مسیح پر روشنی - آنیوالے مسیح کے مسئلہ پر بحث - یہ کتاب امید ہے کہ ہر پڑھنے والے دل میں جمہور اہل اسلام کی محبت پیدا کریگی - خواہ کوئی کسی فرقہ سے کیوں تعلق نہ رکھتا - اس بیگانگت و اجنبیت کو دور کریگی جو مختلف فرقہ ہائے اسلام آپس میں رکھتے ہیں +

مندرجہ ذیل کتب مصنفہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مبلغ اسلام زیر طبع و زیر کتابت ہیں ناظرین کرام ان کتب کیلئے نام رجسٹر کرا کر ممنون فرمائیں -

رازِ حیات یا انجیل عمل - عملی زندگی کا فوٹو - انسان میں قوت عمل پیدا کرنیوالی کتاب - اپاہج سے اپاہج انسان میں محنت و مشقت کی روح پیدا کر کے اسے فارغ البال و آسودہ حال بنا دینے والی کتاب - مسلم قوم کو موجودہ مصائب سے نجات دینے والا نسخہ بالکل تیار ہے - قیمت عہر حجم ۲۸۴ صفحات - ۲۰×۳۰

توحید فی الاسلام جلد اول - اور اس کا اثر تمدن - اخلاق اور تہذیب پر +

سیر افکار یا روحانیات فی الاسلام - مشرق و مغرب کی روحانیت پر بحث +

ہستی باریتعالیٰ - جسمیں عقاید ہمہ اوست پر بحث کی گئی ہے اور دہریوں کے مقابل ان لیکچروں کا خلاصہ بھی دیا گیا ہے جو حضرت خواجہ صاحب نے وقتاً فوقتاً دہریوں کے پلیٹ فارم پر جا کر انگلستان میں دیئے +

مکالمات طیبہ - یعنی وہ گفتگوئیں اور بحثیں جو انگلستان - ویلس اور دیگر مقامات پر مختلف بشپوں پادریوں اور عیسائی مذہب کے بڑے بڑے علما سے کہیں ان کو اسمیں جمع کیا گیا ہے +

ضرورتِ الہام - فی زماننا تعلیمیافتہ اصحاب وحی اور الہام کے وجود سے انکاری ہیں - اس حالت میں وہ کسی مذہب کو خدا کی طرف سے ماننے پر تیار نہیں ہوتے یہی حال یورپ میں بعض طبقات کا ہے - برہمو سماج بھی اس ضمن میں آجاتے ہیں - اس کتاب میں منطقی طریق پر اور علمی دلائل سے بتلایا گیا ہے - کہ الہام کی انسان کو سخت ضرورت ہے - اور الہاماً ہی مذہب آیا ہے - اور الہامی کتب میں سے صرف ایک قرآن ہی اس وقت الہامی کتاب کہلا سکتی ہے +

درخواستیں بنام خواجہ عبد الغنی مینیجر مسلم بک سوسائٹی عزیز منزل لاہور آنی چاہئیں